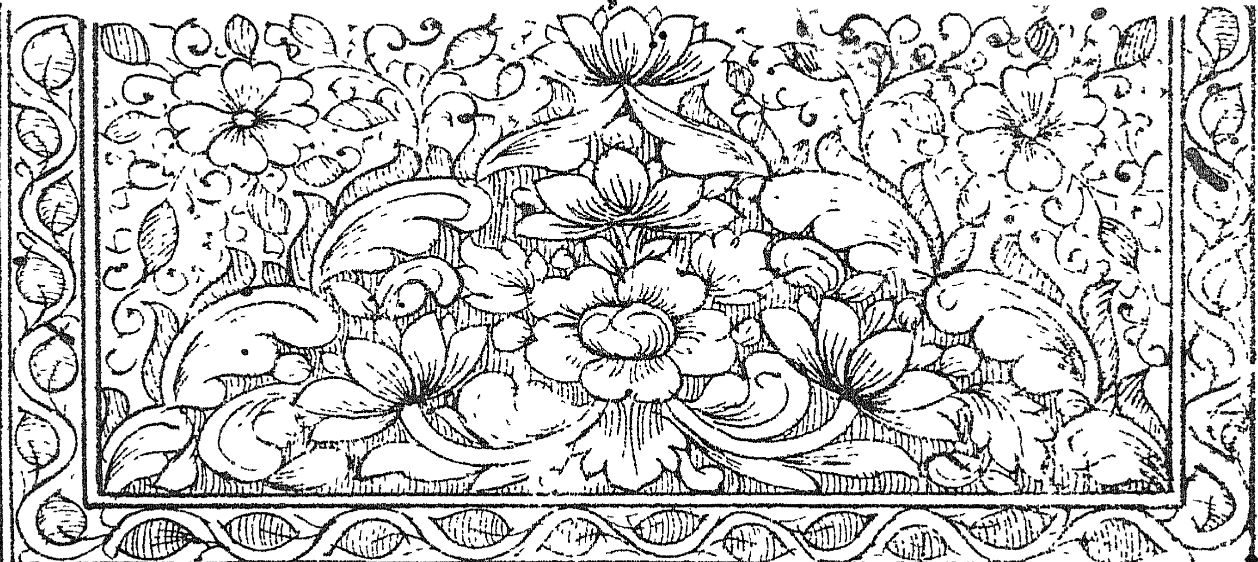
واللہ علیم بذات الصدور

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں ایام میمنت فرجام القبل قد طبع المسمی



باہتمام اول الکونین احقر داریں بندہ علی حسین عفی اللہ عنہ

بمطبع یوسفی دھلی رونق انطباع یافت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۵

یعنی نہین چاہتا ہی اللہ مگر یہ کہ لیجاوے تمسے نجاست یعنی ہر طرحکے گناہ اور غصہ اور سختی کو اے اہلبیتؑ اور پاک رکھے تمکو پاک رکھنا۔ واضح ہو کہ مفسرین اور محدثین شیعہ اور سنی کے سب بتواتر لکھتے ہین کہ یہ آیت شان مین آلِ عبا کے نازل ہوئی ہی اور وہ پانچ تن ہین محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور جس کسی مفسر نے کوئی روایت خلاف اسکے لکھی ہی وہ خوارج کی بنائی ہوئی ہی چنانچہ عکرمہ ایک غلام تہا ابن عباسؓ کا اللہ عداوت رکھے ہر مسلمانکو وہ خارجی ہوگیا تہا سو اُسی ابن جریر اور ابن ابی حاتم سنت جماعت کے دو عالمون نے یہ بھی لکھا ہی کہ امہات مومنین یعنی پیغمبر صاحب کی بیبیونکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہی سو بعد تحقیق کے اُسکا خروج علمائے سنت جماعت کو بھی معلوم ہوا اُسکا قول قابل اعتبار نہ رہا چنانچہ تہذیب الکمال اور تقریب اور لسان المیزان کتابہائے معتمد رجال اور شیخ عبد الحق دہلوی کے ترجمہ مشکوۃ شریف

اور ابن خلکان وغیرہما کی تصنیفات اور تاریخ مین مفصل نہایت صحت سے ہویدا ہے
کہ یہ خارجی ہو گیا تہا اور خوارج کی رائے بموجب حدیثین بیان کرتا تہا یہ غلام تہا ابن
عباسؓ کا انکی صاحبزادہ نے اسی لیئے اسے بیچڈالا تہا اور حدیثین جو خاص امہات مومنین سے
اور اہلبیت اور اصحابون بلکہ اکثر اُن لوگون سے جو آل عبا سے مخالفت بہی کرتے ہین
روایتین کی گئی ہین کہ بے شک اس آیت مین سوا آلِ عبا کے دوسرا کوئی شخص
مرد یا عورت ہرگز داخل نہین چنانچہ صحیح ترمذی اور صحیح موطا اور صحیح ابی داؤد اور
صحیح مسلم اور جامع الاصول اور مشکوٰۃ شریف اور مسند احمد حنبل اور معجم کبیر طبرانی
اور وسیط واحدی اور جمع بین الصحاح الستہ رزین العبدری اور جمع بین الصحیحین
حمیدی اور صحیح نسائی اور مفتاح النجا اور نزل الابرار مرزا محمد معتمد خان بدخشی
اور مودات سید علی ہمدانی شافعی اور مناقب ابن مغازلی شافعی وغیرہم مین اہلبیتؑ
اور راویان معتمد و متواتر انس بن مالک اور ابن عباسؓ اور سعد وقاص اور ابی سعید
خدری اور واثلہ بن اسقع اور ام المومنین جناب عائشہ اور حضرت ام سلمہ وغیرہا
اکثر راویان معتمد سے ثابت اور متحقق ہے کہ پیغمبر صاحب ایک چادر اوڑہی ہوئی تہے
بلکہ ام المومنین حضرت عائشہ سے صحیح مسلم مین رنگ تک اس چادر کا لکہا ہے کہ
منقش سیاہ بالونکی تہی جو جناب مولائے مومنین علیؑ ابن ابیطالب اور سیدہ
النساء العالمین حضرت فاطمہ زہراؑ اور دونو شاہزادون یعنی حسنینؑ کو اس چادر
کے اندر لیکر یہ آیت پڑہی قریب ظاہر ہوگا کہ یہ آیت بہی کئی بار نازل ہوئی اور اسباب
مین احادیثین بہی طریقہ ہائے گوناگون سے ہین یعنی بارہا انواع واقسام سے آنحضرت
فرماتے رہے ہین اور یہ آیت پڑہتے رہے ہین اور غرض اس نزول اور ارشاد بار بار

مین اظہار عظمت وجلالت آل عبا کی تھی تاکہ لوگونکو انکا امر سے زیادہ تر ملحوظ اور
بیادگار رہے کیونکہ بیان آیہ مودۃ فی القربی مین بخوبی ظاہر ہو چکا ہے کہ بے محبت
اور پاس ادب انکی حقوق اور اتباع انکی ایمان ہی نہین ہوتا چنانچہ صحیح ترمذی اور صحیح موطا
اور صحیح ابوداؤد اور جامع الاصول مین انس بن مالک سے مروی ہے کہ بعد نزول
اس آیت تطہیر کے چھ مہینے تک پیغمبر صاحب ہر صبح کو جناب سیدہ دوجہان کے
دروازہ پر جب گذرتے تھے تو فرماتے تھے الصلواۃ الصلواۃ اہل بیت انما یرید اللہ
لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنی نماز پڑھو نماز پڑھو یعنی درود اور رحمت
درود اور رحمت تم پر ہو جو اے اہل بیت تا آخر ترجمہ آیہ۔ پہلے سنہ ہجری مین قریب
زمان مزاوجت جناب سیدہ دوجہان جناب فاطمہ زہرا اور ایک دفعہ روز مباہلہ
کو اور ایک دفعہ حضرت ام سلمہ کے گھر مین غرض کئی بار نزول اسکا ظاہر ہے ایک دفعہ
جو یہ آیت نازل ہوئی تو اسوقت پیغمبر صاحب ام المومنین حضرت ام سلمہ کے دولتسرا
مین تھے یہ ام المومنین فرماتی ہین کہ مین اسوقت دروازہ پر بیٹھی تھی اور گھر مین حضرت
آنحضرتؐ اور علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی حضرت نے علیؑ و فاطمہؑ
و حسنینؑ کو چادر سے ڈھانپ لیا اور کہا کہ اللہم ہولاء اہل بیتی فاذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا
یعنی بار خدایا یہی ہین اہل بیت میری لیجا تو انسے گناہ اور طاہر کر تو انہین طاہر کرنا
مین نے عرض کی کہ یا حضرت کیا مین نہین اہلبیت مین فرمایا کہ تو بھی طرف نیکی کی ہے
اور بی بی نبی کی کذا فی صحیح ابی داؤد ہو کتاب السنن۔ اور بھی یہ ام المومنین فرماتی
ہین کہ مینے اس چادر کا کونہ اٹھایا تاکہ مین بھی داخل ہون اور عرض کی کہ یا حضرت
مین بھی داخل ہون سو پیغمبر خدا نے چادر کو انکی ہاتھ سے کھینچ لیا اور فرمایا کہ تم بھی

نیکی پر ہو کذا فی مسند احمد حنبل یعنی نیکی پر ہو تم اگرچہ اہل بیت مین نہین ہو کیونکہ یہ خصوصیت آیہ تطہیر کی ہم پانچون نوری جسمونکو واسطے مخصوص ہے کذا فی الصواعق المحرقہ و جامع البرکات اور اسی روایت مین بیچ مسند احمد حنبل کے ہے کہ ام سلمہ فرماتی ہین کہ پیغمبر خدا نے چادر اُن چارون صاحبونکو اوڑہا کر ہاتہہ اوپر انکے رکھا اور بلفظ ارشاد کیئے کہ اللہم ان ہولاء آل محمدؐ فاجعل صلوتک و برکاتک علی محمدؐ و آل محمدؐ انک حمید مجید یعنی یا خدا یہ ہین آل میری پس گردان تو درود اور برکات اپنی اوپر محمدؐ اور آل محمدؐ کے تحقیق تو شکر کیا گیا بزرگ ہے تفسیر مدارک مین ہے کہ پیغمبر خدا نے چادر مین لپیٹا علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کو اور خود بہی اُس چادر کے اندر ہوئے اور فرمایا کہ یہ ہین اہلبیتؑ میری یا خدا تو طاہر رکھہ انہین پس حضرت جبرئیل یہ آیت خدا تعالے کی طرف سے لیکر آئے اور تیمناً اور تبرکاً چادر مین داخل ہوئے اور صاحب مدارک یہی لکھتا ہے کہ عکرمہ کہتا ہے کہ مراد ازواج ہین بموجب ظاہر تفسیر کے کہ گھر مین جورو ین رہتی ہین لیکن خدری اور انس اور ام المومنین ام سلمہ اور عائشہ سب کہتی ہین کہ یہ آیت بیچ حق علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کی ہے اور اگر ازواج مراد ہوتی بسبب سکونت نبی کے گھر کی تو البتہ خدا تعالے فرماتا لیذہب عنکن یعنی ضمیر مونث سے فرماتا یہ ہے بعینہ ترجمہ تفسیر مدارک کا۔ واضح ہو کہ یہ عکرمہ وہی غلام ابن عباس کا ہے جسکا ذکر اوپر لکہا گیا کہ بموجب رائے خوارج کے روایت کرتا تہا اور سوا اسکے یزید کے باپ کے وقت مین بہت لوگ اس قسم کے بطمع زر اور مال دنیاوی کے ایسے تہے معاذ اللہ کہ خلاف مین اہلبیت کے روایتین بناتے تہے۔ کتاب استیعاب ابن عبد البر وغیرہ کتب معتبر سنت جماعت اور اکثر کتب شیعہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ معاویہ باپ یزید کا

بہت دشمنی اہلبیت سے رکھتا تہا چنانچہ صحیح مسلم اور استیعاب وغیرہ اکثر کتابون
مین ہے کہ معاذ اللہ معاذ اللہ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کو ممبر پر تبرا
کرتا تہا اور لوگونکو کہتا تہا کہ توبہ توبہ یہ بات کرو چنانچہ صحیح مسلم اور سنن ابن
ماجہ مین سعد وقاص سے روایت ہے سو اس قسم کی حدیثین جسمین اہلبیت کی کچہہ
عظمت شان نکلتی تہیں نہ ظاہر رہے اور مثل اور سب لوگونکی شمار کئے جاوین اکثر
اُسکے وقت مین بنائی گئی ہین - اور خود ابن عباس اس عکرمہ کے آقا سے روایت
ہے کہ یہ آیت خاص نبیؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کی شان مین نازل ہے چنانچہ شیخ شہاب الدین
دولت آبادی کتاب [illegible] باب مین بعد نقل عبارات اکثر تفاسیر اور تفسیر مدارک کے
لکہتے ہین [illegible] سبکا یہ ہے کہ لفظ اہلبیت مشترک المعانی تہا یعنی شامل تہا سب عیال
و اطفال جورو بیٹے کو اور خاص لوگونکو مگر بسبب تصریح کرنے مصطفےٰ کے سب معانی
اس آیت سے قطع ہوگئے اور خاص حق مصطفےٰ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ مین یہ آیت ہوگئی
اور آل حقیقتہً اور شرعیتہً اور عرف مین اُسکو کہتے ہین کہ جسکی نسبت رجوع کرے
طرف صاحب آل کے اور یہ جو آل اہل ملت اور متابعت کو کہتے ہین یہ مجازاً بولتے ہین
جیسے کہ آنحضرت نے فرمایا امتی ابنائی اور یہ جگر گوشہ ہین اور یہ سبب ہے کہ آل عبا
انہین کو کہتے ہین بلکہ یہ فضیلت اولاد علیؑ و فاطمہؑ کے لئے ہے کہ یہ اولاد رسول مقبول
بموجب احادیث کثیرہ کے ہین جیسا کہ مطولات مین ہمنے ذکر کیا اور یہ حاصل ہے
ورثہ اور نکاح اور تشریح کا اور اسپر اجماع اور اتفاق عرف ہے چنانچہ یہ آل یٰسین
کہلاتے ہین انتہیٰ ترجمہ دہ باب صحیح مسلم اور جامع الاصول اور صواعق محرقہ مین
بہت معتبر طریقون سے بتفصیل ہے کہ حصین نے زید بن ارقم صحابی رسول مقبول سے

پوچھا کہ آیا ازواج اہلبیت ہین انہون نے کہا کہ نہین بی بی کبھی خاوند کے گھر مین
ہوتی ہے کبھی مان باپ کے ہان اور نسبت اُسکی مان باپ سے ہوتی ہے بلکہ اگر طلاق
ہو جاتی ہے تو خاوند سے تعلق بھی نہین رہتا اصل اور عصبہ یہ اہلبیت ہین کہ صدقہ اُنپر
حرام ہے یعنی علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ بالجملہ مسند احمد حنبل وغیرہ اکثر کتب صحاح سے بعد
نزول اس آیت کے واضح ہے کہ اکثر آنحضرتؐ نے حسنینؑ کو زانو پر اور جناب شاہ ولایت
کو اور جناب سیدہ کو بغل مین داہنے بائین طرف بٹھلایا اور آیت پڑھی اور دعا پڑھی
تاکہ لوگونکو عظمت دل نشین ہو بلکہ صحیح مسلم سے مشکواۃ مین جو بموجب روایت ام المومنین
حضرت عائشہ کی ہے جو اوپر مذکور ہے وہ روز مباہلہ کا ذکر ہے کہ اُسدن بھی انہین
چارون صاحبونکو چادر اوڑھا کے یہ آیت پڑھی اور بھی صحیح مسلم مین سعد وقاص
سے ہے کہ جب آیۂ مباہلہ نازل ہوئی تو پیغمبر خدا نے انہین چارون صاحبونکو ساتھ
لیکر فرمایا کہ اللھم ہولاء اہل بیتی یعنی یا خدا یہ ہین اہلبیت میری اور اور روایات
متعددہ مسند احمد حنبل اور صحیح بخاری اور صحیح نسائی وغیرہا سے واضح ہے کہ اکثر
جب یہ آیت پیغمبر صاحب کی زبان پر گذری ہے یا لفظ اہلبیت ارشاد فرمایا ہے یا
بارشاد لفظ اہلبیت کی ہے تو انہین چارون نوری جسم کو چادر مین لیا یا پاس بٹھلایا
اور ہاتھ اپنا رکھا ہے شیخ شہاب الدین دولت آبادی رسالہ مناقب مین
بہت مفصل لکھتا ہے بلکہ شیخ مذکور اور علما سے لکھتا ہے کہ یہی وجہ ہے انکی تسمیہ
آل عبا کی وہ لکھتا ہے آل یہی ہین جو آل عبا ہین اور مرزا محمد معتمد خان نزل الابرار
مین بتفصیل لکھتا ہے کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کا اجماع ہے کہ آیت تطہیر
مخصوص ہے پانچ تنونکے واسطے یعنی محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ انہی عزیز طاہر

کہ جناب شاہِ ولایت اور تمام اولاد امجاد انکے سب بنی ہاشم مین ہین اور شرح حدیث ثقلین
مقبولۂ فریقین سے واضح ہی کہ علیؑ اور حسنینؑ احد الثقلین ہین تو جو شخص عالم یا جاہل کسی
فرقہ کا خلاف انکی بیان کرے یا عقیدہ رکھے بے شک وہ مخالف حضرت علیؑ
اور انکی اولاد امجاد کا ہے سنی اور شیعہ سبکے طریقہ سے واضح ہی کہ وہ مخالفت
کرنیوالا الثقلین کا ہی یعنی نافرمانی کرنیوالا اضداد رسول کا سبب بعضے علماے ظواہر جو باہمین
چون وچرا اور قضیہ دلائی اور لیت ولعل کو کام فرماتی ہین ناحق تنازع اور جہگڑے
نفسانی ہین بحث کا غذ روشنائی اور وقتِ عزیز کو اغواے شیطانی سے مفت
گنواتے ہین دیکہنا قیامت کو کیسا پچہتاتے ہین اہل حق کے نزدیک اسبابین
استبداد و اصرار اور وجوہات و احتمالات دکیکہ در انکار ظاہر کرنے کمال کوشش
اور سعی کرتی ہی مخالف ہین جناب رسول کردگار کے غرض شیعہ صاحب اور سنی صاحب
کی اس آیت مین بھی بہت تحریر طوالت کو پہنچی ہی اور متاخرین سنت جماعت نے
باتباع علماے زمان بنی امیہ بحوالہ روایتِ خوارج عجب عجب ما فی الضمیر ظاہر کیے ہین
اور ناحق مقدمہ اس طوالت کو پہنچایا ہے اور سلسلہ انکی سر پہٹول کا محض نفسانیت
اور پرورشِ سخن آبا و اجداد اور ظاہر مین بیت کو ایک گہر اینٹ مٹی کا سمجہتے ہے
جیسا کہ ظاہر مین ہوتا ہے جسپر آپسمین سر پہوڑتی ہین اور صاف نتیجہ اس سر پہٹول
کا یہ ہی کہ معاذ اللہ بی بی فاطمہؑ اور حضرت علیؑ اور صاحبزادہ انکی مثل سائر الناس
سمجہے جاوین ہر بیبیان پیغمبر صاحب کی انسے بہتر اور شیعہ صاحب کہ یہہ
دوستی آل طاہر رسولؐ مین ظاہر ہے کہ کیسی کچہہ مشہور و معروف ہین زبانی اری
مین قصور نہین فرماتی چونکہ فقیر کو غرض صرف بیان فضائل اہلبیت رسول مقصود

اور ہدایت ہر ایک جہول و ضلول کے بے شائبہ نفسانیت مقصود ہے فقیر کو کسی کی
عیب جوئی اور زبان درازی سے غرض نہین سو فقیر ایسا لکھتا ہے جو اہل انصاف
و ایمان و جان نثار اور دوست قلبی رسول مقبول اور انکی اہلبیت کی ہونگی خواہ سنی
ہون خواہ شیعہ وہ البتہ حظ اس سے اٹھاوین گے اور ہدایت پاوین گی لیکن یہ شرط
ہے کہ محبت رسم و آئین جہالت اور عقیدہ اور عادت ضلالت پیشین کو کنارہ رکھین
اور نظر انصاف و ایمان سے غور فرماوین تو تمام جھگڑے لاشی محض اور نسیاً منسیا معلوم
ہووین اول تو لفظی ترجمہ باعتبار لغت کے دیکھین کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا غور کرین کہ صراح اللغۃ وغیرہ کتب لغات مین
صاف ہے انما کلمہ حصر کا ہے بمعنی الا یرید صیغہ مضارع باب افعال سے الارادۃ خواستن
یعنی چاہنا یذہب صیغہ مضارع باب افعال سے اذہاب بُردن یعنی لیجانا رجس بکسر
را پلیدی و خشم و عقاب یعنی ہر طرح کا گناہ اور غصہ اور سختی قولہ تعالےٰ ویجعل الرجس
علی الذین لا یعقلون قال الفرا انہ العقاب والغضب اہل بمعنی شخص اور صاحب
اور لائق اور مالک اور آل اور عیال کے مستعمل ہوتا ہے بیت بمعنی گھر کے یطہرکم یطہر
صیغہ مضارع باب تفعیل سے کم ضمیر جمع مذکر مخاطب کے تطہیر مصدر ہے یطہر کا
اسکے معنی ہین پاک کرنا نجاست سے اور حیض سے اور اور چیزون سے اور
عیبون سے اصل یا ماخذ اسکا طہر ہے بضم طا جسکے اصل معنی ہین پاک ہونا
حیض سے اور نجاست سے فی الصراح امراۃ طاہر من الحیض طاہرۃ من النجاسات
والعیوب چنانچہ صاحب مجمل اللغۃ احمد بن فارس النحوی لکھتا ہے التطہیر التنزہ
عن الاثم یعنی تطہیر کے معنی ہین دور رکھنا یعنی پاک رکھنا گناہ سے تو مفسرین نے

اذہاب رجس کو نظر بر معانی مرقومہ مصرحہ ارباب لغت نفی گناہ اور عقاب اور خشم
کو تفسیر کیا ہے اور تطہیر کو تفسیر کیا ہے اسے تنزہ عن الاثم تو اذہاب رجس
اور تطہیر قریب اور یکسان ہے تو چون کہ بعد اذہاب رجس کے خدا نے تعالے
یطہرکم فرماتا ہے تو گویا تاکید امکرر فرماتا ہے اور پھر اُسکے بعد تطہیرا فرماتا ہے
تو کمال مبالغہ اور تاکید ظاہر ہے اور ارادہ جناب باری کا ان قراین موکدہ سے
صاف ظاہر ہے کہ متحتم ہے نہ معلق اور کلمہ حصر کا صدر مین زیادہ مفید اور موید
تحتم ارادہ باری تعالے تو معنی اب صاف دوام اور تجدد اور استمرار طہارت کے
بے شک ثابت اور ظاہر ہین یعنی یہ اہلبیت ہمیشہ طاہر و مطہر رہین گے چنانچہ
احادیث کثیرہ مفسر اور موید اسکے ہین اور فریقین کے ہان بلا خلاف موجود ہین
کہ قریب انشاء اللہ فقیر بھی ذکر کرتا ہے منصف خبیر قطع نظر تمام اور روایات
اور تحاریر اور تقاریر اہل ظواہر و اہل حقایق و معانی کے اگر صرف لفظی ترجمہ سے
از روئے انصاف غور کرے تو تطبیق اس آیت کی سوا ان پانچ نوری جسمونکے
کسی اور پر نہین ہو سکتی اور اہل ظواہر بھی اگر ایک فدا انصاف کو کام فرمادین
تو اس متعلم مین بجز مہر سکوت ہونٹونسے کوئی حرف آشنا نکرین ماہر فطن سوچے
اسمین عجب پاکیزہ اور لطیف فصاحت و بلاغت کی باریک رعایتین جناب
باری نے رکھین ہین جو شخص کچھ بھی علم ظاہر و باطن اور ذہن سلیم اور طبع مستقیم
رکھتا ہے وہ ان رعایتونکا اور لطافتونکا لحاظ رکھے تو کس کس طرح کی کیفیت اٹھا
سکتا ہے غور سے خیال کیا چاہئے اور گوش دل سے سُنا چاہئے کہ تطہیر کے معنے
دیکھہ چکے ہو کہ نجاست سے پاک اور طاہر کرنیکے بھی ہین لیکن پر ظاہر ہے کہ یہ

وہان لئے جاتے ہین کہ جہان صرف نجاستِ ظاہر مراد ہو مثلاً مقام غسل یا وضو وغیرہ
اور یہان طاہر کرنا گناہون سے اور تمام عیبون سے مراد ہے کیونکہ اوپر اسکے اذہاب
رجس فرمایا ہے اور باتفاق اس سے مراد لیجانا ہر قسم کے عیوب اور گناہونکا
ہے لیکن واسطے صفرا شکنی اہل ظواہر اور حظ اوٹہانے اہل حقائق و معانی کے
سب قسم کے معانی کی تطبیق کلام معجز نظام مین واسطے انہین پانچون نوری
جسمون کے ہویدا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ چونکہ تطہیر کا اصل ماخذ
طہر ہے تو اگرچہ تطہیر کے معنی بالاتفاق یہان پاک رکھنے کے گناہ سے ہین
لیکن اصل ماخذ کی رعایت سے معنی بہی بلطافت اہل ظواہر مراد و ملحوظ رکھے
تو بہی نہایت کیفیت تطبیق انہین پانچون نوری جسمون کے واسطے حاصل
ہے کیونکہ ان پانچون تنون مین چار تو اجسام نوری خود صاف مرد ہین کہ
انکا ہر حال مین طاہر ہونا قریب ظاہر ہوتا ہے حدیث سدّ ابواب سے لیکن پانچوان
جسم نوری جو ظاہر ہے کہ عورت ہے وہ بہی حیض سے طاہر ہین یعنی وہ سیدۃ النساء
دو جہان ہین کہ جسکا لقب بتول ہے قاموس وغیرہ کتب لغة اور تمام کتب
حدیث و سیر سے بالاجماع ہویدا ہے کہ یہ مثل اور عورتون کے نہین تہین یعنی
حضرت مریم تک کہ جنہون نے شوہر نہین دیکہا یہ رتبہ اور خاصیت نہین
رکہتی تہین جو کہ انکو حق تعالے نے عطا کیا تہا یعنی یہ ہمیشہ علی الدوام بی نقصان
ایام معمولی زنان جہان اور بعد تولد فرزندون کے بہی پاک و پاکیزہ نماز و روزہ
کر سکتی تہین یعنی یہ عطاے خدا تعالے سے بموجب اصل پیدائش کی طاہر تہین
حیض سے جو بات کسی پیغمبرؑ بلکہ ہمارے پیغمبر صاحبؐ کے بہی کسی بی بی تک یا کسی اور

صاحبزادیکو بہی حاصل نہ تہی چنانچہ بتول کی وجہ تسمیہ مین علماء لغت اور حدیث نے
بالاتفاق لکہا ہے کہ یہ لغت ہے سیدہ دو جہان کی کیونکہ اسکی اصل معنی ہین
جدا کرنا اور لغت اُنکی یہ اسیواسطے ہے کہ یہ دنیا سے جدا کی گئی تہین طرف خدا کے
اور مثل اور عورتون کے نہ تہین یعنی حیض و نفاس سے منقطع اور پاک تہین تو تطبیق
اس آیت کی قطع نظر نقل روایت ہائے شان نزول بموجب لفظی ترجمہ اور لغت کے
بہی اور درحقیقت بہی انہین پانچ تنون کے لئے ہے اور سوائے اُنکے کسی عورت
مرد کے لئے نہین ہے الحق کلام الملوک ملوک الکلام جل جلالہ تعالیٰ شانہ ماہر فطن
اور خبردار حقیقت و معرفت لطافت اور رعایات اصلی اور حقیقی کو کلام جناب
باریکی غور اور خیال کرے سوا اسکے آگے چون وچرا اور توجیہات رکیکہ دربارۂ علمای
ظواہر کے قابل کان دہرنے کے نہین اصل اصل ہے اور بناوٹ بناوٹ ہے
رتبہ شناس اہلبیت کو بے خوف ملامت کرنیوالونکے اقوال پر غور و تامل چاہیئے
خیال کرے کہ آیت مذکور مین حق سبحانہ تعالے نے بیت کو بغیر اضافت اور تقید کے
طرف مضاف الیہ کے فرمایا یعنی یون نہین ہے کہ اہلبیت رسول یا اہلبیت
نبی یا اہلبیت محمد جیسا کہ اسی آیت سے پہلی کی آیت مین جو خطاب تہا امہات
مومنین یعنی ازواج معظمات پیغمبر خدا کی طرف تو فرمایا یا نساء النبی یعنی اے
بیبیو نبی کی اور اس آیہ مین صرف اہلبیت فرمایا یعنی اے اہلبیت اور تفاسیر
فریقین سے کہ اوپر بہی دیکہہ چکے ہو یہ بات ظاہر ہے کہ چہہ مہینے بلکہ بعضون نے
لکہا ہے دس مہینے تک پیغمبر صاحب دروازہ پر جناب سیدۂ دو جہان کے صبح کے
وقت فرمایا کئے کہ الصلواۃ الصلواۃ یا اہل بیت النبوۃ چنانچہ اوپر مفصل لکہا گیا

اور بہی جامع بین الصحاح الستہ ابو الحسن مین بتفصیل ہے اور عبد اللہ بن عمر نے بہی
ابو الحمرا سے بہت مفصل اس خبر کو لکہا ہے تو معلوم ہوا کہ بیت سے مراد بیت
نبوۃ ہے کیونکہ اہل کے معنی ہین شخص اور صاحب اور مالک خانہ و مکان اور مالک
اور لائق کے معنون مین بہی مستعمل ہوتا ہے اور بیت کے معنی ہین گہر کے تو
اصل اہل یعنی مالک اور صاحب اور لائق خانہ نبوت کا نبی ہوگا اور آل اسکی جو
گوشت پوست لہو استخوان اسکے ہین حقیقۃً بہی اور حکماً بہی چنانچہ آیہ مباہلہ
وغیرہ سے مفصل ہویدا ہے کہ وہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ہین تو اہل بیت سوا
ان پانچ تنون کے اور کوئی نہین ہو سکتا یعنی نبی تو خود مالک نبوت اور باقی یہ
چارون نوری جسم ہین بموجب تفصیل و تفسیر خود ہمارے پیغمبر صاحب کی کہ حسب مفصل صدر
ظاہر ہے کہ اہل بیت نبوت کرکے چہہ مہینے بلکہ دس مہینے تک انکو ارشاد فرمایا کیے
اور جب دعا جناب باریتعالی مین کی تو اللہم ہولاء اہل بیتی انہین چارون نوری جسمون کے
لئے کہا گیا۔ اور اہل تحقیق اور صاحب باطن بیت سے مراد بیت خدا یعنی خانہ خدا
یعنی مسجد کو کہتے ہین اور نفس الامر مین یہ بہی معنی متفرع اور چسپان ہین بیت
نبوت سے کما لایخفی علی العارف الفطن ماہر فطن شرح حدیث قدسی کنت کنزاً مخفیاً
کو دیکہے جو فقیر نے بشرح و بسط پہلی ہدایت مین لکہی ہے تو کیفیت اس رمز کی
اشہاد ہے اور فی الواقع یہ معنی یعنی بیت سے مراد بیت خدا ہے نہایت مطابقت
کہاتی ہین حدیث سد الابواب سے کہ فریقین کے ہان بروایات متواترہ ثابت ہے
فضائل خاص مولائے مومنین مین فقیر نے بہی اسکو شرح لکہا ہے مختصراً یہ کہ سب
لوگون کے دروازہ مسجد مین سے جسے خانہ خدا کہتے ہین بموجب فرمان خود

خدا سبحان کی مسدود و موقوف کیئے گئے الا دروازہ جناب شاہ ولایت کا یعنی
پیغمبر صاحب اور جناب شاہ اولیا اور جناب حسنینؑ کے لیئے حکم تہا کہ جنب او غیر
جنب یعنی نہانیکی حاجت اور غیر نہانیکی حاجت ظاہری سے مسجد مین بہی
آوین جاوین چنانچہ حضرت موسیٰ اور انکے نایب حضرت ہارون اور انکی صاحبزادون
کے لیے اسیطرح مسجد مین رہنے کا حکم تہا اور سوا انکے اور کسیکے لیئے یہ حکم نہ تہا کما صرح
فی مناقب ابن مغازلی شافعی وغیرہا اور جناب سیدہ دوجہان کا حال کتب احادیث
و سیر فریقین سے از بس ہویدا ہے کہ جناب ممدوحہ ہمیشہ باوصف کتخدائی مثل
معصوم نا کتخدا صاحبزادیون کے تہین اور وجہ تسمیہ بتول مین حال طہارت ظاہری بہی
چنانچہ سابق مین مفصل ذکر کیا گیا تو یہ لائق خانہ خدا ہین یعنی اس ہر حالت مین بہی
خانہ خدا کے اہل یعنی لائق ہین جس حالت مین کہ اور لوگ ممنوع ہین تو یہ اہل خانہ
خدا ہین اور اہل یعنی صاحب گہر کا ہر حالتمین گہر مین رہ سکتا ہے تو اطلاق حقیقۃ اہلبیت
کا سوا ان پانچ تنون کے کسی کے لیئے نہین ہو سکتا مگر جسکے لیئے یہ فرمادین۔
مسند احمد حنبل اور مناقب ابن مغازلی شافعی اور مودات سید علی ہمدانی اور
مستدرک حاکم اور جمع بین الصحاح الستہ وغیرہا کتب کثیرہ معتبرہ سنت جماعت
اور بہی کتب شیعان اہلبیت غرض فریقین کے ہانسے واضح ہے کہ فرمایا ہماری
پیغمبرؐ صاحب نے انا و علیؑ من نور واحد والحسنؑ والحسینؑ نوران من نور رب العالمین
والفاطمۃ بضعۃ منی یعنی مین اور علیؑ ایک نور سی ہین اور حسنؑ و حسینؑ دونو نور ہین
پروردگار سے اور فاطمہؑ ٹکڑا میرے جگر کا ہے اگر ان احادیث کی توثیق اور شرح
و تفصیل طالب حق کو منظور ہو تو پہلے ہدایت اور ہدایات فضائل خاص ہر ایک

اِن نوری جسمونمین دیکھی۔ اے عزیز نفس الامر مین جو انسان غور کرے تو کوئی
بشر انکے رتبہ کو نہین پا سکتا اور انکی کنہہ حقیقت کو نہین پہنچ سکتا صرف
اتنا نکتہ باخبر کو بس ہے وہ غور کرے کہ اگر یہ مثل اور بشرون کے ہوتے تو کیا
معنی کہ انکی نجاست ظاہری یعنی حالت نہانے کی حاجت کی بھی اور غیر اس کے
بھی یکسان ہو اور کیا معنی کہ ایک ظاہر مین عورت عورتونکی صورت تو لد تناسل
سب عورتونکا سا اور حیض و نفاس اور ازالہ بکارت معدوم۔ اور حال اخلاق
انکا اور غصہ اور سختی کا کام نفرمانا پہلی ہدایت سے واضح ہے تو اے عزیز یہ محض
نور کبریا اور ظہور قدرت الٰہی ہین اذہاب رجس یعنی لیجانا خشم اور عقاب اور قسم
کی پلیدی اور گناہ کا اور پاک رکھنا ہر گناہ سے غور کر جو انکے لئے صادق ہی سوا
اِن کے کسکے اوپر صادق آتا ہی کون بشر ہے سوا اِن کے جنسے ابتدائی تولد
تا کوچ کرنیکے اس جہانسے کوئی حرکت خلاف حکم الٰہی نہین سرزد ہوئی یا کوئی
آیت کبھی عتاب الٰہی کی نہین نازل ہوئی ہو ابتداے تولد سی تا خاتمہ کلمہ غیر زبان
مصطفوی پر لب ظاہری بھی نہ آشنا ہوئی اور وقت تولد مریم و حوا اور حور ان بہشتی
ملائک مقرب غسل دین کون بشر ہے سوا انکے اور کسکے لئے یہ طہارت ہے کہ فریقین کے
ہان بھی یہ سب ہویدا ہی تو انسے یا اِن جیسا طاہر اور افضل کسی بشر کو جاننا حقیقت
مین کتاب خدا اور فرمان رسول مجتبےٰ سے مخالفت کرنی ہے مطابق فریقین کے
کتب احادیث کی۔ اور بیت سی مراد خاص بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ کہئے تو بھی
نہایت لطافتین اور حقیقت ہانسے اصل معانی ہویدا ہین اور یہ بھی جسپانی ہے
مراد بیت نبوت سے اور مناسبت رکھتی ہین بشروع آیات سورہ توبہ سے

جنسے ہویدا ہی کہ جو کوئی ایمان نہ لاوے یعنی شہادت توحید خدا اور پیغمبری محمدؐ
مصطفی نہ ادا کرے تو خانہ کعبہ مین نجاوی بالجملہ جو کوئی دین محمدی مین نہ داخل ہو اجازت
دخول خانہ کعبہ کے نہین اور دین محمدؐ اقرار یگانگت خدا اور پیغمبری محمدؐ
مصطفی اور مودۃ قربے یعنی ان اہلبیت کی اور اداے صوم وصلواۃ حج و
زکواۃ اور جہاد اور درود پیغمبر خدا پر ہے اور جو حکم حضرت نے فرمایا سچ ہے
اور درود ظاہر ہے کہ بغیر آل کے ناتمام ہے یعنی علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ اس مین
شامل ہین چنانچہ تفسیر آیہ ان اللہ وملائکتہ سے بخوبی واضح ہے غرض دخول
کعبہ اوپر اختیار دین پیغمبر خدا کے یعنی ماننے پر اور اطاعت پر ان کی ہے
اور جب تک دین محمدی کوئی شخص نہ اختیار کرے توجہ خانہ خدا سے ممنوع
ہے تو دخول خانہ خدا منحصر ہے اجازت مصطفوی پر یعنی جناب مصطفویؐ
اہل یعنی مالک اور صاحب خانہ کعبہ ہوے اور بموجب احادیث انا و علی من
نور واحد اور من شجرۃ واحدۃ اور الفاطمۃ بضعۃ منی اور الحسن والحسین
ریحانتاے فی الدنیا والآخرۃ اور یا علی انت وارثی اور جسمک جسمی روحک
روحی حربک حربی اور انی حرب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم وغیرہ احادیث
کثیرہ ومتواترہ متفق علیہا کی کہ اپنی اپنی جگہہ ہر ایک حدیث باسناد صحیحہ شرح
کی گئی ہے یہ چارون تن نفس اور جسم اور روح اور جان اور جگر اور فرزند
وارث جناب مصطفوی ہین تو جیسے کہ اہل خانہ کعبہ کے ذات پاک مصطفویؐ
ہین ویسے ہی یہ ہوے کیونکہ یہ نسبت اور خصوصیتین اور کسی بشر کیواسطے
ساتھہ پیغمبر خدا کے ظاہر و باطن مین نہین جو کہ ان اجسام طاہرہ کو ہین تو یہ

پانچوین تن خانہ خدا کی اہل پکارے گئی اور بعد نزول آیات توبہ کے ایک امر جو پیش آیا ضمین عجیب نکتہ اور لطافت اور باریکی ہے تاریخ مراۃ الجنان یافعی اور تاریخ طبری اور روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اور مدارج النبوت شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہا اکثر کتب تواریخ معتبر سنت جماعت اور کتب شیعہ سے صاف ہویدا ہے کہ جس وقت آیات توبہ نازل ہوئین تو جناب ابوبکر معہ چند اور اصحابون کے واسطے پہنچانے مضمون آیات مذکورہ کے بیت اللہ کو روانہ کئی گئے یہ ابھی تشریف لیگئے تھے کہ پروردگار عالم نے حضرت جبرئیل کو اپنے حبیب کے پاس بھیجا وہ فرمان رب العزت لائے کہ یا محمدؐ اس پیغام کو چاہئے کہ تم خود لوگونکو پہنچاؤ یا کوئی شخص تم مین سے ہو اور تم جیسا چنانچہ کتب مذکورہ سے ہویدا ہے کہ جناب شاہ ولایت فوراً خاص ناقہ سواری حضرت مصطفوی پر بیت اللہ کو روانہ کئی گئے اور وہ آیتین حضرت ابوبکر سے لیکر آپنے ابلاغ رسالت کیا کتب مبسوط مین فریقین کے ہان اگرچہ یہ مضمون بہت بطمطراق سے ہین لیکن فقیر کو غرض اظہار اصل کنہہ حقیقت ہے نہ جھگڑہ منازعت نفسانی کے اور لطیفہ باریک تر اسمین یہ ہے کہ آیات مسطورہ مین یہ بھی مضمون ہے کہ بیت اللہ مین کوئی کافر نہ داخل ہو تو عقیل باخبر اس نکتہ کو دریافت کرے کہ منع دخول بیت سے اہل یعنی مالک و مختار بیت کو سزاوار ہے چنانچہ وہی لطیفہ ظہور مین آیا اور اسی جگہہ سے ہے کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ کو چادر مین آنحضرت نے نہ لیا بلکہ چادر گھسیٹ لی جیسا کہ حدیث صحیح مسلم وغیرہ سے بیان کیا گیا اور قطع نظر از مراتب مصرحہ اور چادر اور عبا کے یہان اطلاق اہلبیت مین خاص جناب شاہ ولایت پر ایک اور لطیفہ اور نکتہ ہے یعنی تولد بھی

آپ کا خاص خانہ کعبہ مین ہے اور نام بہی خدا تعالی نے اپنا آپ انکو دیا چنانچہ
دلائل النبوت اور شرف النبوت مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ کتب معتبرہ
سنت جماعت اور شیعہ سے جداگانہ بہ تشریح لکہا گیا ہے تو اہلبیت خاص بیت اللہ
اسی طرح بیواسطہ بہی انکے لئے ہے چنانچہ تفصیل اسکی بحوالہ اسناد کتب فریقین انشاء اللہ
ہدایت فضیلت علیؑ مین بیان ہوگی کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر کی والدہ معظمہ تک کو
خانہ کعبہ مین جنے کا حکم نہوا اور انکا تولد وہین ہوا تو اسلئے زیادہ اہلبیت کا اطلاق
واسطے بیت اللہ کے اور کیا ہوگا کہ انکا تولد خاص اندرون بیت اللہ ہے یعنی
انکا نال بہی وہین گڑا ہے یہ مثل ازبس عموماً اور خصوصاً نہایت مشہور ہے
کہ جس شخص کو کسی جگہہ کی ملکیت و اہلیت کی نسبت دیتے ہین تو کہتے ہین
کیا تمہارا نال یہان گڑا ہے نفس الامر مین جو غور کرو تو اہل بیت اللہ ہونا مولائے
مومنین علیؑ ابن ابیطالب کا ہم بواسطے پیغمبر صاحب کے نفسیت اور اخوت اور
داماد ی وغیرہ جمیع مراتب اور ہم بجہت تولد بالذات کس خوبی سے جیسا ہے بیان ہے
کہ انکا نال بہی وہان گڑا ہے اس سے زیادہ بالاتر نکتہ یہ ہے کہ شہادت بہی انکی
خاص خانہ خدا مین ہے جو صاحبزادون کے باپ اور بی بی صاحب کے شوہر ہین غرض
ان پانچون نوری جسمون کے لئے اہلبیت بیت اللہ کس کس لطافت سے واضح
ہے کہ سبحان اللہ وبحمدہ اب عارف خبیر اور ماہر فطن نظر بر تمامی مراتب حصر صدر
بموجب مذاق اور فہمید اہل ظواہر کے بہی یہ نکتہ خیال کرے کہ اہل خانہ خدا یعنی
بالاستحقاق اور مالک اولا اور بالذات تو ذات بابرکات مصطفوی اور مرتضوی ہین
اور ثانیا اور بالطبع وہ آل مصطفوی جنکی مودت بموجب نص حضرت رب العزت

کے واجب ہے یعنی فاطمہ اور حسنؑ اور حسینؑ جنکو چادر اور عبا مین آنحضرت ﷺ نے لیا
اور ہؤلاء اہلبیتی فرمایا ف واضح ہو کہ بعد استنباط مضامین کتب احادیث و
تفاسیر فریقین کے ایسا ہویدا ہے کہ جب اطلاق مطلق لفظ اہلبیت کا یا
لفظ اہلبیت مضاف طرف نبوت کے ہوتا ہے یعنی مثلاً کہا جاوے اہلبیت
جیسے کہ اس آیت مین ہے یا کہا جاوے اہلبیت نبوت اور قائل اسکے خود
پیغمبر صاحب نہون تو یہ پانچون نوری جسم مراد ہوتی ہین اور جب لفظ اہلبیت
مضاف طرف نام نامی خود پیغمبر صاحب کے ہوتا ہے یا پیغمبر صاحب خود ساتھہ
اضافت کے طرف یائے متکلم کے یا بے اضافت ارشاد فرماوین تو یہ چار دن
تن مراد ہوتے ہین جیساکہ بموجب تصریحات جامع بین الصحاح الستہ وغیرہ
مفصل اوپر لکھا گیا کہ چھہ مہینے بلکہ دس مہینے تک ہر روز صبح کو آپ دروازہ
پر جناب سیدہ دوجہان کے فرمایا کئے تھے الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہلبیت النبوۃ
اور ان پر عبا ڈال کے اور روز مباہلہ ساتھہ لیجاتے ہوئے فرمایا ہؤلاء اہلبیتی
اور جہان آنحضرت بضمیر جمع متکلم ارشاد فرماتے ہین یعنی مثلاً فرماتے ہین انا
اہل البیت اذہب اللہ عنا الفواحش کما فی المودات لسید علی ہمدانی شافعی اور
فرماتے ہین نحن اہل البیت لایقاس بنا احد کما فی کتاب انیس المتعبدین عن انس
بن مالک تو اسوقت پانچون طاہر اجسام مراد ہوتے ہین اور بیت وہی بیت النبوۃ
یا بیت اللہ یا بیت خدا - کتب تفاسیر اور احادیث فریقین سے واضح ہے
کہ جسوقت تک یہ آیت وافی الہدایتہ نازل ہوئی تو صرف حسنینؑ تولد ہو چکے
تھے یعنی جسکے بعد پھر نہین نازل ہوئی تو انکی اولاد مین جنکا کہ شامل ہونا اہلبیت

مین کتب احادیث فریقین سے ہویدا ہے اسوقت تک کوئی اور صاحبزادہ انکا
نہی تولد نہین ہوچکا تہا شرح حدیث اثنا عشر خلیفہ مین فریقین کی تفاسیر و احادیث
کی کتابو نسی فقیر نے مشرح اور مفصل جداگانہ لکہا ہے کیونکہ حضرت مالک ہین
اس بیت کی اور مالک اپنی چیز کو خواہ حقیقۃً ہو خواہ حکماً بے شک اپنی طرف نسبت
کرسکتا ہے چنانچہ شیخ شہاب الدین دولت ابادی نے وہ باب مناقب مین لکہا ہے
فی الدرر لما نزلت انما یرید اللہ الایۃ قال صلعم نزل ہذا الایۃ فی وعلیؑ وفاطمۃ والحسنؑ
والحسینؑ یعنی تفسیر درر مین ہے کہ جب آیہ مذکور نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا
کہ یہ آیت نازل ہوئی بیچ حق میرے اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کے وفی شرف النبوۃ
قال بقیع الحارث خادم رسول اللہ کان رسول اللہ یجیئ عند کل صلوٰۃ الفجر بعصادۃ
باب فاطمہ ثم قال الصلوٰۃ رحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و
یطہرکم تطہیرا وقالت العائشۃ وام سلمۃ قال رسول لعلیؑ وفاطمۃؑ والحسن والحسین
ہولاء اہل بیتی انتہی خلاصہ معنی یہ کہ شرف النبوۃ مین ہے کہ بقیع حارث خادم
پیغمبر صاحب کا کہتا ہے کہ پیغمبر صاحب ہر صبح کی نماز کے وقت تشریف لاتی
تہے اور پردہ دروازہ جناب سیدہ دوجہان کا پکڑتے تہے اور فرماتے تہے نماز
کو اٹہو یا درود پڑہو رحمت بہیجے خدا تمکو جز این نیست کہ ارادہ کرتا ہے خدا تاکہ
لیجاوے تمسے ہر قسم کی پلیدی اے اہلبیت اور حضرت عائیشہ اور ام سلمہ
فرماتی ہین کہ آنحضرت نے فرمایا واسطے علیؑ وفاطمہؑ اور حسنینؑ کے یہ ہین اہلبیت
میری اور مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ سے پہلی ہدایت مین وہ حدیث
مذکور ہوئی ہے کہ فرمایا پیغمبر صاحب نے انا اہل البیت اذہب اللہ عنا الفواحش

تفصیل اسی آیت کی ہی اور تفسیر ہے یرید اللہ لیذہب کی۔ ای عزیز قرآن مجمل ہے
اور قول رسول مفصل ہے یعنی مراد اذہاب رجس اور تطہیر سے یہ ہے کہ خدا تعالے نے
رجس اور فحش کو انسے لیگیا اور پاک کیا انکو اور ہویدا ہے اس جگہہ کہ جہان آنحضرت
ہم اہلبیت بصیغہ جمع فرماتے ہین اور وہان ذکر اذہاب گناہ وغیرہ ہر قسم کی قبایح
کا ہوتا ہے تو یہی نوری اجسام ساتھہ پیغمبر کے مراد ہوتی ہین اور ہویدا ہے کہ بیت
وہی بیت مرقومہ مصرحہ صدر ہی اور باقی چون وچرا اور لیت ولعل محض نفسانی و
ظن شعیر ہین اور جو حدیث کوئی خلاف اسکے ہو وہ زمان بنی امیہ کی موضوع جاننا
چاہیے کسواسطے کہ فریقین کی کتب معتبرہ سے باتفاق یہ حدیث ثابت ہے کہ پیغمبر
صاحب خود فرماتے ہین کہ جو حدیث ہماری نام سے سنو اسکی تطبیق کتاب خدا سے کرو
اگر مضمون اسکا مطابق اسکے پاؤ تو جانو کہ بے شک ہمارا قول ہے نہین تو اسکو
صحیح مت جانو بلکہ موضوع جانو اور یہی فرمایا ہے کہ قرآن کلام صامت ہی اور ہم یعنی
اہلبیت کلام ناطق ہین یعنی جو اجمال وابہام اور متشابہات اور اطلاق اور تقیید
اور عموم اور خصوص اور ناسخ ومنسوخ اور مجاز اور مشترک اور مشکک اور مانند
اسکے اسمین ہین قول اہلبیت مفسر اسکا ہے ای عزیز اسی جگہہ سے ہے کہ اہل البیت
ابصر بما فی البیت یعنی صاحب خانہ بہتر بصیرت رکھتا ہے اور بہتر جانتا ہے اس
چیز کو کہ گہر مین ہے یعنی گہر والا گہر کی بات چیت سب چیز کو خوب جانتا ہی یہی نیز قائل
عارف قطب الدین انصاری شیرازی شافعی اپنی مکاتیب بعد مین قصہ طویل کے
فرماتے ہین کہ جناب شاہ ولایت نے فرمایا کہ انا کلام اللہ الناطق وہذا کلام اللہ الصامت
تو اے عزیز غور کر ابی سعید خدری اور ابی الحمرا وغیرہ صحابی اور راویان معتبر اور جمہور حسب

صاحبزادیکو بھی حاصل نہ تھی چنانچہ بتول کی وجہ تسمیہ مین علماء لغت اور حدیث نے
بالاتفاق لکھا ہے کہ یہ لقب ہے سیدہ دو جہان کی کیونکہ اسکی اصل معنی ہین
جدا کرنا اور لقب انکی یہ اسیواسطے ہے کہ یہ دنیا سے جدا کی گئی تھین طرف خدا کی
اور مثل اور عورتون کے نہ تھین یعنی حیض و نفاس سے منقطع اور پاک تھین تو تطبیق
اس آیت کی قطع نظر نقل روایت ہائے شان نزول بموجب لفظی ترجمہ اور لغت کے
بھی اور درحقیقت بھی انہین پانچ تنون کے لئے ہے اور سوائے انکے کسی عورت
مرد کے لئے نہین ہے الحق کلام الملوک ملوک الکلام جل جلالہ تعالی شانہ ماہر فطن
اور خبردار حقیقت و معرفت لطافت اور رعایات اصلی اور حقیقی کو کلام جناب
باریکی غور اور خیال کرے سوا اسکے آگے چون و چرا اور توجیہات رکیکہ و بارزدہ علمای
ظواہر کے قابل کان دھرنے کے نہین اصل اصل ہے اور بناوٹ بناوٹ ہے
رتبہ شناس اہلبیت کو بے خوف ملامت کرنیوالونکے اقوال پر غور و تامل چاہیئے
خیال کرے کہ آیت مذکور مین حق سبحانہ تعالے نے بیت کو بغیر اضافت اور تقیید کے
طرف مضاف الیہ کے فرمایا یعنی یون نہین ہے کہ اہلبیت رسول یا اہلبیت
نبی یا اہلبیت محمد جیسا کہ اسی آیت سے پہلی کی آیت مین جو خطاب تھا امہات
مومنین یعنی ازواج معظمات پیغمبر خدا کی طرف تو فرمایا یا نساء النبی یعنی اے
بیبیو نبی کی اور اس آیہ مین صرف اہلبیت فرمایا یعنی اے اہلبیت اور تفاسیر
فریقین سے کہ اوپر بھی دیکھہ چکے ہو یہ بات ظاہر ہے کہ چھہ مہینے بلکہ بعضون نے
لکھا ہے دس مہینے تک پیغمبر صاحب دروازہ پر جناب سیدۂ دو جہان کی صبح کی
وقت فرمایا کئے کہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہل بیت النبوۃ چنانچہ اوپر مفصل لکھا گیا

کیونکہ صاف مخالفِ قرآن اور خلاف اقوال و افعال رسولِ منان ہی جو بجد تواتر کو پہنچے ہین اکثر علماء نے اپنی اپنی طرح اس مقام مین لکھا ہے فقیر اگرچہ اوپر لکھ آیا ہی لیکن چونکہ اس تذکار طاہرہ کو اور تکرار ذکر کو بہترین عبادت بموجب احادیث رسول مقبول جانتا ہے اس لئے اکثر ونکی قول کہ ہر ایک مین اپنی طرح کی تازگی اور لذت ہی لکھتا ہے چنانچہ واضح ہو کہ شیخ شہاب الدین دولت آبادی نے باب ششم یہ باب مین جو لکھا ہے ترجمہ اسکا یہ ہے انما کلمہ واسطے حصر کے ہی اور ثابت کرنے مابعد اور نفی ماسوا اسکے اور یرید ارادۃ سے ہی مراد اسکی یہ ہی کہ بے شک ارادہ ہونیوالا ہے اللہ اسم ذات ہی جو مستجمع ہے جمیع صفات کمال کو لیذہب لام بمعنی کے ہی اور وہ واسطے حکمتہ کے ہی اور وہ حکمتہ ہے ہونیوالی اس لئے کہ افعال جناب باری معلل باغراض نہین اور یذہب اذہاب سے ہی اور واسطے مبالغہ کے اور اسی سے مذہوب بہی ہے اور یہ ذکر کیا جاتا ہے محل عدم مین اور عن واسطے دوری اور تجاوز کے ہی اور کم واسطے خطاب کے جسوقت کہ بیچ حق مومنو کے ہو تو واسطے کمال لطف کے ہے اور جسوقت بیچ حق کافرون کے ہو تو واسطے کمال قہر کے اور رجس عذاب اور پلیدی اور گندگی اور جو شئے کہ نجس ہو اور اہل البیت اے علیؑ و فاطمہؑ و ابناہما اور تخصیص ذکر کی قرآن مین مقتضے سے تعظیم کی کہ قول ہے اللہ تعالےٰ کا اربعہ حرم یعنی چار بزرگ ہین یطہرکم تطہیرا تاکید ہے اولی کی کیونکہ جب رجس لیگیا تو پاک ہوئے پہر جو تطہیر مکرر ہے تو تاکید ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ پاکی آدمیونکی ایمان سے ہی اور یہی ہے زاہدیہ مین یہان تمام ہوا ترجمہ بعینہا

مقام مقصود کا۔ الحق صدق اللہ جل جلالہ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین کلام ایزد منان ہر قسم کے لوگونکی تشفی اور تسکین دینے والا ہے یعنی اگر اہل حقیقت بمقتضائے صفائی طینت اور حقیقت کے بموجب اپنے عقول کے سمجھین تب بھی کلام ایزد منان سے اصل حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور جو اہل ظواہر بموجب اپنی عقول کے سمجھ سکین تب بھی اصل حقیقت کھلجاتی ہے وللہ در القائل در خانہ اگر کس ست یک حرف بس ست عنایت الہی شرط ہے اگر منصف باخبر غور کرے تو بموجب مذاق اور فہمید اہل ظواہر کے بھی یعنی بیت سے اگر مراد چار دیواری اور مکانات خشت و گل اور چوب کڑی وغیرہ کہے جاوے تو بھی اصل حقیقت پوشیدہ نہین رہتی اور حقیت خاص اہلبیت طاہرہ خاصان حضرت بارہین کسیطرح کا خلل اور خدشہ نہین آسکتا ہے اور منصف باخبر حق تلفی اہلبیت مین کسیطرح نہین خیال کرسکتا کسواسطے کہ حدیث ام المومنین حضرت ام سلمہ اور واثلہ بن اصقع روایات متواترہ متکاثرہ موجودہ کتب فریقین سے یہ بات ہویدا ہے کہ یہ آیت اسدن نازل ہوئی جسدن کہ پیغمبر صاحب جناب ام المومنین معظمہ منظورہ کے گھر مین تشریف رکھتے تھے اگرچہ حدیث مسطور بہت طویل ہے فقیر حرز الطوالت بطریق اختصار اور خلاصہ لکھتا ہے المختصر یہ کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ فرماتی ہین کہ علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ کہ دونو صاحبزادہ صغیر سن تھے دروازہ پہ تھے سو اسوقت آنحضرت نے مجکو حکم دیا کہ تم کھڑے ہو و دروازہ پر جاؤ اور میری اہلبیت کو میری پاس بھیجد و لمسند احمد حنبل مین یہی روایت ہے کہ ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہین کہ مین دروازہ پر نماز پڑہتی تہی

الغرض دونو صاحبزادہ اور جناب شاہ ولایت اور جناب سیدہ دوجہان حضور
آنحضرت مین حاضر ہوئے آپ نے صاحبزادونکو بغل مین لے لیا اور چومتے تہے
دونو صاحبزادونکو۔ اور ایک ہاتھہ گلے مین حضرت علیؑ کے ڈالدیا اور ایک ہاتھہ
گلے مین جناب سیدہ دوجہان کے اور چومتے تہے پیشانی جناب سیدہ دوجہان کی
غرض آگے پیچھے بٹھایا ان چارون صاحبونکو اور اپنی عبائے مبارک یا چادر علی
اختلاف الروایات ان چارون نوری جسمون کو اوڑہا کر یہ فرمایا اللھم الیک لا
الی النار انا و اہلبیتی یعنی یا بار خدایا طرف تیری نہ طرف آگ کے اور ہین اہلبیتؑ
میری اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللھم ان ہولاء آل محمدؐ فاجعل صلوٰتک و
برکاتک علیٰ محمدؐ و علیٰ آل محمدؐ انک حمید مجید یعنی اے بار خدایا یہ ہین آل محمدؐ کی گردان
تو درود اور رحمت اپنی اور برکتین اپنی اوپر محمدؐ اور آل محمدؐ کی تحقیق تو حمد کیا گیا ہی
بزرگ اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللھم ہولاء اہلی اللھم ہولاء احق یعنی یا بار خدایا یہ ہین
اہلبیتؑ میری یا بار خدایا یہ ہین حقدار اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللھم
ہولاء اہلبیتی یعنی اے بار خدایا یہ ہین اہلبیت میری اور با الجملہ معلوم ہوتا ہے کہ
اُس دن اُسی وقت یہ آیت وافی الہدایت نازل ہوئی تہے کہ یہ کلمات آپ
فرماتے تہے اور یہ آیت آپ تلاوت کرتے تہے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ جناب ام المومنین فرماتے ہین کہ مینے مدوانہ پر سے
انکو چاہا کہ چادر کا کونہ اٹھاکر داخل اس چادر کے ہو دن آپنے فرمایا کہ تم تداخل ہو سہا ہم
ان کے مینے عرض کی کہ یا حضرت کیا مین نہین ہون اہلبیت تمہاری ارشاد
کیا کہ تم بی بی ہو میری البتہ تم بھی نیکی پر ہو اہلبیتؑ میری یہ ہین یعنی داخل اس

اور تفسیرات خود پیغمبر صاحب کی اور اجماع تمام بنی ہاشم اور اہلبیتؑ کا اور گواہیان
امہات مومنین کی جو کہ مفصل مذکور ہین علاوہ اسکے ۔ غرض فقیر کی معاذ اللہ کسر
شان امہات مومنین نہین بلکہ غرض فقیر کی اظہار فضایل اہل بیت حقیقی اور اصلی
کا ہے اس آیت مین سوا ان پانچون نوری جسمون کے غیر کو تصور کرنا کسر شان
بلکہ غصب حقیت انکی سے ہے فضائل امہات مومنین علاوہ اسکے اور اپنی جگہہ مذکور
ہین مثلاً وہ بموجب حکم پاک پروردگار کے امہات مومنین پکاری گئین کیا
طلاق دینے پر پیغمبرؐ صاحب کے کیا بعد وفات حضرت کی ہر حال ہین اور ون پر
نکاح بھی انسے حرام ہے لیکن اُن نوری جسمون اور حقیقی اہلبیتؑ سے کیا امہات
مومنین اور کیا غیر ان کے کوئی بشر کیا ذات مین اور کیا صفات مین کوئی لگا
نہین کہا سکتا چنانچہ حدیث لایقاس بنا احد یعنی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہین
قیاس کیا جاتا کوئی شخص اوپر ہمارے چنانچہ مفصل اوپر ذکر کیا گیا کہ یہ کلمہ نسبت
انہین پانچون نوری جسمون کے فرمایا شاہد عادل قول فقیر ہے اور نزول آیات
عتاب اور صدور مناکر ومنا ہے انکی اغیار کا تا بعضی امہات مومنین اور اکثر
صحابہ کبار مشہور مقربین تک بھی بسا اوقات از بس ہویدا ہے ای عزیز تو تو
مین مین نفسانی اور منازعات وساوس شیطانی مین پڑنا محض خانہ ایمان کو
برباد دینا اور اینٹ کا گھر مٹی کرنا ہے غور چاہئے کہ علم الٰہی مین موجود تھا کہ ہماری
مخلوقات مین اس فرقات وصفات کے لوگ بھی پیدا ہونگے کہ وہ ایسے پیارے
پیغمبر کی خاص عترت واہلبیتؑ طاہرہ کی حقیت فضائل خاصہ مین امتی اسکی ہوکر
قصور کرینگے تو اسنے سب قسم کے لوگونکی صفرا شکنی اور تشفی کے واسطے

کوئی دقیقہ اور درجہ باقی نچھوڑا تاکہ کسیکو چون وچرا اور لیت ولعل کی گنجایش نرہے ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور بالجملہ نظر بر مصرحات صدر اگر کبھی اینٹ مٹی کا خیال کیا جاوے تو بھی واضح ہوا کہ وہ اسوقت کا گہر خاص ہوگیا جمین یہ پانچون نوری جسم اسوقت تشریف رکھتے تھے اور آیت نازل ہوئی تو آیت بنسبت ان جسمہ موجودہ کے نازل ہوئی یعنی یہ معنی ہوئے کہ اے جو لوگ اسوقت اس گھر مین ہو اور وہ یہی پانچون نوری جسم تھے بلکہ حضرت ام سلمہ کہ خاص گہر انکا تھا دروازہ پر تشریف رکھتی تھین وقت تلاوت کرنے آنحضرت کے اس آیت کو حجرہ کے اندر تشریف لے گئین اور چادر کا کونہ اٹھایا۔ اہل ظواہر دیکھ لین اوپر بھی ذکر ہوچکا ہے کہ اضافت بیت یعنی گھر کی طرف نام نامی نبی کا اسجگہہ نہین ہے کہ وہ اہلبیت ازواج نبی کو تصور کرکے انکی طرف خطاب اہلبیت خیال کرسکین جیساکہ اسی آیت کے سابق جو آیۃ کہ خاص ازواج مطہرہ کے حق مین ہے صاف اضافت نساء کی طرف نام نامی آنحضرت موجود ہے یعنی خدا تعالے فرماتا ہے یا نساء النبی اور بہت ظاہر بات ہے کہ ضمیر خطاب بھی جمع مذکر کی ہے سب کوئی جانتا ہے کہ ازواج معظمات نبی کی مذکر نہین اور یہ بھی اہل ظواہر نہین کہہ سکتے کہ مخالفین چند اشخاص مذکر ہین چند مونث تاکہ احتمال تغلیب ہے کافی ہو اگر ایک مونث اور چند مذکر ہوتی تو بھی احتمال اہل ظواہر قابل کان دہرنی کے ہوتا اور قطع نظر ان باتون کے اگر کوئی بسبب غباوت طبع اور وساوس طمع وہوا نفس محبت دین وا قوال اسلاف اپنی کے بالفرض والتقدیر صراحتہً انکار مداہنۃ کا کرے اور تحکماً یہان اہلبیت کو اہلبیت نبی اہالی خانہ شیخ

ظاہر کرے تو بھی ظاہر ہے کہ معنی نہایت بے ربط بلکہ خبط ہو جاتی ہین کیونکہ اہل
خانہ نبی کیطرف خطاب ہوگا تو پھر ظاہر ہے کہ نبی خود پنجم اس خطاب کے داخل نہین
ہوسکتے کیونکہ کیا عرب کیا عجم کیا ہندی کیا کسی زبان والا ہو سب کوئی جانتا ہے
کہ مثلاً جب کوئی شخص کہے کہ اے نبی کی بیبیو تو خطاب اُن بیبیون کی طرف ہوے گا
نہ نبی کی طرف تو چاہیے کہ نبی شامل اس خطاب مین نہون تو اس فضیلت اذہاب
رجس اور تطہیر مین بھی نبی معاذ اللہ بموجب تجویز رای اہل ظواہر کے داخل
نہون اور یہ بات بھی سب مسلمانونکے ہان باطل ہے بلکہ کتب فریقین کی احادیث
متواترہ و متکاثرہ سے ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب خود بھی اس آیت مین شامل ہین
اور چار نوری جسم علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ اور اگر بالفرض و تقدیرا اقوال منکرین ہدایت
بموجب عقیدہ اور ظن فاسد مکذبین احادیث متواترہ خاتم الرسالۃ کے اہلبیت
سے تمام رہنے والے بیت نبی کے مراد لئے جائین تو کچھ تخصیص صرف ازواج مطہرات
نبی یا اولاد نبی یا اقربای نبی کی نہین ظاہر ہوتی بلکہ جو رہنے والے نبی کے گھر کے ہون
خواہ بی بی خواہ بیٹے خواہ لے پالک خواہ لونڈی خواہ غلام سب شامل ہوتے ہین
کیونکہ لفظ اہلبیت اہل ظواہر پر بھی ظاہر ہے کہ عام ہے تو معنی یون ہونگے کہ خدا تعالی
ارادہ کرتا ہے کہ لیجاوے سب قسم کے گناہ اور عیوب تمسے اے نبی کے گھر کے رہنے والے
یعنی جو لوگ نبی کے گھر مین رہتے ہو یعنی کیا بی بی کیا لونڈی کیا غلام کیا نوکر کیا چاکر
غرض جو پیغمبر کے گھر مین رہتے ہون وہ اذہاب رجس اور تطہیر مین سب یکسان ہون
یعنی ہر قسم کے گناہ سے طاہر ہون اور یہ بات بالاتفاق کیا سنی کیا شیعہ سب
مسلمانونکے نزدیک محض باطل ہے کیونکہ تفسیر زاہدی اور مدارک وغیرہ تفاسیر کثیرہ

اور کتب صحاح احادیث اہل سنت جماعت اور کتب تفاسیر و حدیث شیعہ اور سب کے
ہاتسے ہویدا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے خاص بعض بعض اصحاب کبار اور امہات مومنین
سے خاص حالت حیات آنحضرت مین اکثر ایسی باتین خلاف حکم خدا اور رسول کے
اس قسم کی صادر ہوئین کہ آیات عتاب اونکے لیئے بارہا نازل ہوئین اور بعد وفات آنحضرت
کے بہی ایسی باتین اکثر ونسے واقع ہوئین کہ وہ بالصراحتہ خلاف حکم خدا اور رسول ہا ہین
چونکہ فقیر کو غرض تفصیل بیان مثالب اور معایب سے نہین اسلیئے تشریح اور تصریح
ایسی باتون کی خلاف مقصود عقیدہ جانتا ہے لیکن حسب ضرورت بطریق بیان
واقع نظر بر ابطال مساوات اہلبیئت طاہرہ اور انکی اغیار کی یہ مقصود اظہار فضایل
اہلبیئت طاہرہ اصلی اور حقیقی کے مناسب مقام اور ضروری اصل ہہام مختصراً
اور مجملاً مجبور لکہدیتا ہے۔ تفسیر زاہدی وغیرہ کتب سنت جماعت سے بیچ تفسیر
آیہ وقد صنعت قلوبکما کی ہویدا ہے کہ یہ آیت بیچ حق جناب ام المومنین حضرت
عائشہ اور حضرت حفصہ کے نازل ہوئی جسوقت کہ ان دونو ام المومنین نے
خلاف فرمان رسول منان آنحضرت کے بہید کی باتین افشا کرین تو خدا تعالے
اپنے پیغمبر صاحب کو خبر دی اور اس آیت سے ان دونون بیبیون کے حق مین
خطاب عتاب فرمایا یعنی اے بی بی عائشہ اور اے بی بی حفصہ تحقیق قلب تمہارے
تو از راہ صدا حق سے منحرف ہوگئے یعنی پہر گئے اور ابتدا اس قصہ کی جمال الدین
محدث نے دفتر اول روضتہ الاحباب مین اور محقق دہلوی شیخ عبد الحق صاحب
مدارج اور عبد البر صاحب استیعاب وغیرہم نے جو بہت تفصیل سے لکہی ہے خلاصہ
اسکا یہ ہے کہ پیغمبر صاحب شہد کو بہت برغبت تناول فرماتے تہے اور ام المومنین

زینب بنت جحش اکثر حضرت کے لئے واسطے رضا جوئی آنحضرت کے شہد رکھتی
چہوڑتی تہین تو حضرت کو بسبب اِس کام کے اُن کے پاس زیادہ دیر لگتی تہی
ان دونو ام المومنین نے آپسمین موافقت کرکے یہ بات بنائی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ
ہم دونومین سے جسکے پاس پیغمبر صاحب تشریف لاوین تو ہر ایک کہوے کہ یا
حضرت آپ کی دہن مبارک سے معافیر کی بو آتی ہے کہ جسکی بو کو کہ ہنگرہ کی سی ہوتی ہے
چونکہ اُسکی بو بہت مکروہ طبع ہوتی ہے اور پیغمبر صاحب ایسی بو سے پرہیز کرتے تہے
تو آپ انکی پاس کا جانا چہوڑ دینگے غرض انہون نے بموجب اپنی مشورہ کے کام
فرمایا اور انجام کار پیغمبر صاحب نے جو کچہہ بطور راز کی فرمایا اُسے افشا کر دیا تب آیت
عتاب نازل ہوئی چنانچہ عبارت جمال الدین محدث دفتر اول روضۃ الاحباب کے
کہ فارسی بہت صاف ہے بعینہ اِس مقام کے لکہی جاتی ہے کہ واقعہ سال نہم
از ہجرت مین ہے عسل برائے زینب جحش بہ ہدیہ آوردہ بودند و وے برائے
آن سرور نگاہ داشتہ بود چہ عسل را دوست میداشت و چون حضرت بہ نزد
او می رفت شربت عسل برائے وی میکرد و بنا بر آنکہ عسل در آب میشود زیادہ تر بہ بود
در خانہ او توقفی واقع میشد عائشہ گوید من و حفصہ باہم موافقت نمودہ بایکدیگر
گفتیم کہ حضرت بر ہر کدام از ما کہ در آید باید کہ بگوید از تو بوئے معافیر می شنویم مگر
معافیر خوردہ و معافیر جمع معفور است و معفور صمغ درخت عرفط است و عرفط درختی ست از قسم نکو
کہ رائحہ کریہ او دو حال آنکہ حضرت از چیز ہائے کہ بوئی بد داشت محترز مے بود کہ چہ با ملائکہ
در گفت و شنید بود و ایشان از روائح خبیثہ متاذی می شوند ہمچنانچہ بنی آدم
متاذی مے شوند القصہ حضرت بر یکے از ایشان در آمد و بے آن سخن را چنانچہ

مقرر بود گفت حضرت فرمود معافیر نخورده ام بلکه شربت عسل آشامیده ام پیش
زینب بنت جحش آن زن گفت جرست نخلته العرفط یعنی چریده است زنبول
این عسل در درخت عرفط فرمود چون چنین است دیگر هرگز ازان عسل نیاشامم
ودر روایتے آنکه فرمود سوگند خوردم که ازان عسل دیگر نیاشامم ولیکن این سخن را با
هیچ کس مگوئے آن زن قبول نمود فاما بقول خویش وفا نکرده بان دیگرے گفت
جبرئیل آمد و آیت آورد انتہے کلامه - اور احادیث صحیحه سے بھی ظاہر ہے که بسبب ام المومنین
ماریه قبطیه کی پیغمبر صاحب کی خدمت مین حاضر ہونیکے حضرت حفصه بہت خفا
ہوئین اور آنحضرت کو دق کیا اور حضرت عائشه بھی مرتکب خلاف فرمان رسول مقبول
اور مورد عتاب الہی ہوئین چنانچه صحیح مسلم وغیرہ کتب احادیث اور تفسیر زاہدی
سے ہویدا ہے عبارت دفتر اول روضة الاحباب اس مقام کے بھی حفظا للطوالت
لکھی جاتی ہے یه عبارت بھی عبارت مذکورہ سابق کے بعد قریب ہی سید عالم در خانه حفصه
بود وے باذن آن سرور بدیدن پدر از خانه برون رفت حضرت فرستاد و
کنیزکے سُریه خود را ماریه قبطیه بآنجا طلبید و با وے صحبت داشت چون حفصه
مراجعت نمود دید که در حجره وے بسته است لحظه توقف کرد آن سرور در خانه
را گشاد و بیرون آمد حفصه گریه آغاز کرد و با حضرت معاتبه نمود و در روایتے آنکه
گفت یا رسول الله در خانه من در فراش من با کنیزکی صحبت میداری و در روایتے
آنکه گفت از میان ازواج این کار به نسبت با من بجائے آرے پیغمبر گفت
راضی نیستی که او را بر خود حرام کنم گفت هستم پس فرمود که او را بر خود حرام کردم
حفصه گفت چگونه حرام می سازی بر خود چیزے که خداوند تعالی بر تو حلال گردانیده

فرمود کہ بخدا سوگند کہ بوے نزدیکی نکنم ولیکن این سخن نزد تو امانت باشد باید کہ با
ہیچکس نگوی حفصہ قبول نمود وچون حضرت برون رفت دیوار یکہ میانہ او وعائیشہ
بود بدست خویش بزد تا عائیشہ واقف شد وبیامد وحفصہ آن سخن را باوے گفت
ودر روایتے آنکہ حفصہ بخانہ عائیشہ رفت وگفت بشارت باد ترا کہ حضرت کنیزک قبطیہ
خود را بر خویشتن حرام ساخت واز وخلاص گشتیم وچون عائیشہ با آنحضرت ملاقات
نمود بر سبیل تعریض گفت یا رسول اللہ روز نوبت من با کنیزک یعنی ماریہ صحبت داری تا
باقی روزہائے مر زنان ترا سالم ماند جبرئیل آمد وآیات اوایل سورہ تحریم آورد چنانچہ سابقا
مذکور شد آن سرور حفصہ را فرمود نگفتہ بودم کہ ہیچکس را خبردار نکنی روا باشد کہ این
سر افاش کردی گفت ترا کہ خبردار گردانیدہ فرمود خداوند دانا باریک بین مرا خبر داد
چنانچہ آیت کریمہ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ
وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ
أَنْبَأَكَ هَٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا
وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ
بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ازان خبر رسید بد۔ تمام ہوا کلام صاحب روضۃ الاحباب کا اور معنی
تمام آیت مذکورہ کے یہ ہین جسوقت بھید کہا نبی نے طرف بعضے بیبیون اپنی سے
یعنی بھید کی طرح سے بات کہی پس ظاہر کردیا اُس بی بی نے اُسے اور ظاہر کیا خدا نے
اس بات کو اوپر پیغمبر کے تو جتایا پیغمبر نے بعضے بات کو اور روگردانی کی بعضے
پس جبکہ خبردار کیا پیغمبر نے اُس بی بی کو ساتہہ اُس افشا کرنے کی تو کہنے لگی کسنے
جتایا ہی تجہہ کو یہ بات پیغمبر صاحب نے کہا جتایا مجہکو جاننے والے خبردار نے یعنی

خدا تعالیٰ نے اگر توبہ کرو تم دونو طرف خدا تعالیٰ کے پس تحقیق خوار اور برگشتہ ہوگئی
قلب تمہارے اور اگر مدد کرو تم دونو اوپر اُسی ارادہ کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ وہ یار و
مددگار ہے اسکا اور جبرئیل اور صالح المومنین اُسکے یار و مددگار ہین اور تمام فرشتہ
بعد اُسکے مددگار ہین پیغمبر صاحب کے - واضح ہو کہ تفسیر کواشی اور کتاب حلیۃ الاولیاء
حافظ ابو نعیم اصفہانی وغیرہ کتب علماء سنت جماعت مین اور تمام کتب تفاسیر
شیعہ مین ہے کہ مراد صالح المومنین سے امیر المومنین علی ابن ابیطالب ہین - اور تفسیر زاہدی
مین بھی ہے وَاِنْ تَظَاہَرَا اے تَتَعَاوَنَا اے حفصہ وعایشہ فی معصیۃ الرسول و ایذائہ
یعنی اگر آپسمین مددگاری کرین عایشہ اور حفصہ بیچ نافرمانی رسول کی اور اذیت دینی
اُسکے تو تحقیق خدا تعالیٰ حافظ و ناصر اسکا ہے اور جبرئیل اور علی اور ملائکہ اور علی ابن العباس
قصہ ایلا یعنی قسم کہانا پیغمبر صاحب کا کہ ایک مہینے تک کسی ام المومنین کے گھر تشریف
نہ لیگئے بلکہ ام المومنین جناب حفصہ کو ایک دفعہ طلاق تک دیدی اور جب حضرت عمر باپ
انکے پیغمبر صاحب کے سامنے بہت روئے تب حضرت نے رجوع فرمائی اور آیۃ یا ایہا النبی
قل لازواجک اِن کنتن تردن الحیوٰۃ الدنیا و زینتہا فتعالین امتعکن و اسرحکن سراحاً
جمیلا نازل ہوئی یعنی اے پیغمبر اپنی بیبیونکو کہو کہ اگر تم چاہتی ہو زندگانی دنیا کی اور
زینت اُسکی یعنی عیش و آرائش دنیا تو آؤ کہ فائدہ دون تمکو اور رخصت کرون مین
تمکو یعنی طلاق دیدون - اور علاوہ اسکے یہ آیت عتاب بھی ازواج مطہرہ کی شان مین
ہے عسے ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجاً خیراً منکن مسلمات مومنات قانتات
تائبات عابدات سائحات ثیبات و ابکاراً یعنی نزدیک ہے کہ اگر طلاق دے پیغمبر
تمکو تو پروردگار اُسکا بدلا دیوے اُسکو جورو ین بہتر تمسے مسلمانیان ایمان والیان

فرمان برداری کرنیوالیان توبہ کرنیوالیان عبادت کرنیوالیان اور چلنے والیان
طاعت خدا اور رسول مین بیوائین اور کواریان خلاصہ یہ کہ ان سب سے بہتر بی بیان
خداتعالےٰ اور اپنی پیغمبر کو دیویگا اور علاوہ اسکے جو آیات عتاب انکی حق مین نازل
ہوئی ہین اور قصص مفصل انکی کتب تفاسیر و تواریخ فریقین مین لکھے ہین بہت طول
طویل ہین فقیر کو تفصیل بیان ایسی باتونکی اور تطویل مقصود نہین مگر خلاصہ مطلب
تمام کتب مذکورۃ الصدر سے ہویدا ہے کہ اصل بنا اسقدر عتاب اور خطاب
کی بیشتر یہ دو نوام المومنین رہی ہین کہ ان کے لئے خطاب خاص بصیغہ تثنیہ یعنی
صرف دونو صاحبہ کیواسطے آیہ وان تتوبا مین ظاہر ہے بالجملہ یہ باتین تو حال
حیات آنحضرت کی ہین اور بعد وفات آنحضرت کے بھی جو کچھہ پیش آیا کتب تفاسیر
و تواریخ فریقین سے ہویدا ہے کہ اسی آیہ تطہیر سے پہلی کی آیت مین خدا تعالیٰ
تمامی ازواج نبی کی حق مین فرماتا ہے وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ
واقمن الصلواۃ واتین الزکواۃ واطعن اللہ و رسولہ یعنی بیٹھو تم بیچ گھرون اپنی کے
اور نہ آراستہ اور تیار کرو تم اپنے تئین آراستہ اور تیار کرنے جاہلیۃ پہلی کا یعنی جیسا
کہ حضرت ادریسؑ اور حضرت نوحؑ کے درمیان کے وقت مین عورتین کرتی تھین اور
بعضے تفسیرون مین حضرت داودؑ کا بعض مین حضرت ابراہیم کا وقت لکھا ہے اور حضرت
موسیٰ کی بی بی صفورا نام لڑائی پر چڑہکر حضرت یوشع بن نون وصی موسیٰ سے جدال
اور قتال کے ساتہہ پیش آئین یہ ہین جاہلیت اولیٰ کی باتین اور قایم رکھو نماز کو
اور دو تم زکوٰۃ اور فرمان برداری کرو تم خدا کی اور رسول اسکے کی۔ واضح ہو کہ ساری
باتونکی بعد پہر اطاعت خدا اور رسول کی خدا تعالےٰ تاکید فرماتا ہے یعنی جو ضبتی حکم اوپر

گذرے سب بموجب حکم خدا ہی کے ہین لیکن ظاہر ہے کہ باوصف ادا کرنے اُن
تمام حکمون کے سوا اسکے پھر جو خدا اور رسول اُسکا فرمان دیوے اُسکا بجالانا بھی
واجب ہی اور جو نماز روزہ عبادت بہت کچھ باتین مرحمۃ الصدر عمل مین آوین باوجود
سوا انکی نافرمانی پیغمبر صاحب کی معاذ اللہ عمل مین آوے تو پھر مرتکب نافرمانی کا وہی
حال ہے جیسے کہ نافرمان کا ہوتا ہے۔ کتب فریقین سے ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ
کی تابعداری اور محبت کو سب یکو پیغمبر صاحب نے بہت تاکید کی ہوئی تھی
خصوص ام المومنین حضرت عائشہ سب سے زیادہ اور بہتر یہ بات جانتی تھین کیونکہ
یہ بہت صغر سن سے پیغمبر صاحب کے پاس تھین اور بہت نزدیکی رکھتی تھین بارہا
پیغمبر صاحب سے سُن چکی تھی کہ لڑائی علیؑ کی لڑائی پیغمبر صاحب کی ہے اور آیہ مباہلہ
مین سُن چکین تھین دیکھہ چکین تھین کہ علی بموجب حکم خدا تعالےٰ کے نفس رسول
ہین اور وقت مباہلہ انکو ساتھہ پیغمبر کے دیکھا خطاب اہلبیت مین پیغمبر صاحب کی
زبانی سُنا چنانچہ صحیح مسلم اور کشاف مین خود اسنے حدیث موجود ہی کہ سابقاً ذکر ہوئی
اور بارہا سنا کہ فرمایا پیغمبر صاحب نے یا علیؑ لا یبغضک الا منافق یعنی یا علیؑ نہین
بغض رکھنے کا تجھسے کوئی شخص مگر منافق چنانچہ مستدرک حاکم اور معجم کبیر طبرانی اور
صواعق محرقہ ابن حجر وغیرہ کتب سنت جماعت مین اور شیعہ سبکے ہان بالاتفاق یہ
سب کچھہ بتفصیل ہے چنانچہ خاص فضائل علیؑ مین خاص انہین کے مرویات مابسانید
معتبرہ کتب صحاح سے ہدایت فضائل ہولائے مومنین مین انشا اللہ تعالیٰ قریب
دیکھوگے۔ کتاب تمام النعمت کتاب معتبر سنت جماعت مین ہے کہ جاہلیۃ الاولی
خروج زن موسیٰ کہ نام انکا صفورا ہے واسطے جنگ یوشع بن نون کے ہے بعد وفات

موسیٰ کے اور جاہلیتہ آخری خروج ام المومنین حضرت عائیشہ کا ہی واسطے جنگ حضرت
امیر المومنین علی ابن ابیطالب کے بعد انتقال حضرت رسالت پناہ کی۔ عبد اللہ ابن
مسعود سے ایک بڑی حدیث وہ لکھتا ہے جس سے ہویدا ہے کہ فرمایا پیغمبر صاحب
نے کہ یوشع بن نون حضرت موسیٰ کے وصی نے بعد وفات حضرت موسیٰ کی تیس
برس زندگانی کے سو صفورا دختر حضرت شعیب نے کہ بی بی تھی حضرت موسیٰ کی خروج
کیا اور یوشع سے کہا کہ مین اولیٰ اور حقدار ہون امر وصایتہ مین اور اسواسطے
مقابلہ ہوا اور حضرت یوشع نے فتح پائی انکی لشکر کو قتل کیا اور اونکو قید کیا
بعد اسکے پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ عائیشہ بی بی بیٹی حضرت ابوبکر کی قریب ہی
کہ امیر المومنین علیؑ پر خروج کریگی اور وہ مثل یوشع کی اسکی لشکر کو قتل اور اونکو
قید کرینگے اور بھی استیعاب ابن عبد البر اور مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہا
کتب صحاح سنت جماعت اور کتب شیعہ مین بہ تواتر ہے کہ بی بی عائیشہ کو تاکید
پیغمبر صاحب فرمایا گئی ہین کہ خبردار پرہیز رکھنا تو نہ ہو وہ بی بی میری جو کہ علیؑ سے لڑے
مگر با این ہمہ تاریخ طبری ابن جریر مین کہ عربی ہے لکھتا ہے حال ہین ان بی بی
صاحبہ کے لا تقدر علی ان تذکرہ بخیر یعنی قادر نہ تھین بی بی عائیشہ کہ ذکر کرین علیؑ
کا ساتھہ نیکی کے اور فتح الباری وغیرہ شرح صحیح بخاری مین ہے کہ لا تطیب نفسہا
ان تذکرہ بخیر یعنی خوش نہین ہوتین تھین بی بی عائیشہ کہ ذکر کرین علیؑ کو ساتھہ
نیکی کے اور فی الواقع کہ ایسی ہی نوبت ہوتی ہے جب جدال وقتال کو نوبت پہنچتی
ہے۔ ای عزیز فقیر کی این التماس کو کچھہ سعایتہ نظر بر اظہار عیوب نہین خیال
کیا چاہیے بلکہ بیان وقعیہ ہے کہ خاص ان بی بی صاحبہ سے بعد پیغمبر کے جو کچھہ وقوع

مین آیا ازبس ظاہر اور ہویدا ہے کہ کسقدر جدال اور قتال نفس رسول مقبول سے وقوع
مین آیا اور کتنے اصحاب کبار رسول مقبول کے مجروح اور مقتول ہوئے تاریخ ابن عساکر
مین عجب طرح سے اس مضمون ملالت مشحون کو لکھا ہے جسکو دیکھہ کر انسان کے
رونگٹے کھڑے ہوتے ہین یہ مورخ بھی بہت معتبر سنت جماعت کا ہے لکھتا ہے
کہ عروہ نے ایک روز بی بی عائشہ صاحبہ سے کہا کہ من کان احب الناس الی رسول اللہ
یعنی کون شخص تھا محبوب زیادہ محبوب خدا کا بی بی صاحبہ نے جواب دیا کہ علی ابن ابیطالب
پھر اسنے سوال کیا کہ ای شئی کان سبب خروجک الیہ - یعنی کون چیز تھی سبب خروج
کرنے تیرے کا طرف اسکے یعنی پھر کیونکہ لڑائی کی علی ابن ابیطالب سے بی بی عائشہ نے
جواب دیا لم تزوج ابوک امک یعنی کیونکہ جورو بنایا تیرے باپ نے تیری مان کو اسنے
کہا ذالک من قدر اللہ یعنی یہ بات تقدیر خدا تعالے سے ہوی بی بی صاحبہ نے
جواب دیا کان ذالک من قدر اللہ یعنی یہ لڑائی بھی تقدیر خدا تعالے سے ہوئی
اے عزیز یہ مقام استعاذہ اور رجوع بخدا ہے کون شخص چاہتا ہے کہ پیغمبر صاحب کو یا ان کے
بعد پیغمبر کا جان بوجھہ کر خلاف کرے اور قرآن کا اعتقاد کرکے کون چاہتا ہے کہ احکام
اور امر و نواہی کا منکر ہو اور تعمیل نکرے غرض مقام دم مارنیکا نہین خیر مقدرین جو
ہونا تھا سو ہوا تغیر کو یہان اسقدر مقصود ہے کہ بعد پیغمبر صاحب کے بھی خاص ان
امیر المومنین محمد و حضرت سے جو کچھہ کہ صادر ہوا اگر آیہ تطہیر انکی شان مین بھی اہل ظواہر اب
اعتقاد کرین تو از راہ انصاف کے دیکھہ لین کہ معاذ اللہ معاذ اللہ صاف خدا تعالے
کے فرمان کی تکذیب لازم آتی ہے کیونکہ معنی آیت بالصراحتہ دیکھہ چکے ہو کہ خدا تعالے
نے ارادہ کیا تطہیر مخاطبین آیت کا اور لیجانے ہر قسم کے گناہ کا انسے اور یہان بعد

نزولِ آیت پے در پے جو جو کچھ کہ صادر ہوتا گیا کالشمس فی وسط السماء ظاہر اور ہویدا
ہے من ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہا رمز آگاہ آگاہِ دل اور اہل اللہ فنافی اللہ فنافی الرسول
و اہلبیت کو چاہیئے کہ استعاذہ بجا لاکے اور وساوسِ شیطانی آوین تو لاحول اور درود
پڑہے اور دعا کرے کہ خداوندا اتباع خدا اور رسول و آل رسول پر مستحکم رکھے اور مخالفت
اور مخالفین احکام خدا اور رسول سے بری رکھے اے عزیز فقیر کو بیان فضائل اہلبیت
مقصود ہے نہ اظہار مثالب اور معایب کسے اور کی لیکن اگر توثیق و اثبات
فضائل مین اہلبیت کے التزاماً ظہور ایسے امر کا نسبت کسیکے مستنبط ہو تو فقیر
معذور ہے اور بے قصور ہے فقیر التماس کر چکا ہے اور خالصۃً للہ پھر کہتا ہے
کہ فقیر کے التماس کو بے شائبہ تعصب و عناد خالی شر و فساد سے تصور کر کے
بگوشِ دل طرف فضائل اور حقوق اہلبیت کے بدون محبت رسم و اعتقاد
مخالفِ حقیقتِ حقیت اہلبیت کی متوجہ ہو کر سماعت چاہیئے۔ فقیر کی کیا
حقیقت اور کیا ذی ہے کہ کسی بنی نوع انسان کی نسبت کلمہ اہانت اور
طعن و ملامت کا زبان پر لا سکے کیا خوب کہا ہے شاعر نے ہند کے ۔
تجکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو ۔ خصوصاً جماعت مومنین یا اور سالہا
سال قریب رہی ہوئے پیغمبر صاحب کے کہ ہزارہا بلکہ بے شمار اعمال حسنہ ہم
ہمسے زیادہ اونسے صادر ہوئے ہون بلکہ فقیر کا یہ رنگ ڈہنگ ہے کہ میان
شیطان صاحب کہ کبہی مقرب بارگاہ حضرت سبحان تہے بلکہ اوسکے کذابین
وظالمان منصوصی تک کا بہی نام بجز اوقات قرات آیات قرآن خواہ نماز مین
خواہ تلاوت قرآن و احادیث و ادعیہ ماثورہ فریقین مین باتصاف سب و لعن

نزولِ آیت پے در پے جو جو کچھ کہ صادر ہوتا گیا کالشمس فی وسط السماء ظاہر او ہویدا ہے من البصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہ رمز آگاہ آگاہِ دل و راہل اللہ فنافی اللہ فنافی الرسول و اہلبیت کو چاہیے کہ استعاذہ بجدار کہے اور وساوسِ شیطانی آدین تو لاحول اور درود پڑہے اور دعا کرے کہ خداوندا اتباع خدا و رسول و آل رسول پر مستحکم رکھ اور مخالفت اور مخالفین احکام خدا و رسول سے بری رکھ اے عزیز فقیر کو بیان فضائل اہلبیت مقصود ہے نہ اظہار مثالب اور معایب کسی اور کی لیکن اگر توشیق و اثبات فضائل مین اہلبیت کے التزاماً ظہور ایسے امر کا نسبت کسیکے مستنبط ہو تو فقیر معذور ہے اور بے قصور ہے فقیر التماس کر چکا ہے اور خالصۃً للہ پھر کہتا ہے کہ فقیر کے التماس کو بے شائبہ تعصب و عناد خالی شر و فساد سے تصور کر کے بگوشِ دل طرف فضائل اور حقوق اہلبیت کے بدون محبت رسم و اعتقاد مخالف حقیقتِ حقیت اہلبیت کی متوجہ ہو کر سماعت چاہیے۔ فقیر کی کیا حقیقت اور کیا ذی ہے کہ کسی بنی نوع انسان کی نسبت کلمہ اہانت اور طعن و ملامت کا زبان پر لا سکے کیا خوب کہا ہے شاعر نے ہند کے۔

تجکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ خصوص امہات مومنین یاد رہنا لہا سال قریب رہی ہوئے پیغمبر صاحب کے کہ ہزارہا بلکہ بے شمار اعمال حسنہ ہم تمسے زیادہ اونسے صادر ہوئے ہون بلکہ فقیر کا یہ رنگ ڈہنگ ہے کہ میان شیطان صاحب کہ کبہی مقرب بارگاہ حضرت سبحان تہے بلکہ اعد کذابین وظالمان منصوص تک کا بہی نام بجز اوقات قرات آیات قرآن خواہ نماز مین خواہ تلاوت قرآن و احادیث و ادعیہ ماثورہ فریقین مین باتصاف سب و لعن

اتباع پہرنی الفت ہی خدا ورسولؐ و اہلبیتؑ رسول کی تفصیل اِس اجمال کے رسالہ ہدایۃ العلوم
مین ذیل حدیث صحیح بخاری ومسلم سیجاءامتی مین فقیر نے بہی بتشریح لکہی ہے جو
شخص مفصل دیکہنا چاہے وہان دیکہے مختصراً یہان اتنا بس ہے کہ پیغمبر صاحب نے
خود فرمایا کہ روز قیامت کو بعضے اصحاب اولٹے ہاتہہ کی طرف ہی پکڑے آوین گے
یعنی جدہر کو اصحاب نار یعنی مستحق جہنم آوین گے تو مین اُنہین دیکہکر خدا تعالے
سے عرض کرونگا کہ بارِ الہٰا یہ تو میرے اصحاب ہین تب درگاہ الہٰی سے حکم ہوگا کہ
تم نہین جانتے جو کچہہ تمہارے بعد انہون نے احداث کیا آپ عرض کرین گے کہ
مین گواہی دیتا ہون اُنکی جب تک کہ مین زندہ رہا یعنی یہ ایمان لاے نماز پڑہتے
تہے روزہ رکہتے تہے زکواۃ دیتے تہے سب ایمان والون کی باتین میری روبرو
تک کرتے تہے تب یہ حکم الہٰی ہوگا کہ یہ مرتد ہوگئے اور اپنے پچہلے پانون پہر گئے
بفور تمہاری مفارقت کے یعنی تمہاری اطاعت سے باہر نکل گئے بمجرد تمہاری وفات
کے یعنی تمنے اِدہر وفات پائی اُدہر یہ خلاف حکم کرنے لگے اے عزیز کتب سیر و
حدیث فریقین سے ہویدا ہے کہ اکثر لوگ بعد پیغمبر صاحب کے اُنکی اہلبیتؑ سے برگشتہ
ہوگئے اور کتب فریقین دیکہنے سے واضح ہوگا بالاتفاق کہ بعضے بعضے انمین بہت
مقرب تہے مگر نفسانیت بدبلا ہے خدا محفوظ رکہے ہر بلا سے از بس ہویدا ہے کہ
وہ جو باوصف اصحاب ہونے پیغمبر صاحب کے اِسطرح جانب شمال سے آوین گے
جنکا ذکر پیغمبر صاحب نے یہ کچہہ فرمایا وہ وہ لوگ ہون گے جو اہلبیتؑ رسول کی اطاعت
سے یعنی رسول مقبول اور خدا تعالے کی اطاعت سے باہر ہوگئے اے عزیز یہ وہ اصحاب
ہونگی جو پیغمبر صاحب سے سُن چکے تہے کہ خود فرمایا کہ یہ آیت تطہیر میرے اور علیؑ اور

فاطمہ اور حسنینؑ کے حق مین نازل ہوئی اور دنس مہینے تک دیکھے چکے تھے کہ خود دروازہ پر جناب سیدۂ دوجہان کے ہر صبح کو الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہل بیت النبوۃ فرماتے تھے اور یہہ آیت تلاوت کرتے تھے اور پھر یہہ صواحب بعد پیغمبر صاحب کے اس آیت کو ازواج کی شان کی آیات مین شامل کرنے لگے اور اجماع بنی ہاشم اور اہلبیت کے خلاف رائے ظاہر کرنے لگے جن اہلبیت کا خلاف بعینہ خلاف رسول خدا ہے کیونکہ احادیث متواترہ فریقین سے مثل حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ اور حدیث منزلت اور آیات قربی وغیرہا سب سے کہ اپنی اپنی جگہہ سب بتشریح لکھی گئی ہین از بس ہویدا ہے کہ ان نوری اجسام اہلبیت طاہرہ یعنی علیؑ و فاطمہ و حسنینؑ کے حق مین کیا کیا کچھہ فرمایا چنانچہ اوپر بھی تہوڑا سا ذکر کیا گیا یہانتک کہ ان اہلبیت کے اتباع کو عین اتباع خدا و رسول فرمایا انکی عظمت اور فرمانبرداری کو برابر تعظیم و فرمانبرداری قرآن ایزومنان کے ارشاد کیا ان سے لڑنیکو بعینہ لڑنا اپنا ارشاد کیا انسے صلح رکھنی بعینہ اپنے سے صلح ارشاد کی بالاجمال اور بالعموم کے علاوہ واسطے ہر ایک اس نوری جسم کے جداگانہ جو جو کچھہ ارشاد کیا ہر ایک کی ہدایت فضیلت مین تفصیل مذکور ہے المختصر کہ صواعق محرقہ اور معجم طبرانی اور مسند احمد حنبل وغیرہا اکثر کتب سنت جماعت اور تمام شیعہ سنی سب کے یہان سے ہویدا ہے کہ اگر تمام عمر کوئی شخص عبادت مین گذرانے اور حج بیشمار کئے ہون اور نماز پڑھتے پڑھتے پاؤن سوج گئے ہون لیکن ایک سرمو مخالفت علیؑ کی یا کسی اہلبیت کی ان پانچون نوری جسمون مین سے معاذ اللہ اس شخص کے دل مین ہو تو خاتمہ اسکا بخیر نہیں حشر اسکا منافق اور کفار کا ہوگا مولوی محمد سالم دہلوی البخاری حنفی اپنی کتاب اصول ایمان مین جو فصل فضیلت

محبت مولائے مومنین علیہ السلام ہین اور ذکر آیۂ تطہیر مین لکھتے ہین عبارت فارسی بہت صاف پُر مذاق ہے فقیر بعینہ نقل اُسکی جو کہ مناسب مقام ہے لکھتا ہے ۔ حضرت اُویس قرنی کہ کبرا اولیاء اللہ وبہترین تابعین بودند بکمال محبت کہ در جناب اہلبیت داشتند چون در کنارہ آب آواز طبل شنیدند پرسیدند کہ چہ واقعہ است گفتند کہ میان علیؑ ومعاویہ محاربہ ہست در حال بنصرت علیؑ متوجہ شدند درین اثناء شہادت یافتند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الٰہی تو باحق خیر الانام بشیر خدا شاہ عالیمقام بحق بتولؑ وحسینؑ وحسنؑ بداری مرا باامان وہمن انچہ از احادیث واقوال علما بثبوت پیوستہ ہست در ذخایر عقبےٰ از عمر بن وشاس الاسلمی آمدہ کہ فرمود رسول خدا ہر کہ دوست دارد علیؑ را بدرستیکہ دوست دارد مرا وہر کہ دشمنی دارد بعلیؑ دشمنی دارد بمن وہر کہ رنجانید او را پس بدرستیکہ رنجانید مرا وہر کہ رنجانید مرا پس بدرستیکہ او رنجانید خدائے عز وجل را واخرج الدیلمی عن عائشۃ رض انھا قالت قال رسول اللہ صلعم حب علیؑ عبادۃ یعنی دوستی علیؑ عبادت ہست

قطعہ حب حیدر عبادت حق ہست ۔ حب حیدر عنایت حق ہست ہر کرا حب حیدری باشد ۔ وا یکاروبہ بہتری باشد ونیز طبرانی از جابر آوردہ کہ فرمود رسول خدا الناس من شجرۃ شتی وانا وعلیؑ من شجرۃ واحدۃ یعنی مردمان از درخت متفرق اند ومن وعلیؑ از یک درخت ہستیم وفرمود رسول خدا انا سید ولد آدم وعلیؑ سید العرب رواہ الحاکم عن ابن عباس رض یعنی من سردار اولاد آدم ام وعلیؑ سردار عرب ہست

چون حب مصطفےٰ ہمہ خلق واجب است	حب علیؑ وآل علیؑ نیز واجب است
بین نبیؐ وعلیؑ ہیچ تفاوت مبین	جز کہ نبوت بر دوست ہست ولایت برین

پیمبر کہ بُد سرور انبیا — علیؑ را بدان سرور اولیا

در تحفۂ اثنا عشریہ مذکور است کہ محبت علیؑ فرض است مثل محبت
پیغمبر و دشمنی او حرام است مثل دشمنی پیغمبر بیت جز علیؑ بعد از محمد نیست
پیرو اوست در دنیا و عقبیٰ دستگیر ٭ و نیز گفته اند مذہب حق حب احمد و مرتضیٰ
در ولائے آل شان بودن فدا ٭ ہر کہ او شد منحرف ازین طریق واے او در جاوید باشد
حریق ٭ در ذخایر عقبیٰ از عبد المطلب بن عبد اللہ بن حطب آمدہ کہ گفت فرمود
رسولِ خدا اے مردمان وصیت میکنم شمارا بحب خدا و حب برادر من علی کرم اللہ
وجہہ کہ ابن عم من است بدرستیکہ نہ دوست دارد او را مگر مومن خالص و نہ
دشمن دارد او را مگر منافق و از ابن عباس آمدہ کہ فرمود رسول خدا دوستی علیؑ
میخورد گناہان را چنانچہ میخورد ہیزم را آتش۔ اسد اللہ ساقی کوثر اسد اللہ حامی
محشر ٭ اسد اللہ مظہر اسرار۔ اسد اللہ مظہر انوار ٭ اسد اللہ ہادی رہبر اسد اللہ کاسر خیبر ٭
اسد اللہ سرور غالب ٭ اسد اللہ رہبر طالب ٭ یا علیؑ یا علیؑ بخوان ہر دم تا رہائی شود
ترا از غم بہشتی گر تو با خدا داری حب احمد و مرتضیٰ داری ٭ حب احمد ترا شود شافع
حب حیدر ترا شود نافع ٭ روایت کرد ابی متوکل الباجی از ابی سعید خدری فرمود
رسول خدا فرمود حق تعالیٰ برائے من و مر علیؑ را داخل کنید در جنت کسی را کہ دوست
دارد شما را او داخل کنید در نار کسی را کہ دشمن دارد شما را۔ رسالہ ملا علی قاری در ذخایر
عقبیٰ از انس آمدہ کہ گفت رسول خدا بالا بر آمد بر منبر و ذکر کرد کلام بسیار پس فرمود
کجا است علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ پس گفت علی حاضرم یا رسول اللہ پس
ضم کرد وے را بسینہ خود و بوسہ داد میان ہر دو چشم وے و فرمود باواز بلند یا معشر المسلمین

این برادر من است و ابن عم من و هذا لحمی و دمی و شعرے

چه عجب وصل آنجناب باو   لحمک لحمی است خطاب باو

پس چو فیصلے کنند کسے بمیان ۞ کرد بر باد دین خود بعیان ۞ این پدر حسن و
حسین است که سید جوانان اهل بهشت اند این کشاینده در دهاے زمن و
شیر خدا و تیغ وی برزمین بر دشمنان علی لعنت خدا و لعنت کنندگان وحق تعالی
از دشمن وی بری است و من نیز بیزارم پس کسیکه دوست دارد که خدا و رسول خدا
بیزار شو از وے پس بیزار شود از علی پس باید که برسانند جمیع حاضران این خبر را
به غایب و نیز از ابن عباس آمد هر که دشمن دارد علی را لعنت خدا بر وے و لعنت
لعنت کنندگان تا روز قیامت پس ازین معلوم شد که بغض حضرت علی کرم الله
وجهه موجب کفر و خسران آخرة است چنانچه گفته اند آنرا که دوستی بعلی نیست کافر است
گو مرشد زمانه و گو شیخ راه باش ۞ کسے را که بغض علی در سر است ۞ بتحقیق دانی که او
کافر است ۞ حب حیدر را بیاد در دل بداختا بیابی عیش در دار القرار ۞ حب حیدر هر که را
در دل بود ۔ او ز دنیا مومن کامل رود ۞ حب حیدر هر که باشد در دلش ۔ در جنان
یابد همیشه پرورش ۞ حب حیدر کن بهر دم حرز جان ۔ تا ز هر رنج و بلا یابی امان ۞
پند این مسکین را در گوش کن ۔ جام حب حیدری را نوش کن ۞ و گفت امام احمد
ما جاء لاحد من الفضائل ما جاء لعلی کرم الله وجهه یعنی نیامده کسی را
از فضایل و مراتب آنچه آمده است مر علی را و وجه کثرت ورود اخبار و آثار در فضایل
وی آنکه چون طائفه بنی امیه در شان وی کرم الله وجهه تقصیر کرده و بغض و عداوت
را اراده زاده و بالا آمده بر منابر سب میکردند و باعث سب دیگران می شدند و موافقت

کہ فرزندایشان را خوارج بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ را نسبت بکفر میکردند معاذ اللہ
پس علمائے امیہ در اظہار فضائل وے بقصد رد و زجر کوشیدہ و ہر جا کہ درین باب
حدیثے یافتہ نقل کردند۔ گفت ابن عمر برادرے وار رسول خدا بیکدیگر و عقد مودت
و اخوت لبست و این بعد از پنجاہ روز از قدوم مدینہ بود کہ آمد حضرت علی کرم اللہ وجہہ
درحالیکہ اشک میریخت ہر دو چشم او ولیس گفت برادرے وادی میان یاران خود
و برادرے ندادی میان یا ہیچ یکے را پس فرمود رسول خدا تو برادر منی در دنیا و
آخرت و نیز وارد است کہ فرمود رسول خدا مَنْ لَمْ یَقُلْ عَلِیٌّ خَیْرُ النَّاسِ فَقَدْ کَفَرَ
کَذَا فِی مُخْتَصَرِ تَنْزِیْہِ الشَّرِیْعَۃِ لِلشَّیْخِ رحمہ اللہ چنانچہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
فرمودہ ؎ علی بعد محمد ز ہر کہ ہست بہ است * اگر تو مومنی پاکی نظر بغیر مدار * و نیز
گفتہ اند کہ ؎ بعد از خدا بزرگ نبی بعد ازان علی * آگاہ شد کسے نہ ازین نکتہ
جز علی * و نیز بو علی قلندر گفتہ اند ؎ ذکر علی و آل علی ہست خوش گوار * بر قلب
عارفان خدا نقش استوار * و نیز گفتہ اند ؎ ہیچکس از جز علی بہرہ عرفان نیافت
ہر کہ توسل گرفت حکمت لقمان بیافت * راہ ہمین است یار گر تو بدانی بحق۔ ہر کہ بدین
راہ رفت روضہ رضوان بیافت۔ و سند المحدثین عبد الحق دہلوی نور اللہ
مرقدہ در قصاید خود ذکر کردہ اند ؎ و بعد نبی عالم اسرار غیب
غیر علی ہیچ یکے را مگو۔ حب علی ہر کہ ندارد بدل۔ گرچہ مصلی است
مسلمان مگو۔ یہہ ہتی بعینہا عبارت مولوی محمد سالم صاحب کی کتاب
کی اور فاضل عارف شیخ ابو بکر التاشبادی کہتاہے۔ گر منزل افلاک شود
منزل تو۔ وز کوثر اگر سرشتہ گردد گل تو۔ چون مہر علی نباشد اندر دل تو

مسکین تو ہو رنجہائے بے حاصل تو ۔ اے عزیز یہ مضمون سراسر موافق احادیث
فریقین اور فرمودہ رب خالقین کے ہے تفصیل اس کی آیتہ مودۃ فی القربیٰ مین بہ
تشریح مذکور ہے شاعر ہند بھی مناسب اسی محل کے خوب کہتا ہے ۔ بے حب اہلبیت
عبادت حرام ہے ۔ زاہد تیری نماز کو میرا اسلام ہے ۔ بالجملہ مقام غور سے
منصف خبیر دیکھے یہ اہلبیت طاہرین وہ ہین جو خدا تعالےٰ کے طاہر کیئے ہوئے
ہین اور فریقین کے بیان سے واضح ہے کہ انکے حق مین ایک آیت بلکہ ایک کلمہ تک
عتاب کا کبھی نہین نازل ہوا برخلاف اور لوگونکے یہانتک کہ امہات معظمہ مومنین تک
کے حق مین آیات عتاب دیکھ لین تو انکی فضیلت طہارت مین شامل کرنا ان کا
انکی کسر شان صاف اور حق تلفی ظاہر ہے اے عزیز ایمان کا وجود انھین پر منحصر ہے
قرآن کے برابر انھین کے حق مین پیغمبر صاف فرماتے ہین انکا منکر کہ حدیث ثقلین
مین تشریح ہے خدا کا منکر انکا مخالف انکا منکر خدا کا مخالف غرض انکی تطہیر کا خدا
وعدہ کرتا ہے تو انھین پاک صاف طیب طاہر جاننا چاہئے اور اس فضیلت عطائے
ایزدی اور موعود باری مین ان کے غیر کو ہوائے نفسانی سے شامل کرنا صاف
حق تلفی اور کسر شان ان کی ہے یعنی انکو مساوی کردینا ہے انکے کم رتبہ والون سے
یعنی صاف انکا رتبہ گھٹا دینا ہے اور احادیث کثیرہ متواترہ مرقومہ صدر وغیرہا مؤلفہ
فریقین سے دیکھ لے کہ انکا حق تلفی کرنیوالا خدا اور رسول کا دشمن اور خدا و
رسول اسکے دشمن اور مستحق جہنم کا ہے ۔ مولوی محمد سالم بخاری حنفی نے ذیل آیت
تطہیر مین ثقات معتبرین اہل حق سے یہ ابیات لکھی ہین ۔

چہ گوئیم توصیف اہل عبا ‖ فزون است ز تحریر و تقریر ما

چگفتہ شود وصفِ شان اے پسر	کہ انوارِ حق اند بصورت بشر
گو آنہا نبودے جہان ہم نبود	نہ بودے کسے را ظہور و وجود
نبود انس و جن و نبودی ملک	نبودے زمین و نہ بودے فلک
نہ بودے زمان و نہ بودی مکان	برائے ہمین شد ہمہ در عیان

رباعی

مقبولِ الٰہ اہل بیت اند	محبوب الٰہ اہل بیت اند
نورے کہ ازان ظہور عالم	آن نور الٰہ اہل بیت اند

شیخ فرید الدین احمد نیشاپوری گفتہ - لا تعدل باھل البیت خلقا فاھل البیت ھم اھل السعادۃ فبغضھم من الانسان خسر حقیقی وحبھم عبادۃ یعنی برابر مت کر کسی مخلوق کو ساتھہ اہلبیت کے پس اہلبیت وہ اہل سعادت ہین پس عداوت انکی جو انسان کرے وہ زیان کاریِ حقیقی ہے یعنی نقصان دینی ہے اور محبت اُن کی عبادت ہے - ای عزیز جب ترجمہ اور تمام معانی بموجب مذاق اہل بواطن و معانی اور مذاق اہل ظواہر کے اور تصریح و تشریح اذہاب رجس اور تطہیر اور تاکید تطہیر اور سب نکات و لطافتِ مصرحہ صدر ظاہر ہو چکے تو منصف خبیر بدون تعصب نفسانیت کی بے شک و شایبہ ریب غور کرے کہ صاف اور صریح ظاہر ہے کہ یہ پانچون تن سب قسم کے گناہ کبیرہ اور صغیرہ اور خشم و عقاب اور غیظ و غضب اور غصہ ناحق اور نفسانی سے پاک اور مبرا ہوئے بموجب نص خدا تعالٰے کے یعنی معصوم اور پاک ہین اِن سب باتون سے اور جو کچھہ جس حالت مین ارشاد فرماوین عین صواب

اور مسئلہ کا جواب بموجب رضائے حضرت باری کے ہے اور جسکو یہ معصوم کہین وہ معصوم اور جسے
غیر معصوم کہین وہ غیر معصوم یہ جسے مقبول کہین وہ مقبول جسے یہ مردود کہین
وہ مردود مغضوب انکا مغضوب الہی اور مقبول انکا مقبول الہی نا فرمان انکا
نافرمان حق جل وعلی اور تابع فرمان انکا تابع فرمان کبریا چنانچہ اسی جگہہ سے ہے
کہ فرمایا رسول خدا نے انا اہل البیت اذہب اللہ عنا الفواحش چنانچہ اشارہ طرف
تشریح اسکے ہدایت اول مین گذرا یعنی فرمایا حضرت نے کہ ہم اہلبیت جو وہ
ہین کہ خدا تعالے نے سب بیہودہ اور بیفایدہ باتین ہم سے لیگیا اور صدور کسی
قسم کے گناہ کا یا صدور کلمہ لغو کسیطرحکا حالت غیظ وغضب مین بموجب ہوا
نفس اور غلطی نفسانی کی معاذ اللہ انسے ہووے تو فرمان خدا کہ صاف محتوی
اذہاب رجس اور تطہیر ہے اور ارشاد پیغمبر صاحب کہ متضمن اذہاب فواحش
یعنی لیجانا بیہودہ باتونکا ہے معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد خلاف واقع
ہووی نعوذ باللہ من ہذا الوساوس اے عزیز شیطان بڑا دشمن ہے انسان کا
چونکہ اعتقاد فضائل اہلبیت مصطفوی اعظم ترین ذریعہ نجات انسانی ہے تو
اسمین زیادہ تر یہ اغوا اور وسوسہ کوشش سے کرتا ہے جناب ہادی مطلق
اور حافظ حقیقی کے جناب مین رجوع اور الحاج ضرور ہے کہ آلہ العالمین بتصدق
اپنے پیارے محبوب اور اہلبیت کی رجز شیطانی اور وسوسہ نفسانی سے اپنی
حفظ اور حمایت مین سب مسلمانونکو رکھے فقیر نے اکثر علما کے اقوال دیکھے وسوسہ
شیطانی سے کبھی آدمی کو ایسا بھی خیال آتا ہے اور شیطان دہوکا دیتا ہے
کہ اس آیت سے عصمت معاذ اللہ ثابت نہین کیونکہ خدا تعالے نے قرآن مین

سب اصحاب بدر کے حق مین بہی فرماتا ہے ولکن یرید لیطہرکم ولیتم نعمتہ علیکم
لعلکم تشکرون اور ایک جگہہ فرماتا ہے ویذہب عنکم رجز الشیطان تو اگر
ایسے کامون سے عصمت ثابت ہووی تو چاہیے سارے اصحاب بدر وغیرہ اور
لوگونکو بہی معصوم کہا جاوے اور اکثر دیکھنے مین آیا کہ بعضے لوگ اس قسم کے
دہوکے کھاتے ہین اور دہوکے دیتے ہین لیکن نفس الامر مین تائید ایزدی ہے
اگر انسان لاحول پڑہے تو واضح ہوتا ہے کہ یہ دہوکا محض بی اصل اور صرف وسوسہ
شیطانی ہے ای عزیز ان آیتون کو بغیر آیات ماقبل ومابعد ان کے زبان پر لانا
مثل اسکے ہے جیسے آدمی صرف لاتقربوا الصلوٰۃ تو کہے اور وانتم سکارے کو
نوش کرجاوے۔ آیتہ تطہیر اور ان آیتون مین زمین وآسمان کا فرق اور قیاس
مع الفارق ہے محض جہالت اور سفسطہ ہے انسان دیکہہ کہ تطہیر کے معنی مین پاکی
نجاست ظاہری سے اور عیب سے اور پاکی گناہ سے تو جہان نجاست ظاہری
اور عیب کا قرینہ ہو تو وہان یہ مراد ہے جہان گناہ کا ہو تو وہان وہ مراد ہے پہلی آیت
ایک ٹکڑا ہے اس آیت کا جو درباب وضو اور غسل اور تیمم کے نازل ہوئی ہے
چنانچہ حق تعالے بعد حکم وضو اور غسل اور تیمم کے ارشاد فرماتا ہے۔ مایرید اللہ
علیکم من حرج ولکن یرید لیطہرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون یعنی خدا تعالے
ان احکام سے ارادہ تمہارے حرج کا نہین رکھتا لکن چاہتا ہے کہ تمکو پاک
وپاکیزہ کرے اور تمام کرے نعمتین اپنی تمپر کاشکے تم شکر کرو اور اس سے پہلی اسی
آیت مین غسل اور وضو اور تیمم کے احکام مین تو صاف ظاہر ہے کہ اس آیت
مین وہ طہارت مراد ہے جو وضو اور غسل اور تیمم سے بہم پہنچتی ہے نہ طہارت

گناہ ہونیسے کہ عصمت لازم آئی اور یہی اون احکام کی قرینو نسے ظاہر ہے کہ اتمام نعمت اتمام احکام دین ہے کہ ہر حکم برائے خود نعمت ہے کیونکہ مکلف اوس سے مستحق ثواب کا ہوتا ہے چنانچہ آیتہ اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی سے کہ تمام مسلمانوں کے حق مین ہے ہویدا ہے اور دوسری آیت کی حقیقت کتب تفاسیر فریقین دیکھنے سے واضح ہوتی ہے کہ بالاتفاق سفر بدر مین پانی نہین میسر آیا اور اکثر اصحاب کو نہانے کی حاجت ہوگئی اور بسبب احتیاج غسل اور شدت پیاس اور ضرورت استنجا کی بہت حیرانی ہوئی اوسوقت شیطان نے اکثرون کے دل مین وسوسہ ڈالا کہ بہت تعجب کی بات ہی کہ ہم مسلمان ہین اور پیغمبر صاحب کے ساتھ ہین اور جہاد کو جاتے ہین اور ایسی حالت مین مبتلا ہین سو حق تعالے نے اوس حالت مین نزول باران رحمت کو حکم فرمایا اور سب سیراب ہوئے اور غسل کیا اور وسوسۂ شیطانی رفع ہوا تب خدا تعالے نے آیت نازل کی وینزل من السماء ماء لیطہرکم بہ ویذہب عنکم رجز الشیطان یعنی خدا تعالیٰ نازل کرتا ہے تمپر آسمان سے پانی تاکہ پاک کرے تمکو ساتھہ اوس پانی کے اور لیجاوے تمسے وسوسہ شیطان کو پس ظاہر ہے کہ یہان طہارت نجاست بول وغایت اور جنابت سے صاف مراد ہے کیونکہ صاف پانی کا نام خدا تعالے نے لیدیا ہی اور پانی سے پاک کرنا معنی عصمت کی نہین دیتا اور اذہاب وسوسہ جو کہ وہان پانی کے نہونے سے اوسوقت عارض ہوا تھا اذہاب عموم گناہ و عیوب نہین وہ وہی وسوسہ تھا جو پانی نہ میسر ہونے سے آگیا تھا۔ پانی میسر ہوگیا وسوسہ رفع ہوگیا۔ اس آیت مین بھی صرف یذہب عنکم رجز الشیطان کو بغیر جملہ سابق کے زبان پر لانا بمنزلہ اسی کے ہی کہ لاتقربوا الصلوٰۃ کہنا اور وانتم سکارےٰ

کو کہا جانا اے عزیز آیت تطہیر مین غور کر کہ اذہاب رجس بہی کن معنون مین ہے اور
تطہیر بہی کن معنون مین اور پھر تطہیر کی تاکید کس طرح پر ہے چنانچہ اوپر بہی ذکر
ہوا اور آگی بہی انشاء اللہ ظاہر ہوتا ہے اور آیات مذکور الصدر کی اور اس قسم کے
وہمو کو محض وساوس شیطانی سے ہین اے عزیز غور کر بہ بین تفاوت رہ از کجا ست
تا بکجا آیت تطہیر مین اذہاب رجس اول مذکور ہے اور بعد اسکے لفظ یطہر اور بعد اسکو
پھر تطہیر اور پھر تفسیر کرنا پیغمبر صاحب کا ساتھہ اذہاب فواحش کے اور پھر علاوہ
ان سب باتون کے اور آیات و احادیث متفق علیہا فریقین کے وجہ خاص ان
اہلبیت کے لئے ہین کب کسیکو نصیب ہین بالجملہ صاحب بصیرت اور منصف صفا طینت
پر ان سب مراتب مفسرہ و مصرحہ سے ہویدا ہے کہ ان پانچون نوری جسمون سے
حق تعالے نے ہر طرح کی برائی کیا ظاہری کیا باطنی سب قسم کی مذموم باتین معصیت
کی اور غصہ اور سختی اور تندی اور تیزی نفسانیت کی غرض گناہ صغیرہ کبیرہ عمداً اور
سہواً وغیرہ سب بری باتین لے لین یہی انکا غضب و غصہ بحسب ظاہر بسبب
لحوق و عروض جسمیت ظاہری کے اگر اہل ظاہر کو تغیر اور تبدیل رنگ اور وضع گفتگو
سے کسی بات مین ظاہر ہوتا بہی تہا تو وہ بحیثیت نفسانیت نہین تہا بلکہ او سے
غصہ اور غضب الہی جاننا چاہیے چنانچہ احادیث متواترہ یغضب اللہ لغضب فاطمہؑ
یعنی غضب ہوتا ہے خدا تعالے کے ساتھہ غضب فاطمہؑ کے اور حدیث من اغضبنی فقد
اغضب اللہ اور یا علیؑ حربک حربی اور انا و علیؑ من نور واحد اور الحسنؑ و الحسینؑ نوران
من نور رب العالمین وغیرہا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مدارج النبوت شیخ
عبد الحق دہلوی اور مصابیح اور مشرف النبوۃ اور مسند احمد حنبل وغیرہا مین کہ جو

سب کتب سنت جماعت کی جہان کی ہین اور کتب شیعہ مین بھی بالاتفاق موجود ہین بہت تفصیل و تشریح
سے اپنی جگہہ مرقوم ہین تفصیل اسی اجمال کی ہے ای عزیز قرآن مجمل ہے اور قول رسول اور اہلبیت
اُن کی کا اُسکا مفسر اور مفصل ہے ارشاد اِن بزرگونکا عین معانی قرآن ہے تفسیر آیہ
فاسئلوا اہل الذکر مین مفسرین فریقین کے ہان سے واضح ہے کہ اہل ذکر اہلبیت ہین اور
فی الحقیقت اگر خدا تعالے ہر قسم کی معصیت اور خشم و عقاب انسے لیجاتا تو کیونکہ اُن کا
غضب عین غضب الٰہی ہوتا ای عزیز دیکھہ لغضب اللہ لغضب الفاطمہؑ مین غضب مقید
کسی وقت کا نہین معلوم ہوتا ہے اگر معاذ اللہ کبھی غضب انکا خطائے بشریت سے
غیر حق ہوتا یعنی انسے عمداً یا سہواً خطا ممکن الصدور ہوتے تو ظاہر ہے کہ کیونکر
پیغمبرؐ صاحب ایسا کلمہ فرماتے اور معاذ اللہ انکی غضب ناحق سے کیونکر خدا غضب
ہوتا اسی جگہہ سے واضح ہے کہ مومن راسخ الاعتقاد تابعِ فرمان خدا و رسول کو کبھی
نہین چاہئے کہ انکی غصہ اور غضب کو نفسانیت اور حیثیت بشریت سے خیال کرے بلکہ
معاذ اللہ ایسے خیال سے صاف اتباع حکم خدا و رسول سے باہر ہو جاتا ہے معاذ اللہ
جسپہ یہ غضب ہون اگرچہ بظاہر بعید و بے انتہا محاسن ظاہری اور زہد اور پرہیزگاری
ظاہری رکہتا ہو لیکن بموجب حکم خدا و رسول وہ مغضوب الٰہی ہے دل سے اس سے
بیزاری واجب اور لازم ہے اور دعا کرنی چاہیے کہ خدا محفوظ رکھے اپنے اور اپنے رسول
اور آل رسول کی غضب سے آمین رب العالمین فقیر نے دیکھا ہے بعضے علمائے ظواہر
سنت جماعت کو کہ وہ مقابلہ مین علمائے شیعہ کے غضب جناب سیدۂ دو جہان کو
غضب نفسانی بشریت معاذ اللہ تعبیر کرتے ہین بلکہ بعضی کتابون مین بطریق رد و
کد دیکھا گیا اے عزیز فقیر کو اس تنازع سنی اور شیعہ اور منازعت لفظی تعصب سے

کچھہ غرض نہین غرض فقیر کی صرف ہدایت ہی خالصتہ للہ منصف کو لازم ہے غور کرے
کہ اہلبیت کی فضیلت کیسکے جاننے سے اور صراط مستقیم اختیار کرنے سے فقیر کو کوئی عناد
دنیاوی کسیطرحکا نہین متصور ہان جو فقیر کی التماس تصریح اور تفصیل سے کہ بو شناسہم
نفسانیت کرتا ہے اگر کسی بنی نوع انسانکو کہ اشرف مخلوق خالق عالم ہے راہ ہدایت
اور اعتقاد درست باعث ذریعہ نجات اخروی اُسکا ملگیا تو امید ہے کہ فقیر بھی روبرو
حبیب و محبوب پروردگار عالم کے سرخرو ہووے ہر بشر کو لازم ہے کہ بغیر رسم و تلقین
اسلاف کے اصل حقیقت اور ماہیت پر غور کرے جو بات سنی و شیعہ فریقین کی ماننے
ہویدا ہی پھر خواہ عالم یا جاہل کوئی کسی فرقہ کا مان باپ یا بھائی یا جورو یا خصم غرض کوئی
خویش و اقربا خلاف اسکے کہے یا بُرا مانے اُسے ناچیز محض سمجھے شفاعت حشر کو
پیغمبر اور انکی ان اہلبیت نوری اجسام پر منحصر ہے وہان کوئی عالم غیر عالم کنبہ قبیلہ
کام نہین آیگا غور کیا چاہیے سنی و شیعہ سبکے ماننے جب واضح ہی یغضب اللہ
لغضب الفاطمہ پھر کیونکر کوئی مسلمان غضب فاطمہ کو غضب نفسانی مثل اور بشرونکے
خیال کر سکتا ہے مگر یہ کہ درحقیقت منکر ہو خدا اور رسول کا اور حقیقت مین وہ
خود دشمن ہے جناب سیدہ دوجہان کا کیونکہ سوا دشمن کے کسے اور کے مُنہہ سے
ایسا کلمہ نکل نہین سکتا ہان دشمن شدت اور غلبہ غیظ و غضب مین ایسا کلمہ
کفر کا بھی کہہ سکتا ہے غرض جب یہ ہر قسم کی برائی اور عصیان و گناہ نفسانی سے
بری اور پاک طاہر ہوئے تو یہی معنی ہین عصمت کے ۔ اے عزیزا نہین معصوم
طیب طاہر جاننا چاہیے یعنی جیسے کہ بچہ ماکی پیٹ سے پیدا ہوتا ہے اور جمیع گناہ
صغیرہ و کبیرہ سے پاک اور بری ہوتا ہے وہی حال ہے ان پانچون نوری جسمونکا

کیونکہ جب ذات واجب الوجود ان کے اذہاب رجس اور تطہیر پر مستقیم ہوا تو پھر
توہم ایقاع صدور گناہ صغیرہ و کبیرہ خواہ عمداً خواہ سہواً یعنی چہ بلکہ انسان کو
ایسا خیال وسوسہ شیطانی کفرستان مین پہنچاتا ہے کبھی شر شیطان سے
بعض بنی نوع انسانکو یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ معاذ اللہ اس آیتہ سے افادہ عصمت
اصلا نہین اور شیطان اپنے استحکام وسوسہ کے لیے انسان کو یہ خطرہ ڈالتا ہے
کہ اگر خدا تعالے کو عصمت منظور ہوتی تو بہ صیغہ ماضی فرماتا یعنی یون فرماتا واذہب
عنکم الرجس وطہرکم تطہیرا۔ اور آیہ مذکور مین خدائے تعالیٰ بہ صیغہ مضارع فرماتا ہے یعنی
بہ صیغہ یذہب اور یطہر۔ اے عزیز خدا محفوظ رکھے وساوس شیطانی اور شامت نفس سے
اگر انسانکو تائید ازلی سے ہدایتہ نصیب مین ہے تو غور کر سکتا ہے کہ یہ وسوسہ
محض سفسطہ ہے کیا پوچ لچر خطرہ ہے اس مبتلائے اغوائے شیطانیکا کسواسطے کہ
عقیل و خبیر تھوڑا سا پڑھا لکھا آدمی بھی ادنیٰ غور و تامل سے جان بوجھ سکتا ہے
کہ ارادہ جو زمان ماضی مین بہم پہنچا ہو جبکہ اظہار تھا اور استمرار اسکا زمانہ حال و
استقبال مین منظور ہوتا ہے تو اسے بہ صیغہ مضارع لاتے ہین چنانچہ اگر کوئی شخص
مثلاً اکیس برس سے ارادہ کسی بات کا رکھتا ہو تو عربی مین کہتا ہے کہ ارید اور
فارسی مین کہتا ہے کہ ارادہ دارم اور ہندی مین کہتا ہے کہ ارادہ رکھتا ہون
اور اسیطرح سے جب کہ افادہ تجدد اور دوام کا مراد و مقصود مین مطلوب ہوتا ہے
تو اسکو بھی بہ صیغہ مضارع استعمال کرتے ہین مثلاً قول حق تعالیٰ جل جلالہ۔ انما یرید
الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء و یرید الشیطان ان یضلہم اور
سوا اسکے بہتیری ایسی مثالین لاتعد ولاتحصے مین پر ظاہر ہے کہ ارادہ شیطان کا

واقع کرنیمین بغض اور عداوت کی اور گمراہ کرنیکی ابتدا سے ہی لیکن اس ارشاد کیواسطے
اظہار اور استمرار اس ارادہ کی اور واسطے فائدہ دینے اس بات کی کہ ارادہ اوسکا اسطرح
کا ہی کہ مجدداً ایقاع عداوت اور ضلال کرتا ہوے ارادہ اور مراد اُسکے دونوبہ صیغہ
مضارع استعمال فرمائی اے عزیز غور کر تو صاف واضح ہے کہ یہان نکتہ ازبس لطیف
ہے ازبسکہ بلکہ عصیان جب تک کہ موجود ہے صدور معاصی ہر صورت انسانی
سے ممکن معلوم ہوتا ہی اسیواسطے واسطے اظہار امتناع اسکے آیہ کریمہ تطہیر مین حق
جل علٰے نے ارادہ اور مراد دونو بصیغہ مضارع استعمال فرمائے تاکہ دلالت اوپر تجدد
اور دوام کے کرے یعنی ای اہلبیت جسوقت کوئی رجس چاہے کہ تم تک پہنچے حق تعٰ
مجدداً اذہاب مین اُسکے ارادہ رکہتا ہے اور رکہیگا اور پاکیزہ رکہتا ہے اور رکہیگا
پاکیزہ رکہنا اور بالاتفاق ملکہ عصیان معصوم سے معدوم نہین کہ انتفا اُسکا موجب
انتفا ترتیب خبر اکا ہو ہر عاقل لطافت مین ان معنونکی غور کرے تو کیفیت اُٹھا
سکتا ہی کہ آیہ تطہیر اس طرح دلالت اوپر افادہ معنی عصمت کے رکہتا ہے کہ بہتر اس سے
کوئی معنی نہین اطفال میزان خوان تک جانتے ہین کہ صیغہ مضارع حال اور استقبال
دونو کیواسطے بہی ہے کبہی شر شیطان سے ایسا وسوسہ بعض انسان کو ہوتا ہی
کہ خیر بعد نزول اس آیت کے یہ سب باتین درست لیکن قبل از ورود اس آیتہ
کے وقت تولد سے تا حین نزول آیہ مذکور معاذ اللہ صدور گناہ انسے ہوا ہو اور
معاذ اللہ وسوسہ شیطانی سے ایسا خدشہ ایسے انسان ڈالتے ہین کہ توبہ توبہ اگر پہلے
سے بہی یہ نورانی جسم طاہر اور پاک سب طرحکی رجس سے ہوتی تو معاذ اللہ فرمان
حضرت سبحان کیہہ معنی نرکہے کیونکہ پاک کو کوئی نہین کہتا کہ مین چاہتا ہون کہ پاک

کرون اے عزیز یہ خدشہ بہی محض وسوسہ شیطانی سے ہی خبردار ہو شیار ہو شان رسول
وآل رسول وہ شان ہے کہ ایک ذرا اسوء عقیدگی سے انکی جناب مین آدمی کا۔
مطلق ٹہکانا نہین نرا کافر ہو جاتا ہے اوّل تو جاننا چاہیئے کہ جب ارادہ ماضی بانیکا
یعنی قدیمی ارادہ بصیغہ مضارع لاتے ہین تو یہ وسوسہ بہی مردود ہے دوسرے
جاننا چاہیئے کہ صرف اور اذہاب کا جیساکہ ازالہ امر موجود مین استعمال کرتے ہین
ایسا ہی منع طریان مین بہی استعمال کرتے ہین جیسے کہ قول عرب مین کہتے ہین
صرف اللہ عنک کل سوء یعنی پہیر دیوے خدا تعالیٰ تجہسے ہر بدی کو۔ اور اذہب اللہ
عنک کل محذور یعنی لیجاوے تجہسے خدا ہر محذور کو تو مقصود اس دعا مین یہی ہوتا ہے
کہ اللہ تعالےٰ کوئی بدی اور کوئی محذور تجہی نہ پہنچاوے کسواسطے کہ اس دعا
کو خاص واسطے صاحب سوء اور محذور کے مخصص نہین کیا ہے یعنی جو کہ بدی
اور محذور مین مبتلا ہین اسکو بہی یہ دعا کہتے ہین اور جو کہ مبتلا نہین ہین اُن کے
لئے بہی کہتے ہین اوپر ظاہر ہے کہ مفسرین اور محدثین فریقین خاصتہً فخر رازی
اور امام زاہدی وغیرہ جیسے ذی علم وذی رتبہ مشہور مفسر سنت جماعت کے
اور تمام مفسرین شیعہ کے لکہتے ہین کہ مراد رجس سے جمیع گناہ ہین تو ظاہر ہے
کہ اذہاب رجس یہان منع طریان مین مستعمل ہے تو معنی تطہیر طاہر رکہنے کے
ہین یعنی خدا تعالیٰ ارادہ رکہتا ہے کہ طاہر رکہے تم کو طاہر رکہنا چنانچہ فقیر نے ابتدا
ترجمہ مین بسط وتفصیل سے لکہا ہے اور گواہی اسکی خود پیغمبر صاحب کی زبان
مبارک کی دعا ہے جو جامع الاصول مین بیچ حرف دال کے لکہی ہوئی ہے اور
یہ کتاب بہت معتمد سنت جماعت کے ہان کی ہے وہ یہ ہے کہ آپ دعا کرتے تہے

اللهم طهرنی من الذنوب یعنی اے بارخدایا طاہر رکہہ تو مجھکو گناہون سے۔ اے
عزیز اگر کوئی مبتلائے اغوائے شیطان دہوکا دیوے تو اُسکو یہ دعا خاص زبان
مبارک کی جو بعد مشرف ہونے خلعت پیغمبری کی بارگاہ حضرت باری مین از
راہ عجز و نیاز کے اکثر کرتے تہے پڑہکر سُناویے پر ظاہر ہے کہ پیغمبر صاحب بعد مشرف
ہونے پیغمبری کے تو اُس مبتلائے اغوائے شیطانی کے نزدیک بہی معصوم تہے
جو قبل بعثت پیغمبری اغوائے شیطان سے اپنی طیب طاہر پیغمبر کو معصوم
نہ سمجہے اب وہ غور کرے کہ پیغمبر صاحب جبکہ حالت پیغمبری مین طاہر تہے تو اِس
دعا کی کیا معنی ہونگی اُس مبتلائے وسوسہ اور غضب الہی کے عقیدہ مین ارشاد
پیغمبر صاحب کو ایسی حالت مین کیا تصور کیا چاہئے بموجب اسکے قول کے تو پاکیزہ
کو نہین چاہئے کہنا کہ الٰہی مجہے پاک کر۔ اے عزیز دیکہہ لے تو معنے یہان بہی یہی ہین
کہ یا رخدایا پاک رکہہ تو مجہے گناہون سے یعنی پاک تو کیا ہے تو نے ہمیشہ پاک رکہہ
اسیطرح جیسے خدا تعالی کے ارشاد مین مراد ہے کہ اہلبیت کو جمیع گناہون سے ابتدا ہی
سے پاک کیا ہے اور آیندہ بہی پاک رکہے گا اور دعا کرنے پیغمبر صاحب کے واسطے
اظہار عجز و انکسار عبدیت اور تعلیم تہذیب اخلاق امت کی ہے چنانچہ اکثر
دعائین اہل بیت کی اِس اِس مضمونِ عجز و انکسار کی ہین کہ انسانکی رونگٹے کہڑے
ہو جاوین۔ اے عزیز اِس قسم کی مضامین محض واسطے اظہار عجز و انکسار لوازمہ
عبدیتہ کی جناب معبود حقیقی ہین اور واسطے عبرت اپنی امتی اور پیرودن کے اور
انکی تعلیم کے لئے ہین ورنہ وہ نوری جسم طاہر ہے آیات قرآنی اور خود اُن کے
احادیث سے کہ سب قسم کی گناہون سے پاک اور مبرا ہین جیسے کہ اوپر تفصیل سے

لکھا گیا صدق اللہ وصدق رسولہ بالجملہ یہ پاک اور طاہر ہین وقتِ تولد سے وقت
وفات تک غور کرکہ سنی شیعہ سب کی ہانسے واضح ہو چکا کہ اجماع ہے تمام اہلبیتؑ
اور بنی ہاشم کا اور امہات مومنین اور اصحاب رسول امین کی مرویات سے بہی
واضح ہو چکا کہ یہ آیتہ پانچوں نوری جسموں کے حق مین ہے جن مین خود پیغمبرؐ
صاحب بہی شامل ہین اب اگر معاذ اللہ ایسا خیال کیا جاوے کہ قبل از ورود
آیتہ یہ جناب معصوم نہین تہے تو دیکہہ ہوشیار رہو ایسا خیال کرنیوالا ہرگز دائرہ
ایمان مین داخل نہین رہ سکتا غور کرکہ پیغمبر بہیجا ہوا خدا تعہ کا ایمان انسانکو
تب نصیب ہے جب پیغمبر کو دلسے سچا پیغامبر جانلے یعنی پیغمبرؐ صاحب جس حالت
مین جسطرحکا حکم لاوے اور فرماوے خواہ اسکو نفس بمقتضائے بشریت کے قبول
کرے یا نکرے فرمان پیغمبرؐ صاحب کو عین فرمانِ خدا واجب الاطاعت سمجہے
اے عزیز دیکہہ تفسیر آیتہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول مین کہ اطاعت رسول کو
کسی وقت کا مقید خدا تعہ نہین فرماتا اگر معاذ اللہ معاذ اللہ پیغمبر تا قبل از ورود
آیہ معصوم نہ تصور کئے جاوین تو غیر معصوم کے اطاعت مثل اطاعت اپنے کے
خدا تعہ کیونکر ارشاد فرماتا معاذ اللہ معاذ اللہ پہر ہم مین اور تم مین اور پیغمبرؐ
صاحب مین کیا فرق رہتا۔ یہ بات تمام کتب تفاسیر و تواریخ واحادیث سب
فرقوں مسلمانوں سے ہویدا ہے کہ پیغمبرؐ صاحب چالیس برسکے عمر مین مامور اظہار
بعثت دعوت و نبوت اور محکوم انذار ہوئے اور تیرہوین سال مین بعد اسکے
مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ مین یہ آیہ نازل ہوئی تو بفرض و
تقدیر معتقد وساوس اور مبتلائے شر شیطانی کے اگر قبل از ورود آیہ معاذ اللہ

پیغمبر صاحب کو مصدر عصیان صغیرہ وکبیرہ عمداً یا سہواً کوئی لبشر غیر شیطان
سے تصور کرے تو ظاہر ہے کہ اتنے دنون تک باوصف مبعوث بنوت
اور واجب الاطاعت ہونے پیغمبر صاحب کے قول اور فعل پیغمبر صاحب کا
قابل اعتماد و اتباع نرہے اعوذ باللہ من ہذا لوساوس کسواسطے کہ جب قول
انکا جایز الخطا ہوا تو کیا معلوم ہے کونسا قول نفسانیت سے ہے اور کونسا بموجب
حکم خدا تعالے کے کونسا خطا ہے کونسا صواب پر ظاہر ہے کہ کسی پیغمبر کی امت مین
سے کوئی شخص ایسا نہوگا جو اپنی مانی ہوئے پیغمبر کو معاذ اللہ کبھی دروغ گو بھی
تصور کرسکے یا کسی طرحکا عیب لگاوے الا مبتلائے وسوسہ شیطان ہو ایسے
نا ہنجار لوگونکو ہرگز قطار مین اہل ایمان کی شمار کرنا نہین چاہیئے اے عزیز طالب
ایمان کو لازم ہے کہ قول اقوال اس قسم کے مبتلائے وساوس شیطانی کے
جب سنے یا دیکھے تو قایل اسکا کیسا ہی ظاہر العلم عالم فاضل ذی رتبہ دیکھلائی
دیوے اور کیسا ہی شیخ یا شاہ مشہور ہو تب بھی اصلا و مطلقا اعتماد اُس کا
نہ کرے اُسی شیخ بجدی جانے اور لازم ہے کہ لاحول پڑہے کتب تفاسیر اور احادیث
مرویہ اہلبیتؑ و اصحاب شیعہ سنی سبکے ہانسے بالاتفاق ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب
اور اونکی اہلبیتؑ نوری جسم مہد سے لحد تک معصوم تھے صرف ایک فرقہ کا
کوئی ملا مولوی اگر ایکبات کہے اور وہ مخالف ہو عقل و نقل یعنی قرآن و احادیث کے
تو اسپر ہرگز اعتماد و اعتقاد نہین چاہیئے حدیث کا مقدمہ بہت نازک ہے ہزارہا
احادیث بنی امیہ کی حکومت مین وضع ہو گئی ہین اور ہزارہا احادیث مین
خلط ملط نسخ مسخ ہو گیا ہے قربان جائے اپنے پیارے پیغمبر کے اسی لئے وہ تدارک

ان حرکات کا پہلے ہی سے فرما گئے یہ بہی معجزہ ہے پیغمبر صاحب کا فریقین کے ہان سے و اضح ہی
کہ فرمایا آپ نے کہ جسوقت کوئی حدیث تم سنو تو اسے رد کرو طرف قرآن کی یعنی رجوع
کرو اور تطبیق دو قرآن سے موافق ہے تو جانو کہ میرا فرمودہ ہے اور نہین تو جانو کہ
جہوٹ ہے اور قرآن مین موجود ہے خدا تعالے فرماتا ہے فان تنازعتم فی شئی فردوہ
الی اللہ و الرسول ان کنتم تومنون باللہ و الیوم الاخر ذلک خیر و احسن تاویلا یعنی اگر
منازعت واقع ہو تم مین بیچ کسی چیز کے امور دین و دنیا کی پس پہیر دو تم اسکو طرف خدا
و رسول کے اگر تم ہو ایمان لانیوالے ساتہ خدا اور روز قیامت کے یہ بات بہتر ہے
اور نیک زیادہ از راہ تاویل یعنی عاقبت اور انجام کو اے عزیز جو حدیث خلاف قرآن
اور احادیث متفق علیہا ہو اوسے قرآن اور احادیث متفق علیہا سے تطبیق ضرور ہی
اے عزیز اس جگہہ سے بہی ظاہر ہے کہ فرمودہ رسول مقبول عین فرمودہ حضرت باری تعالے
ہے۔ اے عزیز یاد رہے کہ فقیر وہ حدیث اور وہ روایت لکہتا ہے جو فریقین کے
ہان باتفاق موجود ہے مین نے کتب احادیث شیعہ مین کہ اُن کے ہان یعنی احادیث
موثقہ مین سند توثیق اُن کے اہلبیت طاہرین رسول مقبول سے ہی جو حدیث دیکہی
اور اسکو متروک العمل اور برخلاف پایا رسم و رواج سنت جماعت سے تو مینے بہت
کوشش کی اسکی تلاش مین بیچ کتب سنت جماعت کے بعد سعی اور کوشش کے
یہ بات مین نے اختیار کی کہ جو حدیث کہ شیعہ کی کتاب مین پائی خواہ بعینہ خواہ قریب
اور موافق اسکے جو مضمون سنت جماعت کی کتب احادیث و تفسیر مین
پایا تو ساتہہ حوالہ لفظ متفق علیہا اور پہر بہی بحوالہ نام کتاب کے لکہا اور یہی نیت
تہی جو ایک ہی فرقہ کی ہان ہے اُسے نہ لکہتا لیکن اے عزیز مین نے فضائل رسول

دا اہلبیت رسول مین بہی عجب معجزہ دیکہا باوصفیکہ دونو فرقون کی کتابون سے ہویدا ہی
کہ بنی امیہ خصوص یزید کے باپ کے وقت مین اہلبیت کے فضائل کے مٹنے مین
اور برخلاف انکی وضع احادیث مین بہت کوشش ہوئی لیکن یہ ایک ذرہ اسا
نمونہ ہے دلائل فضائل سے ان افضلان اشرف المخلوقات خالق ارض و
سموات کے کہ انکی فضائل مین کوئی مضمون حدیث نہین دیکہا جو فریقین کے
ہان نہو اگرچہ رسم و رواج اکثر سنت جماعت مین خلاف اسکے دیکہا جاتا ہے
بلکہ کتب عقائد مین انکی صاف خلاف احادیث موجودہ ان کی کتب کی پایا جاتا ہے
اے عزیز فقیر کو اصلا و مطلقا غرض مناظرہ اور تعصب مذہبی سے نہین یہ مقولہ فقیر کا
صرف بیان واقع بغیر لاگ لپیٹ کے بے قصد تعریض وکنایہ کے جان بلکہ
فقیر بمجوائے مضمون مقال شاعر شیراز علیہ الرحمہ خواہی سپید جامہ و خواہی
سیاہ پوش + تعرض لقب سے کچہہ غرض نہین رکہتا یہ جو حوالہ کتب مین بہ تعبیر قید و
تصریح القاب شیعہ اور سنی عرض کیا کرتا ہے یہ محض نظر بر شہرت ان دونو
فرقون کے اور صفرا شکنی علمائے ظاہری کے ہے کہ وہ خاص حوالہ سے اپنی علماء
کے کتابون کے سرنگون ہوسکتی ہین اور چون وچرا نہین کرسکتی اے عزیز فقیر کو
خالصۃً للہ صرف ہدایت عام مقصود ہے اے عزیز یاد رہے کہ مرید کو لازم ہے کہ
بجان ودل پیرو ہو اپنی پیر کا طالب ایمان غور کرے کہ پیغمبر صاحب اور اہلبیت
انکی سب اہل اسلام کے پیر اور پیر زادہ ہین کتب سیر اور حدیث سے ظاہر ہے
کہ ہدایت کرنے مین کسقدر صرف ہمت تہی انکو باوجودیکہ لوگ انکو اذیت پہنچاتی
تہے اور کس کس طرح کی تکلیفین دیتے تہے لیکن وہ خیرخواہی مین ان نادان اور

ناواقفون کے باوصف اپنی تکلیف اٹھانیکے کوتاہی نہین کرتے تھے اے عزیز
عقلاً بھی دیکھہ لی کہ خالصۃً للہ وہی امر ہے جسمین اپنا کوئی فائدہ دنیاوی نہو
اے عزیز جو جامہ کہ اُن کو خدا تعالے نے عطا کیا تہا وہ کیا جان ہے کسی کی کہ
مثل ایک سر تار اسکی کام مین لاسکے لیکن مرید اور پیرو کو واجب اور لازم ہے کہ
حتی الوسع اپنے پیر کی پیروی مین کوشش رکھے اور مضمون ہذا آیت مشعون
لایخافون لومۃ لائم کو ہمیشہ پیش نظر رکھے خوشنودی خدا اور رسول کو ہر وقت اور ہر لحمہ
سب باتون پر مقدم رکھنا چاہیئے فقیر نے اختیار عقیدہ باپ دادا بھائی بند
کنبہ قبیلہ کی عقاید دیکھہ کر نہین کیا اور قرآن اور احادیث سے بھی یہی ظاہر
ہے کہ اختیار عقاید بفحوای انا وجدنا اباءنا کہ یہ مقولہ کفار کا تہا نہین کرنا چاہیئے بلکہ
جو کچھہ پیغمبر صاحب پروردگار عالم کے ہانسے لائے ہین اور انہون نے اور اُن کی
اہلبیت نے کیا اور فرمایا اُسپر عمل کرنا چاہیئے اور اُن عقاید کو دل مین مستقیم کرنا چاہیئے
اس مین ماں باپ خویش اقربا برا مانین یا چھوٹ جاوین تو پروا کرنی نہین
چاہیئے اے عزیز یہ مقام بہت نازک ہے کتب سیر اور تواریخ دیکھنے سے بشرطیکہ
انسان عقل اور ادراک صحیح رکھتا ہو تو کیفیت اٹھا سکتا ہے فقیر نے اکثر فرقون
کی کتابین دیکھین کتب تاریخ سے عجب عجب طرح کی حال ظاہر ہین فقیر کو ابتدائے
حال سے تحقیق کی طرف بہت نظر رہی اکثر علماء فریقین اور بیشتر فقرا اسی بنظر
اسی غایت اور غرض کی ملاقات کی استفادہ علوم رسمی و ظاہری بھی شیعہ سنی
دونو فرقہ کے عالمون سے کیا علماء کو بیشتر مبتلائے نفسانیت پایا ہان فریقین مین
حسن عالم کو فقیر کے صحبت کا کچھہ چسکا لگا ہوا پایا اسمین کچھہ کیفیت پائی ورنہ ناگفتہ

ہی خوب جو غور کیا تو واضح ہے کہ علمانے مختلف حیثیات نفسانی سے کہ تفصیل
مین اسکے وقت صرف کرنا فقیر محض تضیع اوقات اور خلاف مقصود مانحن فیہ جانتا ہے
عجب طرحکی افراط تفریط کر ڈالی ہے اگر تفصیل اور تصریح اس قسم کے امورات کی
اس جگہہ لکہی جاتی ہے تو مقدمہ طول کو پہنچتا ہے اور اصل مقصود بیانِ فضائل فوت
ہوتا ہے اس مقدمہ مین رسالہ ہدایت العوام مین فقیر نے کچہہ تفصیل سے لکہا ہے
جس کسیکو دیکہنا منظور ہو تو اسمین دیکہے اور اضیار لقب مین ہدایت فضیلت
اتباع و دوستداران اہلبیت مین انشاء اللہ لکہا جاویگا۔ کتب عقاید اور تفاسیر
واحادیث فرقہ شیعہ مین بالاتفاق پایا گیا اور عند المذاکرہ بعض شیعہ صاحبون سے
جو سنا ہی گیا تو واضح ہوا کہ یہ البتہ پیغمبرؐ کو اور اونکی اہلبیتؑ کو بے شک و شبہہ
وقتِ تولد سے وقت وفات و شہادت تک معصوم جانتے ہین اور کسی طرحکا
سہو اور خطا عمداً یا سہواً کبہی کسیطرح کسی حالت مین ان سے نسبت نہین دیتے
کتب عقاید سنت جماعت مین جو دیکہا گیا اور عند التحقیق علمار سے بہی کہ بعضو نسے
خاص فقیر نسبت تلمذ رکہتا ہے سنا گیا تو واضح ہوا کہ انکے ہان صرف پیغمبرؐ کو
بعد مبعوث ہونے کے پیغمبری پر معصوم جانتے ہین سو بہی قصداً گناہ سے اور اہلبیتؑ
رسولؐ کو اصلاً معصوم نہین جانتے مگر بعضے محفوظ لکہتے ہین چنانچہ کتب احادیث
مثل صحاح الستہ سے سنت جماعت کی بعضی حدیثو نسے ہویدا ہے کہ بعد پیغمبری بہی
پیغمبرؐ صاحب سے سہواً معاذ اللہ خطائین صادر ہوئین اور نماز مین سہو واقع ہوا
نماز قضا ہوئے بسبب سو جانے کے جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے لیکن
انکے ہان ہی اچھے وہ ہی علمار جو حقیقت آگاہ اور فقر کا چپکار کہتے ہین جنکی طرف فقیر نے

اوپر اشارہ کیا البتہ اُن کے اقوال سے ہویدا ہے کہ عقیدہ اونکا درباب عصمت مثل عقیدہ شیعون کے واضح ہے یعنی وہ پیغمبر صاحب اور اُنکی اہلبیت کو ہمیشہ صغائر و کبائر سے عمداً سہواً مہد سے لحد تک معصوم جانتے ہین۔ بعضے فی زماننا بہی جن سے خاص فقیر سے اتحاد و بے تکلفی کی ملاقات رہی ہویدا ہوا کہ اگرچہ ظاہر مین لقب اور عقیدہ اونکا بموجب مندرجہ کتب عقاید اُن کے کی ہے لیکن اظہار ایسے عقاید کا کچہہ تو بوجوہات مختلفہ مفاد و مضار دنیوی ہے اور کچہہ بپاس شرم ترک رسومات قدیمہ آباؤ اجداد و اسلاف اور کنبہ قبیلہ موجودہ کے۔ اکثر احادیثین کتب سنت جماعت مین بہی موجود ہین کہ جتنے عصمت پیغمبر صاحب اور انکی اہلبیتؑ کے جنکا ذکر بسط و تفصیل سے اوپر ہوا ہویدا ہے اور مطابق اُسکے کتب شیعہ مین اہلبیت سے احادیث مرویہ دیکہی گئین کہ اُن مین صاف صاف تصریح ہے کسیطرح کی گنجلک اور محل تاویل نہین قریب وہ بہی لکہی جاتی ہین اور یہی سبب ہے کہ بعض علمار حقیقت آگاہ اِن کے بہی قائلِ عصمت بموجب تصریح صدر پائے جاتے ہین اور جو عالم ہوکر اس نصیب سے بے بہرہ پایا جاوے تو جانو کہ مقہور و مغضوب الہی ہے۔ وہ حدیثین جو علی العموم و اطلاق عصمت رسول و اہلبیتؑ رسول پر کتب سنت جماعت مین بہی ہین اون کی تطبیق تو البتہ کتب شیعہ مین پائی جاتی ہے اور جو حدیثین سہو و خطا کی ہین وہ صرف کتب سنت جماعت مین پائی گئین اس سے عقیل و فہیم قطع نظر تحقیقات عقلی اور نقلی وغیرہ مراتب کے خیال کرسکتا ہے کہ از بسکہ وہ حدیثین ہم خلاف عقل و نص قرآنی اور ہم خلاف نقل یعنی احادیث متفق علیہا فریقین کے ہین تو پُر ظاہر ہے کہ قابل اعتماد نہین لیکن فقیر نے فریقین کی کتابون سے

بہت سعی و کوشش کر کے انکی بہی تحقیقات کی اور اُن کے راوی کتب رجال مین
سے بہت تفتیش سے نکالی واضح ہوا کہ یہ اُسی قسم کی احادیث مین سے ہین
جو زمانِ حکومت بنی امیہ مین موضوع ہوئی ہین اور یہین وہ وہ راوی ہین جن
کو یزید کے باپ نے ہزار ہا روپے اسی کام کے لئے دئے ہین تفصیل اسکی فقیر لکہہ چکا ہے
کہ یہان غیر مقصود مورث تطویل ہے ہدایت العوام مین کتب معتبر سیر و
تواریخ اور اسماے رجال سنت جماعت سے بہی فقیر نے بہ تشریح لکہا ہے جس
طالب تحقیق کو دیکہنا منظور ہو اسمین دیکہے یہان مختصراً اتنا بس ہے کہ قاضی
عیاض مالکی اور محقق دہلوی اور نووی شارح صحیح مسلم وغیرہم اکثر علماے معتبرہ
سنت جماعت سے بہی تکذیب وجرح اِن احادیث کے مضمون اور اون کے راویونکی
صاف واضح ہے اور کتب شیعہ سے قاطبۃً بلکہ بعضے راوی اس حدیث کے وہ ہین
کہ چہہ سات برس بعد اس واقعہ کے جسکا وقوع معاذ اللہ روایت کرتے ہین
خود مشرف بحضوری پیغمبر صاحب ہوئے اور اسلام ظاہر کیا اور فی الحقیقت بہلا
سہو کرنا پیغمبر صاحب کا نماز مین اور سوجانا اور قضا ہو جانا نماز کا کسطرح عقل و
اعتقاد معتقد پیغمبر صاحب کا گوارا کرے جبکہ خدا تعالیٰ اپنے اس افضل اور
خاتم النبیین کے حق مین فرماوے ۔ الم نشرح لک صدرک اور فرماوے سنقرئک
فلا تنسیٰ اور امثال اسکے اور ام المومنین حضرت عائشہ سے یہ حدیث مروی
ہو جو متفق علیہا فریقین کی ہے خصائص پیغمبر صاحب مین کہ عالمِ خواب ظاہری
مین کہ بمقتضاے عروض بشریت ظہور لحوق اسکا ضرور ہے آپ کی آنکہین
سوتی تہین اور قلب جاگتا تہا اور صدہا حدیثین فریقین کی متفق علیہا اسی قسم

کی ہون کہ ہر ایک اپنی جگہہ مذکور ہے پھر کیونکہ دل صاحب ایمان کا اور زبان اہل
ایقان کی یاری دے کہ ایسے پیغمبرؐ کو نسبت سہو و خطا کی دے سکے اے عزیز
بات یہ ہے کہ سلاطین بنی امیہ وغیرہ جابرین کا حال کتب تواریخ فریقین سے
ظاہر ہوتا ہے کہ شرابین پی پی کر مسند نبوی پر بیٹھتے تھے نمازونمین سہو
اور خطا کرتے تھے ان عیبون کے چھپانیکو رسولؐ اور اہلبیتؑ رسول کے
فضائل مٹنیکو اور اپنی اکثر احبا اور احباب اصحاب نبی کے یکسان کرنیکو ساتھ
اہلبیتؑ کے کہ بیشتر اونمین کوئی چالیس برس کی عمر مین کوئی اس سے بھی زیادہ
کوئی کم اس سے مشرف باسلام ہوا اور اتنی مدت عمر تک علی الاعلان
بت پرستی اور شراب نوشی وغیرہ ساری اس قسم کی باتون مین گذرانی
اور اُن مین سے سواے اہلبیتؑ نبوی کے کسی کے لئے کوئی عصمت یا حفظ
کا قایل نہین ہوا بلکہ خطائین پے درپے اکثر اُنسے صادر ہوتی تھین اور اہلبیتؑ
اور خود جناب نبوی پر ظاہر ہے کہ حقیقتہً ان سب باتونسے ابتدا ہی سے پاک اور مبرا
تھے اور سب کیکی دلونپر یہ بات ہویدا تھی اگرچہ ظاہر مین بسبب خوف حکومت
کے دم نہ مارتے تھے سو واسطے آنیوالی نادیدہ اور ناواقف جماعتون کی غرض
بسبب چند در چند اسباب و اغراض مختلفہ کے وضع احادیث اس قسم کی کروائین
اور ہوئین خصوص یزید کے باپ نے اس قسم کی باتین جو جو کچھ کروائین کتب
تواریخ دیکھنے سے ہویدا ہوتا ہے اُن دنونمین جو شخص اتباع و ہوا خواہ اہلبیتؑ
معلوم ہوتا تھا وہ جانسے مارا جاتا تھا بلکہ کوئی شخص غیر اتباع و مقلد اہلبیتؑ بھی
نہی اگر فضائل مین کوئی حدیث ظاہر کرتا تھا تو جانپر آبنتی تھی۔ چنانچہ حال صاحب

صحیح نسائی کا کتب فریقین سے ہویدا ہے کہ اُسنے کتاب لکھی جس مین کچھ فضائل
اہلبیت تھے اخر غریب یہان تک تنگ ہوا کہ پھر صحیح نسائی لکھی اور پھر بھی
متہم مارا گیا ابن عرفہ معروف قضویہ کہ محدثین معتبرہ سنت جماعت سے ہی اپنی
تاریخ مین لکھتا ہے کہ اکثر احادیث زمان بنی امیہ موضوع ہوئین تقرب کے لیے اُسنے
برخلاف مین بنی ہاشم کے فضایل مین انکی اعتبار کے صاحب خلاصۃ الخلاصہ اور
صاحب جامع الاصول بہت تفصیل سے لکھتے ہین کہ جماعت کثیر نے بسبب مختلف
اغراض و مقاصد کے بہت احادیث وضع کین صاحب جامع الاصول بعد کلام
طویل کے لکھتا ہے کہ واسطے ملوک کے بہت حدیثین وضع ہوئین سب عقیل
سلیم الاذہان اور ماہرین تجربہ کار زمان غور کر سکتے ہین کہ بفحوائے مقولہ حضرت
سعدی شیراز رحمہ اللہ الناس علی دین ملوکہم خاص و عام کا اس زمانہ کی کیا
حال ہوگا ہم دیکھتے ہین اس زمانہ مین بھی کہ بہتیرے لوگ مسلمان ہین امت محمدی
مین کہ قرآن و حدیث کی اعتقاد کا ادعا کرتے ہین لیکن جبکہ کام بخیر دین اسلام
تنخواہ بیش قرار دیتے ہین اور مسند افتا یعنی تجویز انفصال مقدمات سپرد
کرتے ہین اور حکم انھین دیتے ہین کہ ہمارے آئین و قانون کے بموجب فتویٰ جاری
کرو یعنی تجویز انفصال اس آئین پر جو مخالف ہے قرآن اور احادیث کے تو یہ لوگ
باوصف علم و فضل کامل صاف آیہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون
کو پس پشت طاق نسیان پر رکھ کر بطمع حکومت زخارف دنیوی کہ فی الحال
و بالفعل حاصل ہوتی ہے بموجب خوشنودی حکام کے صاف اور بے کھٹکے عمل
کرتے ہین ہر روز دیکھنے مین آتا ہے کہ اکثر ظاہر الاسلام مفتی ڈگریان سود کی

یعنی حکم دلوانے سود کا اور صدہا احکام برخلاف اپنے ماننے ہوئے دین کے دہڑا دہڑ
جاری کرتے ہین اور دعوا ایمان وعمل کا قرآن اور حدیث پر گٹا سجدہ کا ماتہے پر صدق
رسول اللہ جامع الاصول کتاب معتبرہ احادیث صحاح سنت جماعت مین اور بہی
کتب شیعہ مین جو مضمون ہے فی الحقیقت منجملہ معجزات پیغمبر صاحب کے ہے
آپ پہلے ہی سے فرما گئے تہے کہ میرے بعد ایسے لوگ پیدا ہون گے کہ نمازین اور
قرآن پڑہین گے مسجدون مین آوین گے بالجملہ سب باتین ایمان کی اون سے
بہت ظاہر ہون گے لیکن درحقیقت ایمان سے ایسے مفرور اور دور ہون گے
جیسے تیر بعد الیصال کے کمان سے اے عزیز یہی حال کتب تواریخ دیکہنے سے جب کا ہی
ظاہر ہے نفسانیت اور طمع دنیوی بد بلا ہے خدا محفوظ رکہے حال شہادت جناب
سید الشہدا جگر گوشہ رسول مقبول ہر کہ ومہ پر واضح ہے کہ پیغمبر صاحب کی سب
امتی معتقد رسالت اہل ایمان کہلاتے تہے جنہون نے یہ کچہہ کوتک کئی اور عترت
طاہرہ سے کس تعظیم اور رحم دلی سے پیش آئے اور حرمت خانہ نبوی کیا ملحوظ رکہی
امام حسن کہ اشبہ ترین صورت مطہر رسول مقبول تہے حال انکی شہادت کا زہر سے
اور زہر دلوانا اور خوشی ہونا ساتہہ استماع خبر شہادت کی یزید کو باپ کا کنز العباد
اور استیعاب ابن عبد البر اور فصل الخطاب احمد پارسا اور اعتراف صاحب خزینۃ الجلالی
اور ملا نور الدین جامی اور مولفان وفا الوفا فی اخبار دار مصطفے اور تصریح نزل الابرار
مرزا محمد معتمد خان بدخشی وغیرہم کتب سنت جماعت اور اکثر کتب شیعہ سے ازبس
واضح ہے یہان تک کہ فاختہ بن قرظہ نے اسکے مسرت کرنے پر کیسی عزت دار
فضیحت کی معاذ اللہ معاذ اللہ منبر پر سب کرنا ہو لائے مومنین علی ابن ابیطالب

اور دونو شاہزادون اور اونکی ہمراہی مثل حضرت محمد بن ابی بکر وغیرہ کو مستقصے اور
استیحاب مثل کور الصدر وغیرہما سے از بس واضح حال حدیث متفق علیہا فریقین کے
نہایت صحیح موثق سب جانتے تھے کہ فرمایا رسولخدا نے من سب علیًا فقد سبنی
ومن سبنی فقد سب اللہ یعنی جس شخص نے سب کیا علی کو اسنے مجھے سب کیا اور جسنے
مجھے سب کیا اسنے اللہ کو سب کیا یعنی برا کہا تحفۃ المحبین مرزا محمد معتمد خان بدخشی
اور دار قطنی وغیرہ کتب معتبرہ سنت جماعت مین صاف لکھا ہے کہ مروان وغیرہ بموجب
حکم یزید کے باپ کے جو مرتکب اس حرکت شنیعہ کے ہوتے تھے انسے پوچھا گیا کہ تم
کیونکر باوصف جاننے اس حدیث کے ایسی حرکت شنیعہ کرتے ہو مروان نے جواب
دیا کہ سچ حدیث ہم جانتے ہین لیکن کام ہمارا بغیر اسکے مستقیم نہین ہوتا اور یہ سب
اصحاب نبی کے تھے اے عزیز جب یہ تو نہین تھین تو وضع احادیث ان باتون کے
محل تعجب نہین ۔ اکثر ما بعد کے علما کچھہ تو بسبب اتباع کذا ہی کے کچھہ بسبب ذہن نشین
ہو جانے مضامین مندرجہ کتب سابقین اپنی کے کہ یہی غرض اور غایت تھی وضاع
وبانی وضع کی اور کچھہ بسبب پائے جانے باپ دادا اپنے کے ایسی حالت پر اور کچھہ
بسبب کثرت اور اجماع بہت سے لوگون کے کہ مدت سے ایک حال پر چلے آئی ہر
اور سالہا سال چلے آنے حکومت اور اقتدار حکام مخالف اہلبیت کے کہ اسی اور کبھی
برس تو خاص حکومت بنی امیہ کی رہی اور بعد انکے عباسیہ وغیرہ کی بہی صدہا
سال اسی طرح پر غرض بوجوہات گوناگون وبوقلمون اسی قسم کے عقاید یعنی ایسی
احادیث پر قایم ہے ہان جن کو تائید ازلی شامل حال رہی وہ اگرچہ ظاہر مین
ایسے ہی کچھہ دکھلائی دیتے رہی لیکن باطن مین احادیث موثقہ اہلبیت وعترت نبوی

پر ویسے قایم رہی بلکہ بعضون نے وقت مرگ باعلان ظاہر بہی کردیا چنانچہ بعضے
شافعیہ کے حالسے انہین کی کتابونسے ظاہر ہے اور بعضون نے تا بہ مرگ بجز اپنے
رازدارون کے بہید نہین کہولا اے عزیز نفسانیت بدبلا ہے انسان از بس
ضعیف البنیان ہے ہر وقت اور ہر لمحہ استعاذہ پروردگار عالم سے چاہیئے کچہہ
طمع جاہ و منصب اور مال و منال دنیوی ہی پر نہین منحصر ہے بعضے وقت طمع نام
آوری اور مناظرہ اور مکابرہ مین بہی نفسانیت آجاتی ہے چنانچہ اکثر علمار ایسی
بلا مین بہی گرفتار ہوگئے ہین اور ہر عاقل صاحب ادراک سلیم تجربہ سے بخوبی جان سکتا ہے
کہ بسا اوقات وقت مناظرہ و مقابلہ بعضے لوگ بلکہ خاص علمار تک دیکہے جاتے ہین
کہ اپنے مخالف کے قایل کرنیکو اظہار خلاف واقع بلکہ خلاف معتقد اپنا بہی بسبب زیادہ
پسند اور مستحسن معلوم ہونے غلبہ اور سرسبزی سخن کے نفس کو پسند و مختار کرتے
ہین لیکن جہلا اور ناواقف بیچارے بیحد و شمار بسبب اسکی مفت گمراہ اور خوار
ہوتے ہین کیونکہ جو کہ موجود ہین سو تو خود باستماع تقاریر کے اور جو اس قسم کی باتین
تحریر مین آئین تو جب تک وہ تحریر روئے زمین پر موجود رہی گمراہی لوگونکی جاری ہے
کسواسطے کہ یہ دیکہنے والے بیچارے یہ خیال کرتے ہین کہ ایک بڑے مشہور عالم نے
جو ایسا لکہا ہے البتہ یہ سچ ہوگا فقیر نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ جناب حضرت مولانا
مولوی شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ مین جو بہت مشہور عالم تہے سنت جماعت
کے دیکہا وہ لکہتے ہین کہ حدیث سہو اور قضاے نماز کافی کلینی اور تہذیب ابی جعفر
طوسی شیعون کی کتابونمین ہے سو بموجب حوالہ اُن کے فقیر نے تلاش کیے
اگرچہ جناب معظم الیہ میرے استاد کے استاد تہے لیکن ایمان کی بات یہ ہے

که انجام کار صداقت مقال اُن کے واضح نہو ئی یا تو یہ تحریر ارشاد انکا بسبب
تعصب مذہب کے معلوم ہوتا ہے یا یہ بات ہے کہ مدار اِس کتاب کا انکی ایک کتاب
ہے نصر اللہ کابلی کی جسکا نام ہے صواقع کیونکہ انہون نے کچھہ قدری قلیل تو اپنی طرف
سے تقریر کو تفصیل دی ہے ورنہ باقی سراسر ترجمہ ہے اُسی کتاب کا اور وہ بہی بڑا
عالم تہا سنت جماعت کا اُسنے بہی مقابلہ مین علماے شیعہ کے یہ تصنیف مناظرانہ
بطریق رد وکد کی ہے اور انکی بہی ماموں وغیرہ بعضے اقربا عالم مشہور شیعون کے تہی
تو ظاہر اسباب یہی ہویدا ہی کہ یا تو انہون نے نصر اللہ کابلی کی تحریر پر اعتماد کیا
کہ علماے مشاہیر سلف سے انکی تہا یا اپنی ہمسر ہم عہد علمار ہمچشمونکی اعلان الزام قابلیت
کیواسطے اظہار قابلیت کو کام فرمایا بہر کیف یاد ہو کہ کہا تا اگلونکی تحریر پر نفسانیت کچھہ کچھہ
اِس سے ظاہر ہوتی ہے کیونکہ عند التحقیق و تفتیش واضح ہوا کہ کتب شیعہ محولۂ جناب
ممدوح مین یہ حدیثین بطریق نقل کی ہین سنت جماعت سے نہ بطریق صحت اعتقاد
بلکہ کتاب تہذیب الاحکام محولۂ مذکور الصدر مین صاف یون لکہا ہے کہ زرارہ نے
پوچہا امام محمد باقر سے کہ وہ شیعون کے ہان بارہ اامون عترت معصومین مین ہین
کہ یا امام آیا پیغمبر صاحب نے دو سجدہ سہو کے کئے ہین آپنے فرمایا کہ نہین اور نہین
کرتا سجدہ سہو کا کوئی امام یعنی سہو معصوم سے ہرگز صادر نہین ہوتا کہ محتاج
سجدہ سہو کے تدارک کا ہووی اور پہر ابو جعفر محمد بن حسن طوسی مصنف تہذیب
مذکور اسی جگہہ لکہتا ہے کہ ہم یعنی سب علمار شیعہ کے جو فتوا دیتے ہین تو اسی بات
پر کہ متضمن ہے اِس خبر کو اور وہ خبر جو متضمن سہو پیغمبر صاحب کی نماز مین اور
واسطے سجدہ تین مین ہے وہ خبر بموجب اخبار سنیون کے ہے اور اسیطرح خبر لیلۃ التعریس

یعنی قضائے نماز کی حدیث کو علماء شیعہ نے صاف وضعی لکھا ہے اے عزیز جب فقیر نے
اپنی آنکھہ سی یہ بات دیکھی تو کمال متعجب ہوا اور اکثر باتین اور اسی قسم کی کہ شیعون کی
کتابونمین بحوالہ کتب سنت جماعت کی فقیر نے دیکھین تہین تحفہ مین انکا جواب ورد
جو دیکھا تو مجھے ایسا خیال ہوا کہ شاید جیسے انہون نے حوالہ دیدیا ہے ایسا ہی حوالہ علمائے
شیعہ نے بہی دیدیا ہوگا چنانچہ تحفہ مین مین نے بیچ شروع باب مطاعن کی
تیسرے طعن مین دیکھا کہ انہون نے صاف لکہا کہ علمائے شیعہ جو تذکار جیش اسامہ

مین لکھتے ہین کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا جہزو اجیش اسامة لعن اللہ من تخلف عنہا
کتب سنت جماعت مین ہے یعنی سامان کرو لشکر اسامہ کا لعنت کرے خدا
اُس پر کہ واپس آئے اُس لشکر سے سو یہ جملہ لعن اللہ من تخلف عنہا ہرگز کتب
سنت جماعت مین موجود نہین یعنی اس سی صاف ظاہر ہوا کہ شیعہ غلط حوالہ
کتب سنت جماعت کا دیتے ہین اے عزیز چونکہ میرے استاد کے استاد
اور نہایت ثقہ او معتبر عالم مشہور تھے فقیر بہی ایک زمانہ مین کہ عالم جوانی تہا
اس اعتماد پر بعضے شیعو نسے اکثر بحث اٹہا لیکن چونکہ عطاے ایزدی سے
ہمیشہ سے فقیر کو مقصود اور نظر تحقیق پر رہی اکثر جگہہ سے کتابین تلاش کین اور
دیکہا تو واضح ہوا کہ ملل نحل وغیرہ اکثر کتب معتبرہ سنت جماعت مین بے شک
وشبہہ جملہ منکرہ حضرت ممدوح موجود ہے فقیر کو بکمال عبرت ہوئی اور خدا سے
پناہ مانگی کہ خداوندا تو اپنی عین عنایت اور تصدق سے اپنے حبیب اور اسکی
محبوبین طاہرین کی شر نفسانیت سی محفوظ رکہہ اے عزیز یادرکہہ قطع نظر اپنی استاد
کے استاد ہونے کے بے تصنع مین کہتا ہون کہ یہ عالم متبحر اپنے وقت کے اقران و

امثال مین یکۂ زمان اور نہایت بے طمع اور متوکل شخص منتخب روزگار مشہور
تھے لیکن یہ حرکتین بحسب ظاہر بجز ہواے غلبہ اور گوئی سبقت میدان مناظرہ
اور ہوائی پرورش سخن کہ یہ بھی ایک شعبہ ہے نفسانیت کا کوئی اور امر نہین معلوم
ہوتا کیونکہ اسی قبیل کے اور بھی اکثر باتین دیکھین علی الخصوص آیہ تطہیر مین بھی ایسا
ہی کچھ دیکھنے مین آیا کہ ظاہر مین بکمال نمایش تبحر اور سخن پردازی اور سبقت گوئی
غلبہ خصم پر لیکن انجام اسکا عند التحقیق و تفتیش ہر محقق طالب حق کی منتج ظہور
خلف ما اتبع اور مخالفت احادیث متفق علیہما ے فریقین اور مآل اسکا موجب
شرمساری روبرو رسول خدا اور انکی اہلبیت کے اور باعث رہزنی و واماندگی
بھلا چنانچہ صدہا چھوٹے موٹے طالب علم بلکہ اکثر علمائے ظاہری معتقدین انکی
طرف انکی اعتماد پر انہین کے مضمون مصرعہ پر مصر معلوم ہوتی ہین اصل حقیقت
یہ ہے کہ توفیق ایزدی شامل حال ہوتی اور اس تحقیق و تدقیق سے فقیر کو خیال
تطبیق نہ دل مین اٹھتا تو صرف بنظر انکی اعتماد ارشاد کے فقیر بھی ویسا ہی غافل
حقوق اہلبیت سے رہتا جیسا کہ انکی ارشادات کے اعتماد و اعتقاد سے ہر بے تحقیق
بشر خوار و بیخبر رہ سکتا ہے اے عزیز توفیق ہدایت ایزدی تو مقدم ہے لیکن ظاہر
اسباب بھی طالب حق کو ضرور ہے کہ تحقیق حق مین دل و جان سے سعی اور کوشش
ہمیشہ رکھے اور نفس الامر مین دیکھے کہ حقیقۃً اپنے لیے بھی یہ عیش دوام ہے تحقیقات
دونو فرقونکی ہاتھ سے کرے تو انجام کار بمفہوم اے مضمون جوئندہ یابندہ راہ راست
و مستقیم پر آجاویگا اتنا یاد رہے کہ اطاعت خدا و رسول اور تمسک اہلبیت رسول ع
ہمیشہ منتقش خاطر اور اہم مقاصد و مہام دینی سمجھے اسکے ادا و انجام مین رسوم اسلاف

اور کنبہ قبیلہ کا ہرگز خیال نکرے یہ یاد رہے کہ احادیث متفق علیہا اور موثقہ اہلبیت
سے عصمت پیغمبر صاحب اور اُن کی اہلبیت کی مہد سے لحد تک واضح ہے
اور بہی تطبیق و توفیق اسکی احادیث موجودہ کتب سنت جماعت سے ہے
تو پہر انکو غیر معصوم خیال کرنا اور احادیث موضوعہ زمان بنی امیہ جو مخالف آیات
واحادیث اور فرمودہ اہلبیت ہوا سپر متمسک اور اعتقاد کرنا صاف مخالفت ہے
ثقلین کی۔ اکثر فقہاے صوفیہ کی ملفوظات و مقولات خاصتہً فرقہ چشتیہ
کے کہ وہ بہی باسباب ظاہر فرقہ سنت جماعت مین منسوب تہے ہین اور انہین
مین شمار کیئے جاتے ہین جو دیکہے گئے اور اکثر اس خاندان کی فقرا سے فقیر کو
صحبت خلوت اور جلوت کی بہی رہی واضح ہوا کہ خواص کمّل جو ہین وہ بہی پیغمبر صاحب
اور اہلبیت کو بموجب مفسرہ صدر بے شک و شبہہ معصوم اعتقاد کرتے رہے
ہین اور اس آیت کو خاص عصمت طہارت مین ان معصومین طاہرین کے
دلائل نصوص سے جانتے ہین اے عزیز فقرا و اولیاے کمّل جو ہین انکا عجب
طرح کا حال ہے فقیر نے بیشتر کتب سیر و تواریخ اور اُنکی مقولات و ملفوظات
سے بہی پایا اور بعضے کاملین زمان سے بہی جنسے فقیر کو ملازمت نصیب ہوئی ہے
اُنسے بہی یہی تحقیق و منکشف ہوا کہ ان لوگونکو اگرچہ ظاہرین سنت جماعت
سنت جماعت جانتے تہے اور ظاہر بہرتا و بیشتر انہین کا جو ظاہر مین صوم و صلوٰۃ
کرتے تہے اسی قسم کا ہے کہ شیعہ سنی سب انہین سنی جانین اور بعضے انہین کے
ایسے کہ اعمال صوم و صلواۃ نہین کرتے تہے وہ اگرچہ باعتبار اعمال و افعال
شرعی مجہول الحال اور مذبذب رہے ہین لیکن بیشتر سنی انکو سنی سمجہتے رہے

اور شیعہ نہ سنی نہ شیعہ بلکہ بعضے شیعہ کہ زبان انکی بہت روان ہی انہین ملامت
کرتے ہین لیکن نفس الامر مین حال انکا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیشتر استغراق
اور محویت اور حالت جذب مین رہتے تھے جب ہوش و حواس مین ہوتے تھے
تو صوم و صلواۃ کے قایل اور مقید تھے چنانچہ اب بھی فقیر نے بعض بعض کو ایسا
پایا بہرکیف اس قسم کے لوگ کہ سنت جماعت زیادہ تر شیعو نسے جنہین اولیائے
کمل مین گنتے ہین اون کے عقاید انکی ملفوظات و مقولات سے بھی پائی جاتی
ہین کہ رسول و اہلبیت کو بے شک معصوم جانتے ہین نفس الامر مین جو خوب
غور سے دیکھا جاتا ہے تو بسبب ضد اور نفسانیت کے شیعہ سنی بیشتر
اپنی حد اعتدال اور استقامت جادہ اصول عقائد دین مختار اور مانی ہوئے
سے بسبب افراط و تفریط نفسانی کے باہر ہوگئے ہین کتب عقاید اور احادیث
سنت جماعت سے صاف واضح ہے کہ خروج کرنے والا امام پر خارجی ہے
اور حضرت علی کو سب سنت جماعت چوتھا خلیفہ یعنی امام ہونیکا اقرار
رکھتے ہین اور پھر اونپر خروج کرنیوالیکو کوئی پوچھے تو کبھی خارجی نہین کہنے کے
حدیث ثقلین حدیث تمسک حدیث سفینہ کو کہ شرح ہر ایک کی اپنی اپنی
جگہہ لکھی گئی ہے کہ انکی کتابون مین بھی یہ حدیثین مسلمات سے ہین اور
عند التحریر اور عند المذاکرہ تمام خاص و عام انکی پاؤگی کہ دعوے اتباع اہلبیت
کا کرینگے لیکن انجام کار نفس الامر مین جو دیکھو تو در حقیقت اس دعوے و
اعتقاد پر قایم نہین صدہا باتین عقاید اور اعمال صوم و صلواۃ مین دیکھی جاتی ہین
کہ صاف اور صریح انکی کتابون مین لکھا ہے کہ اہلبیت کا اس بات پر اجماع

تہا اور باقی یزید کے باپ وغیرہ اور گروہ اصحاب کا یون اجماع ہے اور بہت دیکھے جاتے ہین صاف اسیطرح پر جوکہ بموجب انکے اقرار کے خلاف مختار اہلبیت ہے اے عزیز تفصیل ایسے امور کی بہت طویل ہے اور یہان غیر مقصود طالب حق کو اگر دیکہنا منظور ہو تو مستقصی اور استیعاب ابن عبد البر اور تاریخ ابن اعثم کوفی جامع الاصول وغیرہا کتب سیر و حدیث اور تفسیر فخر رازی وغیرہ اور تفاسیر انہین کے ہان کی دیکھے فقیر نے بہی ہدایت العوام مین کچہہ تفصیل لکہی ہے اسکے دیکہنے سے مفصل واضح ہوگا یہان مختصراً اتنا بس ہے کہ فخر رازی وغیرہ جو بہت معتبر اُن کے ہان ہین خود لکہتے ہین کہ حضرت علیؑ کہ بعد نبی اعظم اہلبیتؑ ہین بسم اللہ کو نماز مین جہر سے یعنی پکار کر پڑہتے تہے مگر یزید کے باپ نے برخلاف اسکے حکم جاری کیا اے عزیز ظاہر ہے کہ کسی سنت جماعت کو بسم اللہ بطریق اہلبیتؑ پڑہتے نہ سُنا ہوگا یعنی جہر سے بلکہ بہتیرے علمار کا فتوے جوکہ آئمہ اربعہ سے انکے ہین امتناع کا دیکہا جاتا ہے اور اسی فخر رازی وغیرہ اورون نے بہی لکہا ہے کہ حضرت علیؑ داہنے ہاتہہ مین انگوٹہی پہنتے تہے یزید کے باپ نے بائین ہاتہہ مین جاری کی صاحب مستقصی وغیرہ خود سب لکہتے ہین کہ اہلبیتؑ کا اجماع ہے کہ حضرت ابو طالب باپ حضرت علیؑ کے مسلمان مرے لیکن اجماع حضرات سنت جماعت اور مقتداؤن انکے کا برخلاف اسکے کتب فقہ اور حدیث مین فریقین کے پاؤ گے کہ خرگوش کے لئے ائمہ اہلبیتؑ فتوی حرمت و امتناع کا دیتے تہے اور علمار بنی امیہ و عباسیہ اسکی حلت کا اور تمام سنی پاؤگے اوپر فتوائے مخالف اہلبیتؑ کے الاوہ ہی بعضے اہل باطن کہ ظاہر مین نظر بصورت حا

مسبوق الذکر سنی کہلاتے تھے لیکن باطن مین اتباع اہلبیت سے تھے چنانچہ
حال شیخ علاء الدولہ سمنانی وغیرہ کا خاص سنت جماعت ہی کی کتابون سے
ہویدا ہے اے عزیز اور صدہا ایسی ہی باتین اور اسی قسم کی ہین کہ بیان مختصر ہی
انکا کلام کو مطول کرتا ہے اس لئے یہان اتنا ہی بطریق مشتے نمونہ از خروار
کافی وبس ہے - اور حال شیعہ صاحبونکا پر ظاہر ہے کہ مسلم اور معتقد علیہا
اصول دین انکی پانچ ہین توحید عدل نبوت امامت معاد - کہ بسط و تفصیل انکی
اپنی جگہہ پر مذکور ہے لیکن فی زماننا اکثرون نے انکی یہ حال کر دیا ہے کہ
اصول دین اور اور فروع و لوازم اُن کے تو بالائے طاق مگر لعن اور برا
کہنا مجلسون مین ممبرو نپر بے تحقیق و تدقیق مستحق اور غیر مستحق اسکی اپنا
شعار پکڑا ہے اور اسکا نام شعار مذہب حقہ ظاہر کرتے ہین اور نفس الامر مین
جو کتب تاریخ و سیر سے ہویدا ہے اور اوپر بہی ذکر ہو چکا تو واضح ہے کہ یہ شعار
یزید کے باپ وغیرہ بنی امیہ کا ہے کہ وہ ممبرو نپر معاذ اللہ حضرت علی اور حسنین
اور انکی ہمراہیونکو اسیطرح علی الاعلان البتہ برا کہتے تھے اے عزیز اگرچہ انہین
کتب سیر و تواریخ مصرحہ صدر سے یہ بات بہی ہویدا ہے کہ اس زمانہ مین
جس زمانہ مین کہ یزید کے باپ نے یہ حرکت شروع کی تھی جناب امیر نے بہی ممبر
پر بد دعا اسکے اور اسکے اعوان و انصار کے لئے فرمائی چنانچہ استیعاب
ابن عبد البر اور مستقصی مین صاف ہے کہ جناب امیر نے بیچ قنوت کے یزید کی
باپ اور عمرو عاص اور ابو الاعور سلمی وغیرہم اسکے اعوان و انصار پر بیشک
بد دعا اور لعنت کی اور خطیبون کو بہی حکم فرمایا اور مشکوۃ شریف سے بہی

بموجب احادیث متفق علیہا صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی جو نہایت معتبرہ کتب احادیث
سنت جماعت سے ہین ظاہر ہی کہ پیغمبر صاحب نے بہی جبکہ دعای نجات کی ہے
واسطے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ وغیرہما کے کہ اصحاب قرار آنحضرت سے تہے
تب بد دعا بہی کی ہے واسطے اُن موذیون اور انکی قبیلونکی جنہون نے اذیت
دی تہی ان قرار کو اور لعنت بہی کی نام بنام ای عزیز لعنت کرنا یزید کے باپ وغیرہ
اسکے ہمراہیون کو حضرت علیؑ کا حقیقۃً بموجب سنت پیغمبرؐ صاحب کے تہا اور
نہایت مطابقت رکہتا تہا فعل پیغمبرؐ صاحب سے کیونکہ انہون نے جیسا اس بات
کو کام فرمایا تہا ویسی ہی بات یہان بہی ہوئی تہی کہ یزید کے باپ اور اُس کے
اعوان و انصار نے جناب عمار یاسر کو کہ مقرب ترین اصحاب رسول تہے شہید کیا
جنکے حق مین بموجب تصریح صحیح بخاری وغیرہ کتب صحاح سے واضح ہے کہ فرمایا تہا
کہ اے عمار تمہین فرقہ ناری اپنی طرف بلائے گا تم اودہر نجانا اور ساتہ علیؑ کا دینا
اور فرقہ ناری تمہین قتل کریگا اور ہزارہا اتباع علیؑ کو کہ بیشتر اصحاب رسول
مقبول سے تابع امام و خلیفہ مقبولہ فریقین تہے اُنکو شہید کیا اور محمد بن ابی بکر
صحابی اور صحابی زادہ معظم کو بعد شہادت کیا کیا اذیتین دین تو بد دعا حضرت علیؑ
کی کہ نفس رسول مقبول تہے اور لڑائی انکی بموجب تاویل قرآن کے بمنزلہ لڑائی پیغمبر صاحب
کے تہی مثل بد دعا پیغمبر صاحب کے کہا چاہیئے اے عزیز لعنت کرنا اور بد دعا فرمانے
پیغمبرؐ صاحب اور جناب امیر کے بموجب مصرحہ صدر اور معتبرہ کتب فریقین البتہ
بے شک ثابت اور مسلم بلکہ قرآن مین بہی جابجا لعنۃ اللہ علی الظالمین اور لعنت اللہ
علی الکاذبین بے شک موجود۔ لیکن یہ حکم خدا و رسولِ مقبول یا جناب امیر المومنین

حضرت علیؑ اور اہلبیت کا کسی کتاب شیعہ اثنا عشریہ سے بہی ظاہر نہین اور کبہی
ایسا حکم نہین دیا کہ خدا کیواسطے تم ہمیشہ نام کو تو مجلس امام حسین کی عزا کی کرو اور
ایک سرے سے مخالف یا غیر مخالف معاند یا غیر معاند اہلبیت کو بلا تحقیق اور بغیر انکشاف
حال کے لعنت کیا کرو اور جو ایسی ہی بات کرے تو اسے ایک لال روٹی دو نہین
تو ندو اور اسپر بہی لعنت کرو اور ایک غل اور شور زمین سے آسمان تک پہنچاؤ
فقیر نے فرقہ شیعہ اثنا عشریہ کے سوا رکتب عقائد وغیرہ انکی اکثر جلسہ خلوت اور
جلوت کی بہی دیکہی اور انکی خواص و عوام سے بہی صحبت رہی خواص کو نہایت معقول
پایا اور واضح ہوا کہ ان کے ہان بیشک اصول دین مین بہی پانچ اصول ہین
جو اوپر لکہے گئے یعنی یکہ اور لاشریک معبود جاننا ذات پاک پروردگار کا اور عادل
جاننا اسکا اور انبیاء ماسلف کی نبی ہونیکے بعد خاتم الانبیاء جاننا پیغمبر خدا محمد مصطفے
کا اور امام و خلیفہ جاننا جناب مولائے مومنین علیؑ کا بلافصل بعد پیغمبر صاحب کے اور خلافت
کو انکی اولاد مین تا قایم آل محمد امام محمد مہدی آخر الزمانؑ کے بموجب حدیث اثنا عشر
خلیفہ کے منحصر جاننا اور اعتقاد اس بات کا کہ خدا تعالے بعد موت کے سب مخلوقات
عالم کو پہر زندہ کریگا اور بموجب حکم پروردگار قیامت کو جزا سزا ہوگی بالجملہ اعظم اور
اتہم نزاع انہین اور سنیون مین امامت پر ہی یعنی سوا امامت کی چارون اصول
مذکور کے اعتقاد مین تو دونو گروہ مین ملتی جلتی ہوئی ہین کچہہ عنوان و تعبیر مین جو فرق
ہے سو اتنا محل نزاع نہین مگر امامت مین کمال تفرقہ زمین آسمان اور بُعد مغرب
اور مشرق کا ہے کیونکہ سنی بعد پیغمبر صاحب کے حضرت ابوبکر اور پہر حضرت عمر
اور پہر حضرت عثمان کو امام و خلیفہ جانتے ہین اور بعد ان تینون صاحبون کے

حضرت علیؑ کو سو بھی قصہ حکمین تک اور انکی اولاد طاہرین مین کسیکو خلیفہ نہین جانتے
بلکہ حدیث اثنا عشر خلیفہ کے بموجب یزید کے باپ اور خود یزید اور عبد الملک بن
مروان اور اسکے چارون بیٹے اور ایک پوتے کو کہ حال اسکا مفصل قاضی عیاض مالکی
اور ابن حجر شارح صحیح بخاری اور جلال الدین سیوطی صاحب تاریخ الخلفا وغیرہم نے
بہ تشریح لکھا ہی فقیر بھی ذیل شرح حدیث اثنا عشر خلیفتی مین انشاء اللہ بتفصیل لکھیگا
بالجملہ بموجب اصل اصول دین مسلمہ اور کتب احادیث اور مختار خواص شیعون کے
جو بات ظاہر اور مستنبط ہے تو یہ ہے کہ بعد پیغمبر صاحب کے چونکہ امام و خلیفہ منصوص
حضرت علیؑ ہین تو جس کسی نے اُنسے اس امر مین مزاحمت اور مضایقہ کو راہ دی
اور انہین امام اور خلیفہ نجانا وہ انکا مخالف ہوا اور مخالف علیؑ مخالف رسول ہے
اور مخالف رسول مخالفِ خدا ہی اس سے بیزاری عین ایمان ہے پُر ظاہر ہے کہ بیزاری
مخالف سے حضرت علیؑ کی بے شک اہل ایمان کے نزدیک عین ایمان ہے کیونکہ احادیث
متواترہ فریقین سے کہ ہر ایک حدیث اپنی جگہہ بہ تشریح ہدایت فضائل علیؑ مین
مرقوم ہے ثابت ہے لیکن یہ بھی پُر ظاہر ہے کہ بیزاری امر دیگر ہے اور برا کہنا مجلسون مین
بہ حیثیت مصرحہ کذائی صدر امر دیگر ہے بلکہ مخالف طریقہ مستحسنہ اخلاق او رمخالف
عادت اور طریقہ اپنے ماننے ہوئے پیغمبر صاحب اور امام اور خلفا کے چنانچہ تفسیر آیہ
انک لعلیٰ خلق عظیم مین فقیر نے بتفصیل و تشریح پہلی ہدایت مین لکھا ہے اور
پھر ترقی اکثر عوام شیعہ کے یہان تک کہ بہتیرے لوگ کہ جنکو خاص علما نے معتبر اور
مسلم انکی اور مجتہد اپنے عصر کے ذیل گروہ شیعہ مین لکھہ گئے ہین اور شمار شیعہ مین
کیا ہی اونکی حق مین بھی لام و کاف بی تامل اور بے تحاشا جو جی مین آتا ہے سو بکا کرتے ہین

اور اصلا تفتیش حقیقت حال مین توجہ اور سعی نہین بلکہ اگر کوئی ماہر اور واقف
حقیقت حال کا انہین کی گروہ مین سے مانع ہو تو وہ بہی جماعت سنیون مین اور
گروہ مردود دین مین شامل کیا جاتا ہے بعضے محفلو نمین دیکہا گیا کہ خاص مخالفین
بدیہی اور نامی اہلبیتؑ کے نام ہی بالائے طاق صرف نفسانیت سے اُن لوگون کی
لئے نام بنام لعن وتبرا باعلان عمل مین آتا ہے جو سنت جماعت کی عالم مشہور ہین
یا بیشتر وہ لوگ جنکی ہزار و نپر سنی مجتمع ہوتے ہین اگرچہ وہ نفس الامر مین اتباع
اہلبیتؑ ہی مین سے کیون نہون حالانکہ خدا تعالےٰ صاف قرآنمین فرماتا ہی ولاتسبوا
الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ بغیر علم یعنی گالی ندو یعنی برا نکہو اونکو جو بلاتے
ہین سوائے خدا کے پس بُرا کہین گے وہ خدا کو از روئے دشمنی اور ظلم کے اور حد سے
باہر جائینگی ساتھہ نادانیکے اے عزیز مقام سوچنے کا ہے خدا فرماتا ہی انکو نکہو جو سوا خدا کے
بلاتے ہین یعنی کفار کو پہر جو اہل اسلام کے لئے اس طرح مجالس و محافل مین اس
قسم کا طریقہ اختیار کرے تو صاف مخالفت ہی قرآن کی اور محض نفسانیت اور نفسانیت
مین لانا اور ونکا اور باعث ہوتا حقیقت مین ہتک اہلبیتؑ کا چنانچہ نتیجہ اسکا یہ ہی
کہ اُسکے مقابلہ مین نہایت بدتر اس سے خاص علمائے سنیونکا یہ حال دیکہا جاتا ہی
کہ انہین خاص اہلبیتؑ رسول مقبول کی کسر شان مین کسر نہین یہان تک کہ
انواع انواع کی کسر شان اور ہتک مین صاف اور بالتصریح کوتاہی نہین بلکہ زمان
بنی امیہ کی علما سے بہی گوئی سبقت لیجاتے ہین حتیٰ کہ اہلبیت کی تطہیر کا تو ذکر درکنار
خاص جناب سیدہؑ کی غضب کو معاذ اللہ نفسانیت اور ناحق تعبیر کرنا اور جناب سید الشہداؑ
جگر گوشہ رسول مقبول کو نسبت خروج خلیفہ زمان پر دینی ادنیٰ اشمہ ہے اے عزیز

تحفہ اثنا عشریہ مسبوق الذکر اور ازالۃ الخفا وغیرہما تصنیفات و تالیفات خاص علماء مین جو کوئی دیکھے تو رونگٹے کھڑے ہوتے ہین یہ مصنف اس قسم کے متین اور سلیم الطبع مشاہیر علمائے محدثین سے تھے کہ باید اور شاید لیکن وقت مناظرہ و تکرار اس قسم کے کلمات غیظ و غضب مین زبان قلم سے نکل گئے ہین کہ نہ دہرے جائین نہ اٹھائی جاوین تحفہ مین معاذ اللہ مصرع حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ ہر عیب کہ سلطان بہ پسندد ہنر است۔ نسبت خاص جناب عرش مآب حضرت خاتم الرسالت کے ایک مقام پر باب کید مین دیکھا کہ اہل الیقان بلکہ ہر مسلمان ناپسند کرے اور توبہ استغفار پڑہے ایمان کا بیتا ہے سید مرتضےٰ وغیرہ اکثر سادات صحیح النسب مولفہ کتب فریقین کی نسبت جو کلمات شنیعہ اور ایسے کہ کلمہ گو امت محمدیؐ کو زبان پر لانا انکا اولاد رسول کے حق مین ازبس ناگوار معلوم ہوتا ہے دیکھی گئی کہ ہوش جاتی ہین حتی کہ باب مطاعن مین جناب سیدۃ النساء العالمین بی بی فاطمہ خاتون قیامت شفیعہ مذنبین کے حق مین غضب ناحق کی نسبت کر دی ہے ازالۃ الخفا مین علی الخصوص جناب شاہ ولایت کی جناب مین کیا کیا کچھہ نہ کہا ہے اور یہانتک کہ ایک کتاب تخطیۃ الانبیا صرف پیغمبرون کی خطاؤن ہی مین تصنیف ہے حتی کہ صاحب صواعق نے شرح قصیدہ ہمزیہ مین احمد غزالی وغیرہ علمائے مشاہیر موثقہ سنت جماعت سے جو جو کچھہ لکھا ہے موجب حیرت اہل الیقان ہے یہانتک کہ ابن مالکی نے جناب سید الشہدا امام ہمام شہید کربلا حضرت حسینؑ ابن علیؑ کی جناب مین معاذ اللہ کہدیا کہ قتل الحسین بسیف جدہ اور بہت کلام طویل کہا ہے کہ تفصیل اسکی زبان قلم پر لانی اہل الیقان کو ناگوار قلب معلوم ہوتی ہے خلاصہ مطلب یہ کہ معاذ اللہ

معاذ اللہ اسکی تحریر سے صاف ہویدا ہے کہ امام مظلوم جگر گوشہ رسول مقبول اپنے نانا
کی تلوار سے مارے گئے جنکی حق مین پیغمبر صاحب خطاب سید جوانان بہشت فرمائی ہین
اور گوشت پوست انکا اپنا گوشت و پوست فرمایا ہے یعنی توبہ توبہ کہتا ہے کیون خروج
کیا خلیفہ عصر پر یعنی یزید پر کہ اسپر اجماع کثیر امت کا ہوگیا تہا اور صدہا اس قسم کے
بلکہ ہزارہا باتین ہین کہان تک انکا شمار ہو اُن کے بیان مین مقصود اصلی فقیر
کا کہ بیان فضایل ہے فوت ہوتا ہے وقس علی ہذا شیعہ صاحب کی علما کہ وقت
مخاصمہ و مناظرہ زبان کو لگام نہین دیتے بے محابا بعضے صحابہ اور تابعین اور
ازواج نبی تر و خشک کو جو دہان و زبان پر گذرا بے دھڑک کہہ اٹھتے ہین
غرض ایک کو بعضے اصحاب و ازواج سے درگذر نہین ایک کو خود نبی و آل نبی
تک درگذر نہین اے عزیز اتنا یاد رکھہ کہ یہ سارے نتیجے ہین نفسانیت کی جھگڑو
کے جھگڑون مین پڑنا نہین چاہیئے استعاذہ بخدا ہر وقت لازم ہے وساوس
شیطانی و نفسانی سے پاک پروردگار صدقہ اپنے معصوم پیغمبر اور اُسکے اہلبیت
معصومین کا اپنی حفظ و امان مین رکھے اے عزیز اکثر فرقہ صوفیہ نے ایسے ہی
جھگڑون کے مارے اپنا طریقہ اور وتیرہ سکوت کا اور علیحدہ ظاہر کر رکھا تہا اور
ایسا نکرتے تو نام بہی اہلبیت کا کوئی نہ لیتا وہ نام کو تو کچہہ دکھلاہی دیتے تہے
اور باطن مین مودۃ اہلبیت مین چور تہے اور جام عصمت آل عبا سے مین سرشار
کہ اکثر انکی ملفوظات و گفتار اور انکے خاص مریدان راز دار سے منکشف ہوسکے
عزیز مشک وہ ہے کہ خود خوشبو دیوے نہ کہ عطار کہوے اگر انسان غور سے دیکھے
تو عصمت اِن پانچون نوری جسمون کی قرآن اور فریقین کی کتب احادیث و

تفسیر سے مہد سے لحد تک مثل آفتاب روشن ہے مگر چشم بصیرت چاہیے ذالک فضل اللہ یعطیہ من یشاء۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔ اگرچہ حدیث نور سے واضح ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے نور سے خاص ہمارے پیارے پیغمبرؐ اور حضرت علیؑ کو پیدا کیا اور پھر ایک نور سے لخت بی بی فاطمہؑ اور پھر دونو نوروں کے دو لخت دو نوشاہزادے یعنی حسنینؑ پیدا کیے اور یہ ظاہر ہے کہ نور کبریا کو کسی حالت میں معاذ اللہ کوئی بندہ خدا کا مرتکب معاصی کا سہواً یا عمداً نہیں تصور کر سکتا یہ حدیث کہ مسند احمد حنبل اور مناقب ابن مغازلی وغیرہ سے بتوثیق فریقین اپنی جگہہ بتفصیل شرح ہے اکیلی کافی ہے ان نور کبریا کی عصمت پر ہر وقت۔ لیکن واسطے صفر اشکنی اہل ظواہر کے اور ہم نظر براحبیت تکرار تذکار وثوق فضایل محبوبین اہل ایمان عالم بل خالق عالمیان اکرم زیادہ تفصیل مرغوب اور بھلی معلوم ہوتی ہے اسلیے فقیر یہ یاد دہی تفاسیر الم نشرح وغیرہ اور احادیث متفق علیہا کے اور لکھتا ہے جس سے طالب حق کو عصمت پیغمبرؐ صاحب کی وقت تولد سے تا بعثت اور عصمت باقی آل عبا کی بھی وقت تولد سے تا نزول آیت مذکور مثل آفتاب روشن ہو۔ تفسیر سورہ الم نشرح کو یاد کرنا چاہیے جو پہلی ہدایت میں اپنی جگہہ بتشریح و تفصیل طویل تفسیر فتح العزیز سے بھی لکھا گیا ہے کہ آنحضرتؐ کا شرح صدر اگرچہ باطن میں تو ازلی سے تھا لیکن ظاہر میں بھی بہ اسباب ظاہر لحوق و عروض جسمانی کے سبب سے پانچ دفعہ شرح صدر ہوا۔ پہلے تو ماں کے پیٹ میں دوسری بی بی حلیمہ آپ کی دائی کے ہاں کہ دودہ پلانے کو دیے گئے تھے تیسرے دس برس کی عمر میں چوتھی جب زمانہ بعثت قریب ہوا۔ پانچویں معراج کی رات اے عزیز

تفصیل ان سب دفعہ کی دیکھہ اوس سے ظاہر ہے کہ ہر دفعہ واسطے حفظ ان
حرکات کے جو بتقاضاے عوارض بشریت نسبت آنے والے زمانہ کے
ممکن الصدور ہوتی ہین پہلی ہی سے شرح صدر بحکم حضرت حکیم علی الاطلاق حافظ
حقیقی کے قبل از بلوغ اوس زمانہ کی نظر پر حفظ ما تقدم ہوتا رہا کہ کسی منکر کو
مجال چون وچرا نرہے چنانچہ خصائص سے آنحضرت کے ظاہر ہے کہ بچپن مین
لڑکپن مین عالم شباب جوانی مین غرض ہر زمانہ مین کوئی بات آپ مین بہی
جو اور بچون اور لڑکون اور جوانونکو لاحق ہوتی ہین اور جوش مارتی ہین کیونکہ
پہلی ہی خدا تعالے نے سب ایسی ویسی باتونسے پاک صاف کر دیا تہا اسی لقب
کی توجیہ مین تفاسیر فریقین سے واضح ہے کہ یہ لقب خاص بہی مخبر ہے اوپر
عصمت مخبر صادق کے یعنی آپ عہد سے لحد تک ایسے ہی معصوم تہے جیسے بچہ
معصوم ماکی گود مین پیٹ سے فوراً نکلا ہوا ہوتا ہے اور فی الواقع کیونکہ نہون جو نور خدا
اوراسپر عالم البشریت مین بہی پانچ دفعہ شرح صدر ہووے اے عزیز یاد رکہہ کہ
پہر ایسے طیب طاہر پیغمبر کو قبل از بعثت بہی کسی حالت مین غیر معصوم یعنی
معاذ اللہ مرتکب معاصی سہواً یا عمداً کسی زمانہ مین صغیر سن یا قبل از بعثت
یا بعد از بعثت تصور کرنا اور نوک زبان پر لانا صرف خانہ دین وایمان کو برباد
کر دینا ہے اور خدا تعالے کو صاف جہٹلانا ہے کہ وہ تو شرح صدر کرے ملک کے
پیٹ مین اور یہ اوسے معاذ اللہ لغو سمجہے اللہم احفظنا من شرور انفسنا وسیات
اعمالنا اللہم اہد جمیع القوم الجاہلین بحرمتہ سید المرسلین وآلہ الطاہرین صلوٰۃ اللہ
وسلامہ علیہم اجمعین جناب شاہ ولایت کا حال کتب تفاسیر وحدیث سے ہدایت

فضایل علیؑ مین دیکھا چاہیے کہ بتشریح و تفصیل باسانید متفق علیہا فقیر بھی
کچھہ لکھتا ہی یہان مختصراً بطریق یاددہی اتنا کافی ہے کہ جب آپ ماکے پیٹ مین
تھے تب سے کیا کیا معجزات اور کرامات ظاہر ہوتی تھے یہان تک کہ پیغمبر صاحب تشریف
لاتے تو ماکے پیٹ مین کہڑے ہوکے بے تحاشا تعظیم کو اٹھا دیتے اور پیشانی پر خاک
بتون کی پیدا ہوتے ہی نہ لگانے دی منہ کسیکا پہلی نہ دیکھا الا پیغمبر صاحب
کے نہلانے کو فرشتہ آئے پانی بہشت کا لائے نام خدا تعالے کے ہانسے عطا
ہوا ہمنام خود خدا کے ہوئے علی ہذا القیاس صدہا معجزے ہین کہ دلایل النبوت
شرف النبوۃ مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ کتب سنت جماعت مین موجود
ہین تولد کعبہ شریف مین نام جنکا بموجب احادیث متفق علیہا عرش پر اور
دروازہ پر جنت کے پیغمبر صاحب کے پاس لکہا ہوا بالجملہ ماکے پیٹ سے پیدا
ہوئے تو کلمہ پڑہتے ہوئے اور خاص کعبہ مین جہان غیر طاہر کا حکم نہین اور زنان
پیشین مین بھی کسی کے لئے یہ حکم نہ تہا اور نجاست نفاس از بس مشہور ہے
چنانچہ تفسیر وکیع اور تاریخ خطیب بغدادی مین کہ نہایت معتمد مفسر و محدث سنت
جماعت کے ہین اور کتب تفاسیر و حدیث شیعہ مین متفق علیہا حدیث ہے
کہ موکلان علیؑ فخر کرتے ہین تمام ملائک پر اسواسطے کہ کبھی کسیطرحکا کوئی گناہ
اُن کے لئے نہین لکہا یعنی نسبت اور تمام لوگونکی سوائے اِن نوری اجسام کے
فخر کرتے ہین کیونکہ یہ نوری جسم جو اہلبیتؑ ہین یہ بمنزلہ نفس واحد کے ہین اور
امام غزالی صاحب کتاب سر العالمین مین کہ نہایت معتبر عالم ہین سنت جماعت
کے لکہتے ہین کہ کسی صاحب علم نے خطا نسبت حضرت علیؑ نہین کی جناب

بسیدہ دو جہان کا حال فریقین کے ہان وقت تولد سے واضح ہے کہ وقت تولد
مریم و حوا وغیرہ نے بہشت کے پانی سے غسل دیا تھا سے معمولی تک سے
پاک تھین جو مفصل اوپر لکھا گیا کوئی مخالف اور موافق کسیطرح کی خطا اور گناہ
کا واسطے اس پارہ جگر ذات مصطفوی کے قایل نہین پیغمبر صاحب اپنا جگر کا
ٹکرا فرمادین پر ظاہر ہے کہ جزو اور ٹکرا ایسے طاہر کا طاہر ہے اور مکرر اوپر بھی
لکھا گیا کہ حدیث متفق علیہا ہے یغضب اللہ لغضب الفاطمہ یعنی غضب ہوتا ہے
خدا ساتھ غضب فاطمہ کے ازبس ہویدا ہے کہ اگر سہواً یا خطاً یعنی ناحق بھی
غضب کہ ایک اقسام عصیان سے ہی انسے صادر ہووی یعنی یہ معصوم نہوتین
تو کیونکر خدا تعالے معاذ اللہ ایسے غضب سے غضب ہوتا تمام انکا بموجب احادیث
متفق علیہا بشمول نام نبیؐ و علیؑ عرش پر لکھا ہے المختصر کہ پیدا ہوئین تو بہشت کے
پانی سے نہلائی گئین لقب بتول کافی ہے بموجب فرمودہ رسول مقبول کے
بچپن سے طہارت کو کیونکہ جرم سہواً یا عمداً سب امورات دنیا سے ہین اور
لقب مذکور سے واضح ہے کہ یہ دنیوی سب امورات سے محفوظ تھین چنانچہ
بتصریح لکھا گیا ہے۔ دو نو شاہزادون یعنی حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ کا
حال ازبس ظاہر ہے کتب فریقین سے کہ جب آیت نازل ہوئی تو نہایت صغیر
سن تھے کیونکہ تولد امام حسن کا ۳ھ ہجری اور تولد امام حسینؑ کا ۴ھ حد پانچ
کہ بموجب تصریح امام شافعی اور قرطبی وغیرہ سب مورخین کے بالاتفاق واضح ہے
اور اگرچہ تعیین تاریخ نزول آیت التطہیر نظر سے فقیر کے کسی کتاب مین شیعہ صاحب
یا سنی صاحب کے نہین گذری لیکن بموجب شہادت جناب ام المومنین حضرت

صدیقہ وغیرہا کے مطابق مصرحات صدر بتواتر ظاہر ہے کہ روز مباہلہ کو پیغمبر صاحب نے انہین چار دن نوری جسمون کو چادر اوڑہائی جنمین پانچوین خود آنحضرت تہے اور یہ آیت پڑہے ہے اور یہ بات تواریخ فریقین سے واضح ہے کہ مباہلہ سنہ ہجری مین واقع ہوا تو صغارت سن یعنی معصومیت دونو صاحبزادون کی ازبس ظاہر ہے بلکہ مباہلہ مین مخصوص انہین چار دن نوری جسمونکو اپنی ساتہہ لیجانا محبوب خدا کا بہی دلیل قاطع کافی اور وافی ہے طہارت اور نوری ہونے اور معصوم ہونے پر اُن کے اُس شخص کے لیئے جو ذرا بہی نور ایمان اور روشنی ایقان دین محمدی رکہتا ہو چنانچہ تفسیر آیہ مباہلہ مین بہ بسط و تشریح مفصل مرقوم ہے اور یہی احادیث معتبرہ سے واضح ہے کہ سنہ ہجری مین یہی یہ آیت آنحضرت نے تلاوت فرمائی یعنی جبکہ دونو صاحبزادی تولد بہی نہین ہوئی تہے چنانچہ تفصیل اسکی قریب ذکر ہوتی ہے تو نظر بر مصرحہ بالا پر ظاہر ہے کہ تصور تجویز نسبت صدور گناہ قبل از نزول آیت تطہیر کے یعنی ایسے اطفال صغیر سن کے لیئے معاذ اللہ عقلاً اور عادتاً اور عرفاً سب ہی نوع انسان ممنوع جانتے ہین بلکہ عرف مین اطفال فساق و فجار تک کو بہی معصوم کہتے ہین کیونکہ جب تکلیف شرعی ابہی انہپر جاری نہین ہوئی تو عصیان کیونکر ثابت ہو جنکے نام ساتہہ نام پیغمبر صاحب کے بموجب احادیث متفق علیہا عرش پر لکہی ہوی ہین تو ایسے صدور گناہ معاذ اللہ قبل از نزول آیت بہی تصور کرنا حرف غضب الہی ہے اللہ بچاوے ہر غضب سے اخطب خوارزم کہ نہایت معتبر ہے محدثین مین سنت جماعت کے بڑے محقق محدث عالم ابن حجر صاحب صواعق نے کمال توثیق و تعظیم سے صواعق محرقہ مین

جس نے سندین پکڑی ہین لکھتا ہے ابی سعید خدری سے کہ بعد زفاف جناب سیدۂ دوجہان کے پیغمبر صاحب چالیس صبح تک دروازہ پر حضرت علیؑ کی کہا کئے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ الصلوٰۃ یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ اس جگہہ سے واضح ہوتا ہے کہ اول یہ آیت اسی زمانہ مین نازل ہوئی اور کتب سیر فریقین سے باتفاق ہویدا ہے کہ عقد جناب سیدہ معصومہ کا سنہ دو ہجری مین ہوا اس جگہہ سے بھی واضح ہے کہ یہ آیۃ وافی ہدایۃ کئی بار نازل ہوئی ہے اور ظاہر اپہلی بار یہی ہے کیونکہ حال یوم عقد اور شب زفاف جناب سیدۂ دوجہان فریقین کے کتب تفسیر وحدیث وسیر دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ظہور نزول اس آیت کا اُسی صبح کو اثر دعائے آنحضرت سے واسطے اظہار عصمت وطہارت ان طیب طاہر نوری جسمون کے ہوا کتب حدیث و فریقین سے جو حال روز مذکور کا مندرج ہے بہت طویل ہے صرف تحریر جمال الدین محدث کہ سنہ ہجری دفتر اول روضتہ الاحباب مین جو لکھتا ہے بعینہا عبارت اُسکی لکھی جاتی ہے کہ فارسی بہت صاف ہے جیسے جناب مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ مین بھی معتبر و معتمد بیچ باب کیود کے لکھتے ہین اور مدارج شیخ عبدالحق دہلوی وغیرہ کتب کثیرہ مین بھی یہ مضمون مفصل ہے عبارت روضتہ الاحباب یہ ہے۔ ع ہم در سال دوم از ہجرت در ماہ رجب آن سال یا در ماہ صفر نکاح علی مرتضٰےؑ کرم اللہ وجہہ با فاطمہ زہرا واقع شد وزفاف ہم درین ماہ وبقولے بعد ازان بودہ وگویند فاطمہ دران روز ہژدہ سالہ بود مرویست کہ ابوبکر صدیق از پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ را خواستگاری نمود حضرت فرمود در باب تزویج فاطمہ انتظار وحی میکشم۔

صدیق صورت حال را با عمر خطاب تقریر فرمود وے گفت ای ابوبکر خطبه ترا رد کرد
و فاطمه را بتو نمیدهد بعد از چند وقتی ابوبکر با عمر گفت تو خواستگاری نمای فاطمه را
عمر بمجلس حضرت آمد و خواستگاری نمود همان جواب که ابوبکر شنیده بود وی
نیز شنید عمر به نزد ابوبکر آمد و حکایت گذشته باز گفت صدیق گفت یا عمر خطبه
ترا نیز رد کرده و دختر را بتو نمیدهد بعد از چند وقتی یاران علی مرتضی و اهل و خویش
وی باو گفتند تو خواستگاری نمائی فاطمه را علی گفت بعد از انکه ابوبکر و عمر درین
معرض در آمدند و با ایشان نداد پس کسے خواهد داد و باو گفتند ترا با آن سرور خصوصیتی
هست که دیگر را نیست قرابت قریبه باوی داری شاید که خطبه ترا قبول کند و روایتی
آنکه علی مرتضی فرمود خواستم که فاطمه را خواستگاری کنم با خود اندیشه کردم که هیچ
ندارم چگونه در معرض این امر توانم در آمد باز قرابت و صله رحم را ملاحظه نمودم و به
نزد رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم رفتم و سلام کردم و هیچ نگفتم حضرت جواب
سلامم باز داد فرمود اے علی حاجت تو چیست گفتم فاطمه را خواستگاری مینمایم
پیغامبر صلی الله علیه و آله وسلم فرمود مرحبا و اهلا و دیگر هیچ نگفت از مجلس آن سرور
بیرون آمدم گروهے از انصار با من ملاقی شدند و گفتند خواستگاری نمودی
دختر بتو داد یا نه گفتم نمیدانم انقدر گفت مرحبا و اهلا گفتند انقدر بس است
که حضرت فرمود هم اهل بتو داد و هم خوشی و راحت حواله نموده و گویند آن سرور
با فاطمه گفت که علی ترا خواستگاری مینماید فاطمه هیچ نگفت و ساکت بود حضرت
وی را به علی نکاح کرد و از اینجاست که فقهاے دین پناه رحمهم الله گفته اند که مستحب است
ولی را که چون دختر کبیره خود را بکسے دهد استیذان از وے نماید و سکوت بکر

بمنزله او ن ولیست. نقلست که چون علی خواستگاری فاطمه نمود حضرت فرمود
مهر او چه میکنی علی گفت یا رسول الله در دست من چیزی نیست که لایق مهر وی
باشد فرمود زره خطمیه ات کجاست آنرا بفروش و بهای آنرا مهر او ساز. و در روایتی
آنکه حضرت از علی پرسید که هیچ در دست داری علی گفت اسپی و زره دارم
فرمود یا علی اسپ ترا ضرور است ولیکن زره را بفروش و بهای آنرا مهر ساز
پس علی از مجلس نبی صلی الله علیه و آله وسلم بیرون آمد و زره را در بازار کرد تا
بفروشد عثمان بن عفان آنرا بخرید بچهار صد و هشتاد درم علی مرتضی آنرا درگوشه
ردا ریخته بسته به نزد پیغامبر صلی الله علیه و آله وسلم آورده و نظر حضرت بر زمین
اخلاص بماند فرمود چند است علی هیچ نگفت رسول صلی الله علیه و آله وسلم قبضه
ازان برگرفت و به بلال داد تا برای فاطمه در بوی خوش صرف نماید آنگاه با ام سلمه
گفت این بقیه را بگیرفت و بشمرد و دویست درهم بود. در روایتی آنکه دو دانگ
را در بوی خوش صرف کردند و چهار دانگ را اثیاب و متاع و اثاث البیت خریدند
دو جامه برد و دو بازو بند نقره و قطیفه که تمام بدن ایشان را می پوشید و قدحی
و یک آسیا دستی وارد پیره سبو و مشک آبی و مشره بر دو نهالی از کتان که
حشو یکی از خرما و حشو دیگری از تراشه سیبان و چهار عدد بالش که دو عدد را
ازان به پشم و دو دیگر را به لیف خرما پر کرده بودند بجهت فاطمه ترتیب کردند شیخ
زرندی در کتاب نظم درر السمطین روایت میکند از انس بن مالک که گفت من
نزد رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم نشسته بودم که آثار وحی و بشره مبارک وی
ظاهر شد چون وحی منجلی گشت فرمود ای انس هیچ میدانی که جبرئیل از برای من

از نزد خداوند عرش چہ پیغام آورد گفتم یا رسول اللہ پدر و مادرم فدائے تو باد چہ
خبر آوردہ فرمود این آورد کہ ان اللہ تعالیٰ یامرک ان تزوج فاطمۃ من علی پس بحکم
حق تعالیٰ امر میفرماید ترا کہ فاطمہ را بعلی بزنی دہی اے انس برو ابوبکر و عمر و
عثمان و طلحہ و زبیر و جماعتے از انصار را بگو کہ رسول خدا شما را میخواند انس گوید
بموجب فرمودہ رفتم و آن گروہ را بخواندم چون جمع شدند و علی نیز حاضر گشت
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خطبہ بلیغ خواند مشتمل بر تجمیل حمد و ثناء حق تعالیٰ
و بہ ترغیب نکاح آنگاہ فرمود خداوند تعالیٰ مرا امر فرمودہ کہ فاطمہ را تزویج علی دہم
ہم او را ابنتی بعلی دادم بمہر چہار صد مثقال نقرہ راضی شدی اے علی گفت راضی شدم
و در روایتی آنکہ علی را فرمود تا خطبہ بخواند پس حضرت دعائے خیر در شان علی و فاطمہ
تقدیم رسانید و گفت جمع اللہ شملکما و اسعد جدکما و بارک علیکما و اخرج منکما کثیراً
طیباً۔ یعنی جمع کرے خدا تعالیٰ پریشانی تمہاری اور نیک کرے کوشش تمہاری
اور برکت دیوے اوپر تمہارے اور پیدا کرے تم میں سے بہت سے پاک۔
بعد از آن طبقے از خرما آوردند و امر فرمود تا ہر کسے بجہتہ خویش ربودند و ازینجا ست
کہ فقہائے دین پناہ گفتہ اند لا باس بنثر السکر و النور فی الضیافۃ و عقد النکاح
و بعضے از علما باستحباب آن قائل شدہ اند مرویست کہ حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم با ام سلمہ گفت دختر مرا بخانہ علی ببرد و بسپار و با او بگو کہ تعجیل نکند تا من
بیایم و ایشان را با یکدیگر نہ بینم و چون نماز خفتن گذارد کوزہ آب بر داشت و بنزد
ایشان آمد و آب دہن مبارک را در آنجا انداخت و معوذتین و دیگر ادعیہ بر آن
خواند آنگاہ فرمود اے علی ازین آب بیاشام و وضو ساز و با فاطمہ فرمود تو ہم بیاشام

و وضو ساخت و در روایتی آنکه مقداری از آب بر سر فاطمہ و در میان هر دو پستان وی
پاشید گفت اللهم انی اعیذها بک و ذریتها من الشیطان الرجیم یا خدا تحقیق
مین پناہ مانگتا ہون اُسکو ساتھ تیرے اور اولاد اُسکی کی شیطان رجیم سے - آنگاه
مقداری دیگر از آن بر سر علی و میان هر دو شانه وی پاشید و گفت اللهم انی اعیذه
بک و ذریته من الشیطان الرجیم - یا خدا مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اور اُسکی
ذریت کے لئے شیطان رجیم سے - و در روایتی آنکه اللهم انهما منی و انا منهما اللهم
کما اذهبت عنی الرجس و طهرتنی فطهرهما - یا خدا وہ دونو مجھسے ہین اور مین اُن دونو سے
یا خدا جیسا لیگیا تو پلیدی کو مجھسے اور پاک رکھا مجکو پس پاک رکھہ اِن دونون کو -
آنگاه فرمود برخیزید و بجای خواب خود روید که خداوند تعالی میان شما الفت دهاد و
برکت کناد در نسل شما و خود برخاست تا از خانه بیرون رود فاطمه در گریه افتاد پیغامبر
فرمود ای دختر که چه چیز ترا در گریه می آرد به تحقیق ترا بکسی بزنی دادم که اسلام وی
از همه پیش و علم وی از همه بیش و خلق وی از همه بهتر و عرفان وی بخداوند تعالی
از همه زیاده است - و در روایتی آنکه سید عالم صلی الله علیه و آله وسلم را گمان شد
که فاطمه بجهت آن می گرید که علی را مالی نیست فرمود ای جان پدر در حق تو تقصیر نکرده ام
بکسی را شوهر تو گردانیده ام که بهترین اهل بیت من است - و ایم الذی نفسی
بیده لقد زوجتک سیدا فی الدنیا و انه فی الاخرة لمن الصالحین و فی روایته
زوجتک سیدا فی الدنیا و الاخرة - یعنی قسم ہے اُسکی کہ جان میری ہاتھہ اُس کے ہے
البتہ بیاہ کیا مین نے تیرا سردار دنیا کے ساتھہ اور تحقیق وہ عقبے مین البتہ نیکون
سے ہے اور ایک روایت مین ہے بیاہا مینے تجکو سردار دنیا و آخرت کے ساتھہ

وگویند خواجه کائنات صلی الله علیه و آله وسلم افضل الصلوٰة والتسلیمات بمقداری خرما و
سویق بجهت ولیمه الیشان انعام فرمود و سعد کبشی آورد و جمعی از انصار چند صاع ذره
آوردند ولیمه عروسی فاطمهٔ زهرا آن بود اے عزیز غور کر کہ پیغمبر صاحب نے کہ فاضل ترین
تمام پیغمبروں کے ہیں جناب باری میں دعا کی کہ خداوندا میں پناہ میں رکھنا مانگتا
ہوں تجھسے علی کو اور فاطمہ کو اور انکی ذریت کو شیطان رجیم سے اور فرمایا کہ مجھسے
ہیں اور میں انسے ہوں یعنی جو میں ہوں سو یہ ہیں جیسے مجھسے تو رجس کو لیگیا ہے
اور پاک کیا ہے مجھکو اسیطرح انکو بھی پاک رکھ اور جناب سیدۂ دو جہان سے
تبسم فرمایا کہ میں نے تمہاری شادی کی ہے ایسے شخص سے جو سید یعنی
سردار دین و دنیا اور صالح سے سو ظاہر ہے کہ نزول آیت بموجب روایت ابی
سعید خدری اثر سے پیغمبر صاحب کی اسی دعا کا کہ اسی رات کی صبح کو یہ آیت
واسطے اظہار بشارت قبول دعا کی نازل ہوئی جسطرح کہ حضرت مریم کی والدہ
ماجدہ نے دعا کی تھی کہ خداوندا میں نگاہ میں رکھنا مانگتی ہوں تجھسے اسکو شیطان
رجیم سے اور خداتعالے نے یہ دعا اُن کی قبول کی اور حضرت زکریا نے دعا کی کہ
خدا تو عنایت کر مجھکو ذریتہ طیبہ تو اُن کے لئے بشارت ہوئی ساتھہ تولد یحیی کے
اور حکم ہوا کہ تین دن بات نکرو اور بہت ذکر کرو خداتعالے کا اور صبح اور شام
تسبیح پڑھو چنانچہ تیسرے پارہ میں آیتہ وانی سمیتہا مریم وانی اعیذہا
بک وذریتہا من الشیطن الرجیم فتقبلہا ربہا بقبول حسن وانبتہا نباتا حسنا یعنی
تحقیق میں نے نام رکھا اسکا مریم اور میں پناہ مانگتی ہوں اسکو ساتھہ تیرے اور اسکی
اولاد کو شیطان سے پس قبول کیا اسے خدا نے اسکے ساتھہ اچھے قبول کے اور اگاہ کیا اسکو

اگلی احیاء اور آیہ ہنالک دعا زکریا ربہ قال رب ھب لی من لدنک ذریتہ طیبتہ۔ یعنی اُس جگھہ پکارا زکریا رب اپنے کو۔ کہا ای پروردگار میرے بخشدی واسطے میرے اپنے پاس سے اولاد پاکیزہ۔ ان قصون کی صاف بالتصریح خبر دیتے ہین اور اسی پارہ مین اسیطرح اثر دعا ظاہر ہے آیہ و اذ قالت الملئکۃ یا مریم ان اللہ اصطفک وطہرک واصطفک علی نساء العالمین۔ یعنی جب کہا فرشتون نے ای مریم تحقیق خدا نے برگزیدہ کیا تجکو اور پاک کیا تجہے اور برگزیدہ کیا اوپر عورتون عالمون کے۔ اور آیہ فنادتہ الملئکۃ وہو قایم یصلی فی المحراب ان اللہ یبشرک بیحیی مصدقا بکلمۃ من اللہ وسیدا وحصورا ونبیا من الصلحین۔ یعنی پس پکارا اسکو فرشتون نے اور کھڑا ہوا نماز پڑہتا تہا بیچ محراب کے تحقیق خدا خوش خبری دیتا ہے ساتہہ یحیی کے سچا کرنیوالا ایک بات کو اللہ سے اور سردار ہی اور زاہد ہے اور نبی ہے صالحون سے۔ ای عزیز غور کر مادر مریم نے نذر مانی اور دعا کی جب اونکو ایسی بیٹی خدا تعالے نے عطا کی اور بعد تولد کے فرشتون نے انکو بشارت طہارت دی حضرت زکریا پیغمبر نے دعا کی جب ایسا بیٹا عطا کیا اور بعد مدت کے دعا قبول ہوی چنانچہ آیہ۔ الا تکلم الناس ثلثۃ ایام الا رمزا واذکر ربک کثیرا وسبح بالعشی والابکار ــــ یعنی یہ کہ نہ بولے تو لوگون سے تین دن مگر اشارہ سے اور یاد کر پروردگار اپنے کو بہت اور تسبیح کر شام اور صبح کو سے ہویدا ہی تو غور کر کہ چونکہ ہمارے پیغمبر صاحب خاتم الانبیا فاضل ترین سب کے ہین سو یہ کمال فضیلت ہی ہمارے پیغمبر صاحب افضل پیغمبران سبحان کی معہ انکی صاحبزادی اور داماد اور ذریت کے کہ خود انکو بیجرد دعا ساتہہ القاب اہلبیت اور بشارت تطہیر کے

خدا تعالےٰ نے خطاب فرمایا اور دونونکو بلکہ انکی اولاد کو بہی سید اور سیدۂ دنیا و
آخرت کا کہا چنانچہ باحادیث متواترہ ظاہر ہوا اور انشا اللہ بیان ہوگا اور پہر جب
دونو صاحبزادے تولد ہوئے تب پہر آیت نازل فرمائے چنانچہ حدیث ام المومنین
جناب صدیقہ بروز مباہلہ اور حدیث حضرت ام سلمہ حجرہ مین اور ابن عباس وغیرہ سے ہویدا
ہوا کہ وہ بعد تولد حسینؑ کی تہی جو اسوقت چارون نوری جسمون کو عبا مین آپ نے لیا
اور فرمایا یہ آیت میری اور علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کے لئے نازل ہوئی ہے اور بہی نظر بر
مذکورات بالا جو بعضے راویون سے واضح ہے کہ چالیس دن اور بعضونسے نو مہینے تک
پیغمبر صاحب دروازہ پر جناب بی بی فاطمہ سیدۂ دوجہان کے صبح کے وقت روز
یہ آیت تطہیر فرمایا کئے اور سمعانی مشایخ معتبر سنت جماعت نے رسالہ قوامیہ
مین جو روایت چہہ مہینے کی بہی لکہی ہے تو شیطان وسوسۂ منافات روایات مین
انسان کو ڈال سکتا ہے لیکن واصل تائید وہدایت ازلی غور کر سکتا ہے کہ اخبار
کم و بیشی ایام منافات نہین ہو سکتی کیونکہ راویان متعدد ہین ہر ایک خبر اُس مدت
کی دیتا ہے جس مدت تک دیکہا تو ممکن ہے کہ ایک تو اُس جگہہ مثلاً نو مہینے تک
حاضر خدمت رہا ایک چہہ مہینے مین کہین چلا گیا ایک چالیس ہی روز رہا غرض جسنے
جتنا دیکہا سو روایت کی اور بہی احتمال ہو اہے کہ جب کئی دفعہ یہ واقعہ ہوا تو کبہی کئی دن
فرمایا کئے کبہی کئی دن اور جتنا کچہہ جس راوی نے دیکہا روایت کی بالجملہ توفق سے
اِن تمام احادیث کی بموجب تفاسیر فریقین واضح ہے کہ یہ آیت کئی بار نازل ہوئی

جیسے کہ آیہ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا وغیرہا بعضے آیات مکرر نازل
ہوئی ہین گو کہ وقت ترتیب قرآن شریف کے مکرر نہین لکہی گئین چنانچہ تفسیر آیہ

ویطعمون الطعام میں زاہدی صاحب امام مفسرین سنت جماعت وغیرہ مفسرین
شیعہ اور سوا اسکے اکثر مقاموں میں لکھتے ہیں چنانچہ آیہ اذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم
فسجدوا الا ابلیس بھی مواضع مکررہ میں نازل ہے اور مکرر قرآن میں بھی موجود ہے
لیکن مصلحتیں اور مضرتیں اسکے کہ بعضے آیتیں جو مکرر نازل ہیں عند الترتیب مکرر
درج کی گئیں اور بعضی نہیں کی گئیں اور وجوہات اور اسباب انکی ظاہرا منجر بمناظرہ
اور مطارحات ومنازعات مذہبی معلوم ہوتے ہیں فقیر کو وہ رستہ مقصود نہیں
مطلب مقصود سے ہے فقیر کے نزدیک چہوٹا منہ اور بڑی بات کیا ضرور ہی مختصراً
اتنا بس ہے کہ ترتیب دینے والے قرآن کے بعد پیغمبر صاحب کے جو اصحاب ذیشان
تھے انہوں نے کچھ مصلحت سمجھی ہوگی جسے متاخرین نہیں پہنچ سکتے مصرع
صلاح مملکت خویش خسروان دانند۔ یا یہ کہ مجتہد تھے مجتہد خطا پر بھی مستحق ہے
ثواب کا کہ از بس مشہور ہے یہ کہنا کون ضرور ہے کہ عداوت سے اہلبیت ہی
کے مکرر نہ درج کیا فقیر کو اپنے کام سے کام ہے اور مقصود سے مطلب ہے انسان
کو نظر بر حفظ وصیانت نفس وعقیدہ کے شر اور وساوس شیطانی ونفسانی سے
کہ ہر بشر ضعیف البنیان کے ساتھ لگی ہیں درود اور لاحول اور استعاذہ بخدا
ضرور ہے اے عزیز کبھی وساوس شیطانی ونفسانی سے بعضے آدمی نظر بر ظاہر
وقوع آیہ مذکور درمیان میں اون آیات کی جو بتصریح ضمایر خطاب مونث ازواج
کی شان میں ہیں دہوکے سے غلطی میں پڑتے ہیں اور بسبب اسکے غوطہ کہاتے
ہیں اور بحر ہلاکت وضلالت میں غرق ہوتے ہیں لیکن انسان کو تائید ہدایت
ازلی شامل حال ہو تو وہ تلاوت قرآن اور ملاحظہ تفاسیر وسیر فریقین سے دیکھے

سکتا ہی اور بالیقین کالشمس فی وسط السمار جان سکتا ہی کہ صدہا آیتین اس قسم کی ہین
کہ وہ نازل کسی اور وقت ہوئین اور کسی اور کے حق مین لیکن بعد الترتیب کسی اور
آیت کے بعد کسی اور کی شان مین درج ہین اور جو آیات اور سورہ پہلے نازل ہوئی
ہین وہ ترتیب مین بعد انکے درج ہین جو بالاتفاق پیچھے نازل ہوئی ہین اطفال مکتب خون
تک جان سکتے ہین پیشانی سے ہر سورہ کی کہ بہتیرے سورہ جو مدینہ منورہ مین بعد
ہجرت نازل ہوئی وہ اول درج ہین انسے جو مکہ معظمہ مین قبل ہجرۃ نازل ہوئی بسم اللہ سورہ
اقرا جیسے مفسرین اور اہل سیر دیقین کے سب لکھتے ہین اول نازل ہوئی مکہ معظمہ
مین درمیان کوہ حرہ کے کہ ابتدائے نزول قرآن پہلے دن اسی جگہہ ہی اور نزول
اسکا ابتدائی حقیقی لکھا ہی جلال الدین محدث وغیرہ اکثرون نے اور بعضے شاذ روایت
مین سورہ حمد اور شروع سورہ مدثر کو پہلے لکھا ہے غرض بہر کیف یہ تینون اور
سب سے پہلے نازل ہین سو سورہ اقرا تو تیسوین یعنی اخیر پارہ مین درج ہی جسکا
نزول ابتدا حقیقی اور سورہ مدثر اونتیسوین پارہ مین اور سورہ حمد شروع قرآن مین
اور جو آیتین اور سورۃ کہ اقرا اور مدثر کے بعد سالہا سال کے پیچھے مدینہ منورہ مین
نازل ہوئین وہ پہلے پارون مین درج ہین چنانچہ سورہ تبت یدا ابی لہب فریقین
کے ہان سے ہویدا ہے اور خود ظاہر ہے کہ ابولہب کے حق مین ہے جو مکہ مین بعد تین
برس کے نزول وحی سے نازل ہوئی سو تیسوین پارہ اخیر قرآن مین درج ہی
اور آیت وانذر عشیرتک الاقربین جو بالاتفاق اس سورہ سے پہلے نازل ہوئی
ہے وہ بھی اونتیسوین پارہ مین ہے اور آیت فاصدع بما تومر واعرض عن
المشرکین جو اس سے بھی پہلے نازل ہے وہ بھی چودھوین پارہ مین اور

آیت فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم ـ جیسے آیت
مباہلہ کہتے ہین جو سنہ دس ہجری مین نازل ہوئی یعنی نزول وحی سکے تیئسوین
برس سو تیسرے پارہ مین داخل ہے اور سورہ بقر جو مدینہ مین بعد ہجرت نازل
ہے وہ بعد فاتحہ سب سے پہلے داخل ہے اور سورہ انعام جو بہ تصریح مفسرین اور
مورخین اور محدثین فریقین سکے بعد سورہ حجر کے نازل ہے سورہ ساتوین پارہ
مین شروع آٹھوین مین ختم اور خود سورہ حجر جو اس سے پہلے نازل ہے سو شروع
اسکا اخیر تیرہوین پارہ کے یعنی چودہوین پارہ مین مندرج ہے اور علیٰ
ہذا القیاس اسی طرح بہتیری سورتین ہین غرض تفصیل ایسی باتون کی موجب
تطویل ہے پیشانی ہر ایک سورہ کی دیکھہ لینی ہی اطفال ہجا خوان تک کو واسطے
صدق اور واسطے تصدیق مقال فقیر کے کافی ہے علیٰ ہذا القیاس اکثر اور آیات کا
یہی حال ہے کہ اکثر سورہ مکی ہین اور وہ آیتین انمین داخل ہین جو مدینہ مین نازل
ہوئی ہین اور اسیطرح برعکس اسکے بحریر تفصیل اُن تمام آیتون کے جو اوّل نازل
ہوئی ہین اور اخیر کے پارونمین مین درج ہین ہنبر تطویل ہے اس لیئے بطریق نمونہ
تہوڑی سی لکہی جاتی ہین ہر ایک تہوڑا سا پڑہا لکہا آدمی بہی اتنسے صاف حقیقت
حال کو پہنچ سکتا ہے اور کیفیت اٹہا سکتا ہے دفتر اول روضۃ الاحباب جمال الدین
محدث وغیرہ اور کتب سیر و تفسیر علمائے سنت جماعت اور بہی کتب و سیر و

تفسیر علمائے شیعہ غرض فریقین کے ہاتنسے صاف ظاہر ہے کہ آیہ اذن للذین
یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرہم لقدیر سنہ ۲ دو ہجری مین نازل ہوئی اور
اسی پر ابتدائے جہاد واقع ہوا بلکہ بعضے اخیر سال اول بہی لکہتے ہین ـ پر واضح ہے

کہ یہ آیت تو سورۃ الحج سترہوین پارہ مین بعد نصف قریب ثلث درج ہے اور
غزالعینی لڑائی کفار سے شروع ہوئی چنانچہ غزوہ بواطہ اور غزوہ ذوالعشیرہ وغیرہ
ہوچکین تب عبداللہ بن جحش اسدی معہ کتنے اصحاب کے بطن نخلہ کو تعین ہوئے
وہان لڑائی ہوئی جو کفار کو قید کرکے خوب غنیمت لائے اور چونکہ یہ لڑائی پہلی تاریخ
ماہ رجب کو واقع ہوئی اور یہ مہینا ماہ ہائے حرام سے معدود ہے سو کفار طعنہ دینے لگے
کہ ماہ حرام مین پیغمبر خدا نے لڑائی حلال کی اُسوقت آیت یسألونک عن الشہر الحرام
قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر وصد عن سبیل اللہ وکفر بہ والمسجد الحرام واخراج اہلہ منہ اکبر
عند اللہ والفتنۃ اکبر من القتل نازل ہوئی اور پر ظاہر ہے کہ یہ آیت دوسرے پارہ
مین بعد نصف درج ہے اور آیہ ہذان خصمان اختصموا فی ربہم جنگ بدر مین حضرت
حمزہ اور حضرت علیؑ کی شان مین نازل ہوئی سورہ حج مذکور الصدر مین قبل آیہ اذن للذین
کے دو رکوع پہلے درج ہین سورہ یس کہ مکہ مین وقت ہجرت آنحضرت شروع سے
تا فاغشیناہم فہم لا یبصرون پڑھتے ہوئے دولت سرا سے برآمد ہوئے سو بائیسوین
پارہ مین درج ہے اور بعد اُسکے آیتہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات
اللہ بھی شب ہجرت نازل ہوئی شان مین حضرت علیؑ کے جبکہ وہ آنحضرت کے بچھونے
پر سو رہے سووہ دوسرے پارہ مین بعد نصف درج ہے کما فی روضۃ الاحباب
منقول است کہ جبرئیل امین از نزد رب العالمین آمد و از حقیقہ آن حال او را خبر گردانید
و فرمان آورد کہ ان اللہ یامرک بالہجرت وگفت امشب در جامہ خواب خود کہ ہر شب
می بودی مکیہ مکن و فردا کار سازی ہجرت کن و بجانب مدینہ متوجہ شو چون شب
درآمد کفار بدستوریکہ مقرر کردہ بودند در سرای حضرت جمع آمدند و مترصد می بودند

تا آنکه چون حضرت بخواب شود که بر سر وی ریزند و هلاکش سازند پیغامبر صلی الله علیه وآله
وسلم بر آن حال مطلع شد علی کرم الله وجهه را گفت که کفار قصد ما دارند و من از اینجا
بیرون میروم تو امشب در جامه خواب من تکیه کن و برد سبز حضرمی را بر خود بپوش
و آن بردی بود که هر شب حضرت صلی الله علیه وآله وسلم بر خود می‌پوشید و یاد کرد
گفت دل را قوی دار ای علی که ایشان مکروهی بتو نتوانند رسانید و در روایتی آنست
که فرمود که مرا اذن هجرت بمدینه دادند من فردا تجهیز سفر می‌نمایم و بطرف مدینه
روان میشوم و امانات و ودایع که نزد حضرت بود همه را بعلی سپرد تا باصحابانش
رساند و خود بعقب آن سرور بمدینه آید پس علی مرتضی بر فراش خاص پیغمبر صلی الله
علیه وآله وسلم تکیه فرمود و ردا را بر دوش کشید و حضرت از خانه بیرون آمد اول سوره
یس تا آنجا که وجعلنا من بین ایدیهم سدا و من خلفهم سدا فاغشیناهم فهم لا یبصرون
میخواند و مشتی خاک بر سر ایشان پاشید و بر ایشان بگذشت و آن سرگشتگان
بادیه ضلالت ویرا ندیدند مرویست که در آن شب علی مرتضی در جامه خواب آن
حضرت تکیه نمود و نفس خود را فدای وی ساخت حق تعالی وحی کرد بجبرئیل و
میکائیل که من میان شما هر دو عقد مواخات بستم و عمر یکی را بیش از شمار آن دیگر
گردانیدم کدام از شما ایثار حیات آن دیگری بر حیات خود میکند هر یکی از ایشان
گفتند ما ایثار حیات کسی بر حیات خود نمی‌کنیم زندگانی خویش را دوست میداریم
الله تعالی وحی کرد بایشان که چرا مثل علی ابن ابیطالب نیستید که مواخات
بستم من میان او و محمد و وی نفس خود را فدای محمد ساخت و حیوة او را بر حیات
خویش ایثار نمود بروید بزمین و وی را از شر اعدا محافظت نمایید ایشان بموجب امر

خداوند تعالے بر زمین آمدند جبرئیل بر سر بالین علیؑ بہ نشست و میکائیل بر پایان بالین وی جبرئیل میگفت بخ بخ کیست مثل تو ای علی ابن ابیطالب حق جل و علی مباہات کرد بتو بر ملائکہ ولنعم ما قیل ع ہر آنکہ بہر خدا راہ نفس بر بند د ملک ز عرش بغزوات او

کمر بندد و ہمہ گویند آیہ کریمیہ و من الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ و اللہ رؤف بالعباد در ان باب نازل شد واقدی از مشایخ خود روایت میکند کہ ابو جہل و حکم بن ابی العاص و عقبہ بن ابی معیط و نضر بن الحارث و امیہ بن خلف و ابن حنظلہ و طعمہ بن عدی و ابو لہب و ابی بن خلف و پسران حجاج بنیہ و منبہ اینہا از انجملہ بودند کہ آن شب بر در سرای حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بقصد قتل وی ایستادند اور آیہ و من الناس من یعجبک قولہ فی الحیواۃ الدنیا بعد غزوہ احد اور شہید کرنے بنو لحیان کے جیب اور عاصم وغیرہ اصحاب کو نازل ہوئی اور غزوہ احد بموجب تصریح جمال الدین محدث وغیرہ سنہ تین میں بلکہ بموجب مصرح تاریخ یافعی سنہ پانچ میں ہے سو آیت مذکور دوسرے پارہ میں قبل آیہ و من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ کے درج ہے۔ در باب شراب بالاتفاق یہ بات ہے کہ تین دفعہ آیتین نازل ہوئین مگر بہتیرے اصحاب شراب پیتے رہے اور جو کمال عقل رکھتے تھے انہون نے پہلی ہی آیت پر ترک کیا آخر جو تہی بار اخیر مین جو آیت نازل ہوئی وہ یہ ہے یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر و المیسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون آخر اسپر بالکل منادی حرام ہونے شراب کی گئی چنانچہ سال سنہ چار ہجری میں جو عبارت جمال الدین محدث کے ہے وہ بعینہ یہ ہے اور تاریخ یافعی میں تحریم خمر سنہ پانچ میں ہے بلکہ

بقول مشہور رقمہ حینہ اور ایک قول میں سنہ آٹھ - ارباب سیر رحمہم اللہ آوردہ اند
کہ حق تعالیٰ اول آیتیکہ درباب خمر فرستاد این بود ومن ثمرات النخیل والاعناب
تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا مسلمانان باین اشتغال مینمودند ودران
زمان مثل سائر مباحات بود ولیکن جمعی از صحابہ کہ کمال عقل و وفور رائے بود
ایشانرا بنابر مقصدی کہ برآن مترتب میگردد پیوستہ از حکم خمر استفسار مینمودند
از حضرت تا ایہ آمد کہ یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیہما اثم کبیر ومنافع للناس
واثمہما اکبر من نفعہما پیغامبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آنرا بیاران خواند وفرمود این
مقدمہ تحریم خمر است وچون این آیہ را بر عمر خطاب خواند گفت اللہم بین لنا
بیانا شافیا فی الخمر جماعتے از عقلاء صحابہ گفتند چیزے کہ دروے اثمی کبیر است
ترک آن اولی است ودیگر بشرب آن قیام ننمودند وجماعتے دیگر بملاحظہ
منافع للناس بآن اشتغال مینمودند تا روزے کہ عبد الرحمن بن عوف بعضی از
یاران را ضیافت کردہ بود شراب خوردند چنانکہ بحد سکر رسیدہ بودند نماز
شام در آمد یکے از یاران امامت کرد ودر نماز سورہ قل یا ایہا الکافرون خواند
بطرح لا آت حق تعالیٰ آیہ فرستاد یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری
حتے تعلموا ما تقولون طایفہ دیگر از اصحاب گفتند چیزیکہ منجر میگردد بترک نماز انسب
آنست کہ در گرد آن نگردند از آن کار باز ایستادند وجماعتے دیگر چنان می آشامیدند
کہ در اوقات نماز سکر ندا شتند تا زمانی کہ عتبان بن مالک انصاری جمعی از صحابہ
را مہمانے نمود وکلہ شتر بجہتہ ایشان بریان کردہ بود چون طعام خوردند وخمر
آشامیدند وسکران گشتند بر یکدیگر تفاخر مینمودند واشعارے کہ مبنی از تفاخر و

مدح وذم باشد میخواندند وسعد بن ابی وقاص قصیده انشا کرد که دران قصیده هجو انصار و فخر قوم او بود مردے از انصار استخوان لحمی از کلہ شتر برداشته بر سر سعد ابی وقاص زده سر او را شکست سعد بہ نزد رسول آمد واز آن انصاری شکایت کرد عمر خطاب چون ازان حال وقوف یافت دست بدعا بر داشت وگفت اللهم بین لنا بیانا شافیا فی الخمر حق تعالےٰ آیه فرستاد

یا ایها الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان

فاجتنبوه لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوة والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر الله وعن الصلوٰة فهل انتم منتهون عمر خطاب این آیت بشنید وگفت انتهینا یارب وبروایتے آنکه گفت انتهینا انتهینا یارب انها تذهب المال وتذهب العقل رسول فرمود تا در بازارہاے مدینه ندا کردند که الا ان الخمر قد حرمت بدانید وآگاه باشید که البته بہ تحقیق خمر حرام گردانیده شد ہر کس که شنید وبخوردن خمر مشغول بود در زمان دست ودہن را بشست وترک کرد ودر ہر خانه که شراب بود ہمه را بریختند چنانچہ شراب مانند آب در بازارہاے مدینه روان شد سو پر واضح ہے کہ جو آیت پہلے نازل ہوئی وہ چودھوین پارہ مین قبل از ثلث درج ہے جو اسکے بعد آئی وہ دوسرے پارہ مین درمیان نصف و ثلث اور جو اسکے بعد آئی وہ پانچوین پارہ مین قبل از ربع اور جو اسکے بعد آئی وہ شروع پارہ ہفتم مین درج ہے غرض جو پیچھے اور اخیر مین آئین وہ تو دوسرے اور پانچوین اور ساتوین پارون مین یعنی اوّل درج ہین اور جو سب سے پہلے نازل

ہوئی وہ اون سب سے اخیر یعنی چودہوین پارہ مین درج ہے آیت قدنری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ جو بیچ مدینہ منورہ کے سنہ ۲ ہجری مین نازل ہوئی تو وہ دوسرے پارہ مین بعد آیہ سیقول السفہاء من الناس کے درج ہے ظاہر ہے کہ جو شروع پارہ مین مذکور ہے بالاتفاق سب فرقون کے تفسیر و سیر سے ہویدا ہے کہ جب بموجب آیہ قدنری تقلب وجہک کی قبلہ تبدیل دیا گیا یعنی پہلے قبلہ طرف بیت المقدس کی تہا اور پہر اس آیت سے کعبہ کی طرف مقرر ہوا تو منافق بیہودہ باتین آنحضرت کی جناب مین کہنے لگے تب آیت سیقول السفہاء نازل ہوئی سو پہلی آیات تو بعد اور پچہلی آیات پہلی صریح ہی کہ درج ہین آیہ الم تر الی الذین اوتو نصیبا من الکتاب بیچ حق یہود کے سنہ ۴ مین درباب غزوہ خندق نازل ہوئی سو وہ تو پانچوین پارہ مین قریب ربع اور خود شروع اسی پارہ کا آیۃ والمحصنات من النساء ہے جو سنہ آٹھ ہجری مین بعد غزوہ حنین کے نازل ہے اور آیہ قد سمع اللہ جو درباب مسماۃ خولہ بنت ثعلبہ بن قیس کے نازل ہوئی سنہ چہ مین وہ ظاہر ہے کہ شروع پارہ اٹھائیسوین کا ہے اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی جو بالاتفاق سال شدہ دس ہجری مین بعد حجۃ الوداع نازل ہے جسکے دو مہینے کئی دن بعد آنحضرت نے وفات پائی سو تو چہٹی پارہ مین داخل ہی اور سورۂ تبت اور اخلاص جو مکہ مین اوایل زمان ظہور نبوت مین نازل ہوئی ہیں قبل توحید اور معوذتین سب سے اخیر مین بلکہ بہتیری آیتین جو ناسخ ہین وہ پہلی اور جو منسوخ ہین وہ پیچہے درج ہین چنانچہ قل یا ایہا الکافرون مکی سو تو وہ اخیر کے پارہ مین اور آیہ واذن للذین جو واسطے

حکم جہاد کے ہی شُو ستر ہوین پارہ مین سورہ حج مین کہ مدنی ہے داخل ہی جیسا
کہ اوپر گذرا اور علیٰ ہذالقیاس بلکہ بہتیری سورے ہین کہ وہ مکی قرآن شریف مین
لکھی ہوئی ہین اور انمین بعضی آیتین مدینہ کی نازل ہوئی ہوئین درج ہین اور بہتیری
برعکس اسکی چنانچہ سورہ انعام مکی اور آیہ قل تعالوسمی تین آیتین اُسکی درمیان مکہ
اور مدینہ کی نازل ہین سورہ اعراف مکی مگر پانچ آیتین اسمین غیر مکی سورہ توبہ کی
اُسمین آیہ لقد جاءکم غیر مدنی سورہ شوریٰ مکی اسمین چار آیتین مدنی چنانچہ آیہ قل
لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ جسے آیہ موّدۃ کہتے ہین معہ چار مدنی آیتون کے
اس سورہ مین کہ مکی ہے درج ہین تفصیل اسکی شرح وتفسیر آیہ مذکور مین فقیر نے
باسانید معتبر فریقین لکھی ہی من شاء فلیرجع الیہا فریقین کے ماننے یہ بات ہویدا
ہے اے عزیز کہان تک تفصیل اس قسم کی باتون کی اس مختصر مین لکھی جاوے
اس لیئے اِن چند آیتون پر بطریق نمونہ یکی از ہزار اکتفا ہے المختصر کہ طالب حق
بے تعصب وتعسف دیکھہ لی فرقون کی ماننے صاف ہویدا ہے کہ ترتیب قرآن
شریف کی بموجب نزول آیات کے نہین جو ہر آیت بموجب نزول کے مندرج
قرآن ہین اسیطرح آیہ تطہیر بھی نظر بر مصرحات مسبوق الذکر صبح عقد جناب
سیدۂ دوجہان نازل ہوئی سنہ دو ہجری مین اور درج ہوئی اُن آیات مین جو سنہ ۹
مین نازل ہین چنانچہ کتب تفاسیر وسیر سے بالاتفاق ظاہر ہے کہ اکثر بعض
ازواج معظمہ سے نے نافرمانی مین آنحضرت کے اصرار کیا تہا سو آپ نے قسم کہائی
تہی کہ مہینے بہر تک اُن کے پاس تشریف نہ لیجاوین سو آیات یا ایہا النبی قل
لازواجک تا آخر نازل ہوئین اور اس آیہ کو آیہ تخییر کہتے ہین چنانچہ حال مفصل

اس قصہ کا اور سبب نزول آیات مذکورہ وقایع سال ۹ھ ہجری مین نزد فقرا اول
روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اور مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی اور
تاریخ طبری وغیرہ کتب تاریخ اور تفسیر زاہدی اور مدارک وغیرہ تمام تفاسیر سنت
جماعت اور سب فرقون کی کتب تفاسیر و سیر مین بالاتفاق بتفصیل مندرج ہے
مختصراً طالب حق کو اتنا بس ہے کہ یہ قصہ ۹ھ ہجری مین ہے اس مین شروع
سورہ تحریم آیہ یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک اور آیہ عتاب ان تتوبا الی اللہ
فقد صغت قلوبکما بیچ حق ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے
نازل ہوئی سو اٹھائیسوین پارہ کے اخیر مین ہے کہ اسی سورہ پر یہ پارہ
ختم ہے اور آیہ تخییر مرقوم الصدور جو معہ اور آیات اپنے ساتھ والیون کے صاف
ازواج معظمہ کے حق مین ہے بعد آیہ تحریم کے نازل ہے اخیر مین اکیسوین پارہ
کے اور شروع مین بائیسوین پارہ کے درج قرآن ہے اور انہین کے بیچ مین
آیہ تطہیر درج ہو گیا سو بموجب تصریحات و تشریحات مفسرہ بالا ظاہر ہے کہ یہ
جیسی اور تمام آیتین اور سورہ بغیر نظام نزول مقدم موخر بموجب یاد کی بمقتضائے
بشریت درج ہین وہی بات یہان بھی ہے چنانچہ قرآن شریف مین
بائیسوان پارہ نکال کے ہر ایک تھوڑا سا پڑھا لکھا آدمی بھی اُس سے
ایک سطر پہلی ہی دیکھ سکتا ہے کہ آیات مذکورہ یہ ہین۔ یا نساء النبی من
یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین وکان ذلک علی اللہ
یسیرا ٥ ومن یقنت منکن للہ ورسولہ وتعمل صالحا نوتہا اجرہا مرتین واعتدنا
لہا رزقا کریما یا نساء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول

فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولا معروفا وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج
الجاہلیۃ الاولیٰ واقمن الصلوٰۃ واتین الزکوٰۃ واطعن اللہ ورسولہ۔ انما یرید اللہ
لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ واذکرن مایتلی فی بیوتکن من
ایات اللہ والحکمۃ۔ یعنی اے بیبو نبی کی جو کوئی آوے تم مین سے ساتہہ برائی
ظاہر کے دگنا دیا جاویگا واسطے اُن کے عذاب دوبالا اور ہے یہ اوپر اللہ کے
آسان اور جو کوئی ہمیشہ فرمان برداری کرے تم مین سے اللہ اور پیغمبر اُسکے کے
اور عمل کرے نیک دین گے ہم اُسکو ثواب اُسکا دو مرتبہ اور تیار کیا ہے ہمنے
واسطے اسکے رزق نیک اے بیبیو پیغمبر کی نہین ہو تم مانند کسی ایک کی عورتون
سے اگر ڈرو پرہیزگاری کرو تم پس نہ نرمی کرو تم ساتہہ بات کہنے کے پس طمع کرینگے
وہ لوگ کہ بیچ دل اُن کے مرض ہے اور کہو تم بات اچہی اور ٹہیری رہو بیچ گہرون
اپنے کے اور نہ چلن اور بناؤ کرو چلن اور بناؤ کرنا جاہلیت پہلی کا اور قایم رکہو تم نماز
اور دو تم زکوٰۃ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اُسکے کی۔ سوا اِسکے نہین کہ
چاہتا ہے اللہ کہ لیجاوے تمسے نجاست گناہ کی اے اہلبیت اور پاک رکہے تم کو
پاک رکہنا۔ اور یاد کرو تم اُس چیز کو کہ تلاوت کیجاتی ہے بیچ گہرون اپنے کے
آیات خدا کی سے اور حکمت سے۔ چنانچہ عقیل باخبر جسوقت اُن ایات کو تہوڑا
ساخیال کر کر دیکہے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایہ تطہیر ان ایات مین صاف ایک
جملہ علیحدہ ہے جیسے ایک قسم کی اجناس مین غیر جنس اُسکی رکہہ دیجائے کیون کہ
نفس الامر مین کچہہ نسبت ماقبل اور مابعد کے آیتون سے نہین متصور ہو سکتی
کیونکہ اسکے قبل و بعد کی آیتین سب بصیغہ ہائے خطاب اور ضمایر خطاب مونث

طرف ازواج مطہرہ کے صاف بالتصریح ہین اور آیہ تطہیر برخلاف انکی جسمین سب
ضمایر مذکر ہین اور اسکے پہلی اور پچھلی آیتون مین صاف امکان وقوع اور صدور
کارہاے گناہ کا انسے اور اسپر دوچند ہونا عذاب کا ان پر اور مضمون عتاب
اور تنبیہ و ترہیب اور امر کتنے نیک باتونکا اور نہی اور نصیحت بد باتون سے
اور خاص اسکی پہلی کی آیت مین جسطرح انشا یعنی بصیغہ امر جملہ ہے ویسی ہی
بعد اسکے ہی اور اسکا شروع بکلمہ حصر بطریق اخبار یعنی خبر دینا ایجابی ہر قسم کی
گناہونکا کہ یہ ایک خوش خبری اور خبر رحمت ہے پر ظاہر ہے کہ آیت تطہیر کو
انکی بیچ مین تصور نکرو تو کیا بے کہسر ربط اور جوڑ کہاتا ہے جملہ ماقبل اور مابعد کا
کہ جیسے صیغہ امر جمع مونث کے اوپر سے چلے آتے ہین ویسے ہی بعد چسپان ہین

یعنی واقمن الصلوة واتین الزکوة واطعن اللہ ورسولہ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن
اے عزیز جسکو دیدہ بصیرت اور چشم انصاف اور نور ایمان اور ایقان قلبی عنایت
ایزد منان سے ہو وہ حلاوت اور اطمینان اس سے حاصل کرسکتا ہے اور
ہر قسم کے وساوس شیطانی سے محفوظ اور مصئون رہ سکتا ہے اور اہلبیت
حقیقی کے حقوق سے غافل نہین ہوسکتا اور انکی فضیلت عصمت مین حق تلفی

اور گمراہی سے بچا رہتا ہے فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہ ومن لم یجعل اللہ لہ
نورا فمالہ من نور۔ طالب حق اور رتبہ شناس اہلبیت رسول برحق پر واضح
ہو کہ قطع نظر ان تمام مراتب مفسرہ کی احادیث متکاثرہ ومتواترہ صاف بے کہسر
بغیر کسی احتمال کے فریقین سنی شیعہ سب کے ہان موجود ہین کہ کسی کو مجال دم زدن
اور انکار اور شک وشبہہ کے نہین ہوسکتی جنسے اہلبیت اور معصوم ہونا انہین

نوری جسمونکا بھی شبہ ہویدا ہے اور پر ظاہر ہے کہ جب یہ معصوم ہین تو یہ جسم بھی معصوم ہین وہ معصوم اور یہ جسکو گنہگار کہین وہ گنہگار ہے غرض یہ احادیث معتبرہ منصف اللسان دیکھی اور عنایت الہی شامل حال ہو تو سب طرح کی وساوس شیطانی اور نفسانی سے محفوظ رہے پھر کسی جاہل یا عالم مبتلائے وساوس کو دھوکے مین نہ پڑے مصابیح بغوی مین اور تفسیر ابو العباس اسفرائی مین کہ مفسر جلیل القدر اور شیخ معتمد القول سنت جماعت کی ہین حدیث معتبر و صحیح ہے کہ جس وقت داخل کیا پیغمبر خدا نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو عبائے مبارک مین تو فرمایا اللہم ہولاء اطہار عترتی و اطائب ذریتی من لحمی و دمی الیک لا الی النار اذہب عنہم الرجس و طہرہم تطہیرا یعنی یا خدا یہ ہین اہلبیت میری اور طاہر عترت میری اور طیب فرزند میرے گوشت میرے سے اور لہو میرے سے طرف تیری نہ طرف آگ کے لیجا تو انسے ہر قسم کے گناہ اور طاہر رکھہ تو انکو طاہر رکھنا سو ام المومنین ام سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ انا معہم یعنی مین ہون ساتھہ اُن کے فرمایا انک الی خیر و انت من خیر ازواجی یعنی تو اوپر نیکی کے ہے اور تو بہتر ہے بیبیون میری سے ہے صاحب روضۃ الاحباب معتمد اور موثقین سنت جماعت سے تحفۃ الاحباب مین پانچ حدیثین اسی مضمون کے لکھہ کر لکھتے ہین کہ بتحقیق تمام ثابت ہے کہ آیت تطہیر ان پانچ تنون کے شان مین نازل ہے اور اسیواسطے انہین آل عبا کہتے ہین جیسا کہ شیخ شہاب الدین وغیرہ نے بتصریح لکھا ہے اور ابن مردویہ صاحب مناقب نہایت معتبر مشاہیر گرامی موثقہ سنت جماعت سے لکھتے ہین کہ جب یہ آیہ نازل ہوئی تو فرمایا رسولخدا نے خمسۃ منا معصومون

انا وعلیؑ وفاطمہ والحسن والحسین یعنی پانچ ہم معصوم ہین ہین اور علیؑ اور فاطمہؑ
اور حسنؑ اور حسینؑ۔ مودات سید علی ہمدانی شافعی مین ہے عن اصبع عن ابن
عباس قال سمعت رسول اللہ یقول انا وعلیؑ والحسنؑ والحسینؑ تسعۃ من ولد الحسین
مطہرون ومعصومون یعنی ابن عباسؓ کہتے ہین کہ مین نے اپنے کانون سُنا
کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مین یعنی خود آنحضرت اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور نو
شخص اولاد حسینؑ سے مطہر اور معصوم ہین۔ واضح ہو کہ حدیث مرویہ ابن مردویہ
باعتبار معصومین بالفعل یعنی موجودین زمان ارشاد آنحضرت کے ہے اور حدیث
مرویہ سید علی ہمدانی واسطے بالقوۃ یعنی اُن معصومون کے جو اولاد اور ذریت
حسینؑ مین پیدا ہونیوالے تھے۔ طالب حق دیکھے کہ اس حدیث مین کسی طرح کی
مجال چون وچرا اور لیت ولعل اور احتمال دلایل قضیہ دلالیون کے کسیکو باقی نہین
رہ سکتے اور مناسب اس مقام کے ہے جو باب نہم مین بیچ ذکر منشور سادات کے
شیخ شہاب الدین دولت ابادی نے نقلاً تفسیر بخاری سے تفسیر آیہ مباہلہ
مین لکھا ہے اُس جگہہ کی عبارت شیخ کی فارسی صاف ہے اس لئے بعینہ لکھی
جاتی ہے فی تفسیر النجاری ہرگاہ این آیت نازل شد مصطفیٰ گلیم مخطط برسر
گرفت وزیر آن بہ نشست وعلیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ را بہ نشاند چون از مباہلہ
فارغ شد جبرئیل بیامد وگفت یا محمد اانانکہ با تو در مباہلہ بودند فرمانست تا برسر
ایشان منشور کنم تا مردمان ایشانرا عزیز ومکرم دارند پس چون مہتر جبرئیل بیامد
وبر سر مصطفیٰ دو جعد بافت وتشریح داد ومقدار سر انگشت موے ہا پراگندہ
بگذاشتہ وسر کردہ پس مصطفیٰ بر سر علیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ دو تا بعد کرد

وفرمود این بر شما سنت گردانیدم و بر اولاد شما که از فاطمہ اند پس جبرئیل بیامد و گفت یا محمد من
نیز با تو در مباہلہ بودم موافقت کردہ ام و خادم خانہ تو ام و علیؑ را در جنگ یاری دادہ ام گہوارہ
حسنؑ و حسینؑ جنبانیدہ ام مرا از اہل خاندان خود قبول فرمائی و بر سر من جعد ہا کن تا فرشتگان
ملاء اعلی مرا اہل خاندان تو دانند و ہمین دعا مر وسیت الہی بحرمۃ خمستہ ان الذین ساد سہم
جبرئیل یعنی یا خداسات حرمت پانچ کے تحقیق کر چھٹا اونکا جبرئیل ہے پس مصطفیؐ بر سر جبرئیل
جعد ہا کردہ مرا شفیع تنم پنج تن بسندہ بود کہ روز حشر بدان پنج تن رہا تنم تن تا نبی و دختر و داماد
و دو گزیدہ پسر محمد است و علیؑ فاطمہؑ حسینؑ حسنؑ اور نشور کے معنی ہین نامہ کشادہ اور دو جعد
یعنی گیسو گوندہی ہوئے کذا فی المشکواۃ مصابیح مین ہے ام ہانی بنت ابی طالب سے
کہ مدینہ منورہ سے جو مکہ معظمہ مین آنحضرت تشریف لائے تو چار گیسو گندہی ہوئے تھے چنانچہ
کہ سادات اب گیسو گوندہتے ہین اور دو گیسو کی جگہہ چھوڑ دیتے ہین اور خواجہ کرکنے اپنے
رسالہ مین لکھا ہے کہ گیسو آنحضرت کی آخور گاہ گردن سے دو انگشت نیچے تھے اور گیسو مین تین
پیچ اور نیچے اُسکے مہر تہی اور مہر نبوت سے چار انگشت نیچے بال پریشان رہتے تھے رسالہ
احتساب مین ہے کہ سادات کے سوا جو کوئی اور گیسو رکھے تو مکر و فریب عائد ہوتا ہے چنانچہ
احمد غزالی بہی لکھکر سواے سادات کی مکروہ لکھتے ہے تاریخ منتشر ابوالقاسم مین ہے کہ آنحضرت
نے جناب شاہ ولایت سے فرمایا کہ یا علیؑ بغیر تمہارے فرزندو نکے کہ فاطمہ سے ہون کسی کو منظور
روا نہین اور جواہر حسینی مین ہے کہ گیسو مین ایک اور بہی نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے
پیغمبر صاحب کے جدہ ماجدہ حور بہشتی حضرت ادریس پیغمبر کی بی بی تہین قصہ اس بات
کا حضرت جبرئیل نے آنحضرت سے یون بیان کیا ہے کہ ایک روز حضرت ادریسؑ بیمار
ہوئے سو جبرئیل کو حکم جناب باری یہ صادر ہوا کہ ایک حور بہشت سے اور دو کہجورین حضرت

ادریس کیواسطے لیجاؤ اور کہو کہ وہ کھجورین کھاوین تو صحت ہو جاوے گی اور حور سے
نکاح کرلیں چنانچہ حضرت ادریس نے کھجورین کھائیں اور شفا ہوئی اور حور سے نکاح کیا
اور اُس حور کے دو گیسو تھے سو ہمارے پیغمبر صاحب اُن حور صاحبہ کی نسل سے تھے حضرت
جبریل نے دو گیسو حضرت کے اُسدن رکھوائے تھے اس جگہہ سے سبب چار گیسو کا بھی پیغمبر
صاحب کا واضح ہے یعنی ظاہر ہوتا ہے کہ دو گیسو تو بسبب جدہٗ ماجدہ پیغمبر صاحب کی کہ حور بہشتی
تھین کیے گئے تھے اور دو یوم نزول آیہ مباہلہ کو اور جناب شاہ ولایت اور سیدہ دوجہان اور
اُن کے فرزندونکی دو گیسو کا حکم بیوم نزول آیتہ مذکور کو ہوا چنانچہ انکی اولاد امجاد کے لئے ہمیشہ
کو یہ علامت رکھی گئی۔ تفسیر امام ضیاؤ الدین سنامی مین تفسیر آیہ لا تجعلوا دعاء الرسول
بینکم کدعاء بعضکم بعضا مین عجب لطیفہ لکہا ہے معنی آیت یہ ہین کہ نہ کردانو پکارنا پیغمبر صاحب
کا درمیاں اپنی مثل پکارنے بعضے تمہاری کے بعض کو چنانچہ تفسیر اور شان نزول اسکی پہلی
ہدایت مین مفصل مذکور ہے اور شیخ شہاب الدین نے بھی اسی نقل کیا ہے جسکا حاصل
یہ ہے کہ کسی کو روا نہین تھا کہ پیغمبر خدا کو پکارے جیسے کہ اور لوگ آپسمین ایک دوسرے کو
پکارتے ہیں اور اولاد رسول کو جائز ہے حضرت کو یا اب یا جد یعنی اے باپ اے نانا کہنا
اور پکارنا اور یہ دلیل تنبیہ ہے کہ یہ اور لوگو نسے فضیلت اور خصوصیت زیادہ اور علیحدہ
رکھتے ہیں لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو کدبانوی جنت یعنی جناب سیدہ دوجہان
حضرت فاطمہ زہرا پیغمبر صاحب کی خدمت مین حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا حضرت آپکو
کیونکر پکاروں آپنے فرمایا کہ نور دیدہ تم بدستور یا ابت اور یا ابی کہو کہ یہ لفظ نہایت محبت
زیادہ کرنیوالا اور دل کو آرام دینے والا ہے۔ یہ آیت غیر اور بیگانون کے لئے ہے۔ کتاب سنن
مین ہے کہ جناب خاتون اور دونون صاحب زادے ہمیشہ یا ابی اور یا ابت کہکے پکارتے تھے

اور تمام صحابہ انہیں ابن الرسول کہتے تھے اور کتب تاریخ وحدیث فریقین سے ظاہر ہے کہ جناب
شاہ ولایت علی ابن ابیطالب یا اخ اور یا ابن عم کہکے پکارا کرتے تھے اور حدیث مواخات
مین کتب احادیث صحاح سے انشاء اللہ ہویدا ہوگا کہ قطع نظر چچیرے بھائی ہونیکے اپنا
بھائی دینی و دنیوی بھی پیغمبر صاحب نے حضرت علی کو بنایا تھا جس وقت کہ حضرات ابوبکر
عمر کے اور طلحہ زبیر کی اور عبدالرحمن ابن عوف عثمان کے بھائی بنے اور احادیث سے ظاہر ہوا قریب
بتفصیل ظاہر ہوگا کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ مین اور علی ایک نور سے ہین اور اولاد اُن کی
آل عبا آج تک مشہور و معروف خاص و عام ہے کذا فی کتاب ۵ باب فتح شہاب الدین دولت آبادی
- ایضاً شیخ مذکور نے لکھا ہے کہ انہین پاک اور پاکزادہ اس لئے کہتے ہین کہ خدا تعالےٰ نے
ان کی پاکی پر نص اور بیان فرمایا - انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا
اور بھی شیخ مذکور باسناد کثیرہ لکھتا ہے اور تاریخ ابوالقاسم محمد بن الصدیق مین بھی تیسری
حدیث جو ستروین باب مین ہے اُس مین بھی بہت تفصیل سے ہے کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا -
مین سید ہون اولاد آدم کا اور فاطمہ سیدہ ہین تمام عورتون کی اور حسن اور حسین سید ہین
جوانان بہشت کے اولاد اُن کی سادات ہین اور ماں باپ اُن کے افضل اور بہتر اُن سے
مناقب ابن مغازلی شافعی مسند احمد حنبل مستدرک مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہم
مین بہت تفصیل سے لکھتے ہین کہ پیغمبر نے فرمایا مین سردار ہون اولاد آدم کا اور علی بمنزلہ
میرے ہے اور فرمایا علی سردار عرب و عجم کا اور الاعلی تیری ذریت سے ہے اور صدہا اس قسم کی احادیث
صحیحہ مین جن سے پانچون تنون کا اتحاد اور عظمت و جلالت و فضیلت سوائے نبوت کے متحد
اور مساوی ہے تفصیل آنکی تشریح مین ہر ایک حدیث کے جداگانہ انشاء اللہ بیان ہوگی الحاصل
کہ حقیقت مین قیاس اُنکا کسی پر اور قیاس کسی کا انپر ہرگز اصلاً نہین ہوسکتا چنانچہ ارشاد

بار بار سے آنحضرت کنے کہ بصیغہ جمع ہے۔ کمال ظہور بخشتا ہے کہ سوائے رتبہ نبوت
یہ ذوات بابرکات جناب آنحضرت سے بدرجہ اتم اتحاد رکھتے ہین چنانچہ اوپر بھی گذرا کہ
فرمایا پیغمبر صاحب نے کہ انا اہل البیت لایقاس بنا احد۔ اے عزیز غور کر تفاسیر فریقین سے
ہویدا ہے کہ آیت عتاب کبھی انکے حق مین نازل نہیں ہوئی تو اطلاق اہلبیت سوا انکے
کب کسی پر ہوسکتا ہے۔ گو کہ کسی طرح کا رشتہ ناتا نسبت قربت رکھے آنحضرت سے اور
نفس الامر میں ہیچ اس آیت کے کیونکہ شمول کسی اور کا سوا ان کے ہوسکے جبکہ ظاہر و باطن
طہارت رجس اور سب قسم کے گناہون سے سوا ان نوری جسمون کے بنائی جاوے
جو شیعہ کے ہان معصوم اور سنی کے ہان محفوظ ہین جو کہ دخول مسجد سے اس حالت مین
بھی ممنوع نہین جس مین کہ سب ممنوع ہیں جیسا کہ حدیث سد ابواب سے ظاہر ہے۔
اے عزیز غور کر کہ اگر اہلبیت میں سوا ان کے کوئی اور داخل ہوتا تو منشور مین کیون شامل ہوتا
یا مباہلہ[۱] مین ساتھ لیا جاتا یا عبا مین داخل کیا جاتا یا روز قیامت مین اہل پکارا جاتا یا اس کے
دروازے پر بھی پیغمبر اہلبیت کہکر پکارتے اور یہ آیت پڑھتے یا اسکی اولاد بھی آل عبا
اور سادات کہلاتی یا اس پر صدقہ حرام[۲] ہوتا یا وقت نزول آیت مودت آنحضرت اس کا
نام بھی لیتے چنانچہ تفسیر آیہ مودت مین احادیث متفق علیہا سے بتشریح ظاہر ہوگا کہ جس وقت

---

[۱] حاشیہ تفسیر آیہ مباہلہ مین احادیث متفق علیہا سے واضح ہے۔ کہ اس دن ان کو ساتھ لیا اور آیہ
تطہیر پڑھی اور فرمایا کہ اگر کوئی بندہ بزرگ زیادہ ان سے پروردگار عالم کے نزدیک ہوتا تو
البتہ مجھے حکم ہوتا مباہلہ مین اس کے ساتھ لینے کا۔ لیکن مجھے حکم ہوا۔ انہین کے ساتھ لینے کا
یہ ہیں افضل خلق اور اہلبیت نبوت اور اہلبیت میری۔

[۲] یہ حدیث فریقین کے ہان ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ صدقہ مجھپر اور میری اہلبیت پر حرام ہے

آیہ مودت نازل ہوئی تو اصحاب نے پوچھا کہ یا حضرت وہ کون قرابتی ہیں آپ کے
جنکی محبت ہم پر فرض ہوئی فرمایا علیؑ فاطمہؑ حسنینؑ اور تفسیر آیہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ
یُصَلُّوْنَ۔ میں فریقین کے ہاں سے پہلے ہدایت میں ظاہر ہوا کہ یہ آل جو درود
مین ارشاد کیا یہی نوری جسم ہین۔ اے عزیز اگرچہ شفقت اور خاصہ رحمت عالمیان
سے آنحضرت نے امت کو بھی آل واہل فرمایا ہے۔ لیکن اس میں سنت اور
تابعداری کی قید بھی لگادی ہے اصلی آل اور اہل یہ نوری جسم اہلبیت ہین
جنکے لئے صاف بے قید فرمایا کہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ روز قیامت کو بھی اہل میری ہین
یہ حدیث متفق علیہا ہے۔ اے عزیز اس جگہہ سے بھی ظاہر ہے کہ یہ قطعی اور یقینی
معصوم اور طاہر تھے۔ اُن سے عدم صدور گناہ ہر قسم کا عمداً یا سہواً متیقن اور
متحتم تہا کہ آن کے لئے تا بروز قیامت اہلی فرمایا اور اُن کے غضب کو غضب خدا و
رسول اور انکی لڑائی لڑائی خدا و رسول کی فرمائی۔ شیخ شہاب الدین باب ہفتم
وہ باب مین بیچ ذکر القاب ان سادات دین و دنیا کے لکھتے ہین۔ سوال الثان
را پاک و پاک زادہ از کجا گویند۔ جواب از انکہ حضرت تقدس و تعالےٰ پاکی ایشان را
در نص بیان فرمودہ وہو قولہ تعالیٰ۔ انما یرید اللّٰہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و
یطہرکم تطہیرا۔ و اہل بیت الرسول ہمہ ایشان اند۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین
غیر از علی کہ لایق پیغمبری بودے ✽ گر خواجۂ رسل نہ بودے ختم انبیا
فردا کہ ہر کسے بشفیع زنند دست ✽ دست من است و دامن معصوم مرتضےٰ
اے عزیز یاد رکھ کہ ان کا معصوم اور پاک ہونا قرآن اور احادیث اور تفاسیر
فریقین سے متفق علیہا ہے اور اہل حقائق کے اقوال سے جیسا کہ چاہیے

کالشمس فی وسط السماء ظاہر و باہر ہے ایسی حالت مین جو شخص مدعی اسلام انکی عصمت اور طہارت پر حرف رکھے اور شک کرے۔ یا انکی اس فضیلت خاص عطاے حضرت رب العزت مین کچھہ شک کرے تو نفس الامر مین کیا شیعہ کیا سنی کسی کے ہان دائرہ اسلام مین داخل نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ درحقیقت مخالف ہے قران اور حدیث سے۔ من الصبر فلنفسہ ومن عمی فعلیہ۔ ای عزیز اگرچہ آیہ تفسیر و تشریح آیہ تطہیر جہانتک لکھی جاوے تھوڑی ہے۔ لیکن حذراً للطوالۃ اور ہم بسبب قلت فرصت اور کثرت علالت طبع سے اسی جگہہ ختم کی گئی۔ اللھم اھدنا الصراط المستقیم وقومنا الجاھلین

تمت

الحمد للہ والمنۃ بجمیع صفاتہ وکل قدرتہ کہ کتاب مستطاب الموسوم برسالہ آیہ تطہیر من تصنیفات جناب فاضل اجل وعالم بے بدل اعنی جناب مولوی محمد باقر صاحب مرحوم مغفور دہلوی اعلی اللہ مقامہ درین ایام میمنت فرجام باہتمام کارپردازان مطبع یوسفی دہلی بتصحیح تام حسب فرمایش مومنین با تمکین ۱۳۳۱ ہجری مین چھپکر شائع و ذائع ہوئی جناب مصنف مرحوم مغفور کو اللہ تعالےٰ اجر جزیل عطا فرمائے اور مومنین کو اس کے ملاحظہ اور مضامین مندرجہ پر عمل کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے

اعلان

انوار الہدی - کیا ہم اس کتاب مستطاب کی پوری پوری تعریف کیے سکتے ہیں وہ الفاظ کہاں سے لائیں جو اسکی عظمت و فضیلت
و حسن خدمت کا اظہار کرسکیں بے مبالغہ اسے سمجھیں تو مبالغہ بھی ہیچ ہے یہ کتاب فاضل اجل عالم باعمل جناب مولوی شیخ احمد صاحب عثمانی
کی تصانیف لاثانی مقبول بارگاہ سبحانی سے ہے جو سنی المذہب و داخل زمرہ علماء کبار اہل سنت تھے بتائید ربانی و توفیق سبحانی آپکا قلب
باصفا نور ہدایت و نور عدالت سے معمور ہوا آپ نے بذوق تمام و شوق مالا کلام کتب اہلسنت جماعت سے راہ حق کا کھوج لگانا شروع کیا۔
آخرکار رحمت الٰہی نے نزول فرما کر راہ نجات چشم یقین سے دکھلا دی حتی کہ آپ نے مذہب ائمہ اثنا عشری کو قبول فرما کر اطمینان قلبی حاصل کیا
اسکے بعد اس نعمت عظمیٰ کے شکریہ میں آپ نے یہ کتاب انوار الہدی و شمس الضحیٰ برائے ہدایت گمراہان و مضطربان عجیب و غریب تلاش
و ترتیب اور انوکھی طریق تحقیق سے تصنیف فرمائی ہے کہ اسکا پڑھنے والا اگر ذرا بھی انصاف و ہدایت سے بہرہ پائی ہوئے ہے تو تا زیست مذہب شیعہ
کے علاوہ اور کسی فرقہ کے مذہب کو صحیح و برحق نہ سمجھیگا اول مذہب حق کی تلاش کی ضرورت کو پھر طریق تلاش کو ایسے عربی اور عام فہم
طرز سے لکھا ہے کہ موٹی سے موٹی سمجھ کا جاہل اور جید سے جید عالم اسکو تسلیم کرلیگا۔ اسکے بعد ناشرین و حافظین و احکام دین کی شناخت کیلئے
جو منجانب اللہ بعد نبی آخر الزمان تا قیام قیامت ہونے ضرور ہیں چند معیار نہایت ہی سخت قائم کیے ہیں مثلاً معصوم ہونا تمام مخلوقات
ذی روح و غیر ذی روح کا تابع فرمان ہونا ظہور کرامت مصداق ہونا انکی و لایت پر کلام الٰہی حدیث نبوی کا دال ہونا
علم لدنی سے بہرہ یاب ہونا وغیرہ پھر ان معیار کو خلفائے رسول مقبول کی ذات میں تلاش کیا ہے اور تمام مستند کتب اہل سنت اور
اکثر علمائے تسنن کے اقوال و تحاریر سے ثابت کیا ہے کہ خلفائے ثلاثہ ان صفات سے بالکل عاری تھے بلکہ اکثر خلاف صفتیں موجود تھیں
پھر حضرت علی و دیگر ائمہ علیہم السلام کی طرف رجوع کی ہے اور انمیں ان کل صفات کو باقوال علماء کتب صحیحہ اہل سنت متعدد
حوالوں سے موجود پایا ہے ہر ذات و الاصفات کو کل معیار ولکا مجموعہ ثابت کیا ہے۔ اسکے بعد لکھا ہے کہ جب ائمہ اثنا عشری علیہم السلام
منجانب اللہ ناصر و حامی دین ثابت ہوگئے تو انکا طریق اور انکی طریق کی پیروی سب کے سب راہ حق پر ہیں۔ انکے بعد ایک فیصلہ
نہایت ہی عجیب و غریب اور موثر لکھا ہے جس سے مذہب شیعہ کی حقیقت کا شمس ظاہر و باہر ہوتی ہے اور مذہب سنت جماعت کا ابطال اور راہ حق کی

فہرست کتب و مراثی طبع جدید موجودہ مطبع یوسفی واقع شہر دہلی

کتاب	قیمت	مرثیہ	قیمت
مفتاح البیان از خواجہ مولوی عابد حسین صاحب	۸/	خلاصۃ المصائب	۱/
		ریحان غم جلد اول مصنفہ میر انیس	
مخزن الفرائض معہ تنبیہ المتکبرین	۳/	دو حید و سرفراز	۲عہ
احکام النساء	۲/	ایضاً جلد دوم	۲عہ
شمس الشرقین بجہت بند مرزا دبیر	۲/	حدیقہ ماتم جلد پنجم نواب صاحب	۸/
نخل ماتم از مرزا فصیح قسم اول	۸/	حضرت کو ہوا ماہ محرم جو سفر مین	—/
ایضاً قسم دوم	۷/	ثابت غم شبیر ہی قرآن خدا سے	—/
تعلیم الاطفال مرتبہ مولوی سید رضی سلمہ	۱/	اے عزیزو دہم ماہ محرم ہے آج	۱/
رسالہ آیہ تطہیر طبع جدید	۴/	سکینہ بی بی کو دیکھنے کو جو زینب گھر مین امام آئی	—/
ہادی التواریخ	۶/	شہ کو صغرا نے جو غم نامہ ہجران لکھا	۱/
انوار الہدیٰ از مولوی شیخ احمد صاحب	۲عہ	جب شاہ کو مہلت نہ ملی طوف حرم کی	۱/
شمس الضحیٰ از مولوی شیخ احمد صاحب	۲عہ	آمد گل مراد حسن پر خزان کی ہے	/
دفتر رباعیات زیر طبع		جب آشیان پہ گلشن انجم خزان ہوا	۱/
تعویذات جعفری زیر طبع		بزم جہان مین دھوم ہے ماتم کشین کی	۱/
تاریخ اعثم کوفی اردو زیر طبع		زندان مین جب حسین کے اہل حرم گئے	/
تحفۃ العارفین	۶/	ہند کو آنیکی زندان مین خبر آتی ہے	—/
تعویذ جوشن کبیر	۱/	داغ فرزند کسی کو نہ دکھائے تقدیر	—/
ایضاً جوشن صغیر	/	جاتی ہے کس شکوہ سے رن مین خدا کی فوج	۱۰/

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
...ذاب انتقام	۲ر	حلیۃ العرائس	۳ر	نادری تاریخ التواریخ کاغذ اعلیٰ	۷ر
فرحت المومنین	۱ر	حلیۃ المتقین	۱۲ر	ایضاً قسم دوم	۶ر
کاشف الرؤیاء	۴ر	تذکرۃ المعصومین	۱۲ر	خلاصۃ المصائب	۱۲ر
ارشاد العوام	۴ر	ایضاً قسم اعلیٰ	عصہ	تنبیہ المنکرین مع المخزن [illegible]	۳ر
مثنوی آب و نمک	۱ر	دفع المغالطہ قسم اعلیٰ	عصہ	سراج الایمان	۱ر
موعظۂ فاخرہ	۱ر	ایضاً قسم دوم	۱۲ر	مرثیہ اسلام	ر
منازل الفرقان	۱ر	کھری بات	۱ر	تحفۃ العابدین	۱ر
یواقیت [illegible]	[illegible]	انذار الناذرین	۱ر	مجموعۂ صنائع	۴ر
[illegible] جت	۲ر	قصۂ جمیلہ	۱ر	ترجمۃ الصلوٰۃ فارسی	۱ر
...ن معراج	۳ر	تحفۃ القائدین	ر	ترجمۃ الصلوٰۃ اردو	۲ر
...لم الوضوء	۱ر	نصر المومنین	ر	ذخیرۂ آخرت	ر
نور العیون ترجمہ ضیاء العیون	۲ر	فالنامہ قرآنی	۱ر	مخمس سجاد	ر
مثنوی زاد آخرت	۲ر	فال جعفری مع تعبیر خواب	۳ر	ناراً ذات لہب	۲ر
عین الیقین بقد مذک	ر	عین البکاء	۲	گوہر شب چراغ	۲ر
زینۃ العباد	۱ر	وظائف الابرار	[illegible]	تنبیہات العقول	۲ر
تحفۃ العوام	۶ر	احکام النساء	۲ر	دلیل الحسنات	۳ر
جمال الصالحین	۶ر	تحفۂ ماتم کاغذ قسم اعلیٰ	ر	تحفۃ المومنین	۴ر
احکام الائمہ	۴ر	" قسم دوم	ر	فوائد بہتیہ	۶ر

اشتہار

قرآن شریف مترجم ترجمہ شیعہ مع حل صعب الفاظ

[illegible] خواہش تھی کہ ایک قرآن شریف ایسا چھاپا جاوے کہ کلام اللہ کے نیچے ترجمہ بزبان اردو ہو اور حاشیہ پر [illegible] کا خلاصہ چھاپا جاوے اور وہ تفسیر ایسی ہو کہ جس میں قراءات [illegible] شان نزول [illegible] قراءات فضائل اہل بیت معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام صحیح [illegible] تفسیر [illegible] جو تفسیر عمدۃ البیان [illegible] ہیں [illegible] قسم کا قرآن شریف [illegible] قسم کا غذ چھاپا گیا [illegible] کسی [illegible] قسم [illegible] کا [illegible]

[illegible] قسم دوم [illegible] قسم چہارم [illegible] کا غذ [illegible]

تفسیر عمدۃ البیان

[illegible] تفسیر مشہور و معروف [illegible]

[illegible] عالم [illegible] جناب مولوی السید عمار علی صاحب

[illegible] ترجمہ و تفسیر [illegible] الفاظ کی [illegible]

[illegible] مصنف کی تمامی استعداد اور لیاقت کا اندازہ کر سکتے ہیں [illegible]

[illegible] تصنیف [illegible] طبع کی [illegible]

[illegible] کا [illegible] چھاپا [illegible] تفسیر کی نسبت [illegible]

قرآن کو [illegible] تفسیر [illegible] طریقہ [illegible] ہے کہ جو [illegible] کو سمجھنا چاہیں [illegible]

کر سکتے ہیں [illegible] چھاپا گیا ہے [illegible] تفسیر ایسی [illegible] نہایت [illegible]

[illegible] جلد [illegible] تین جلدوں میں ختم ہوئی [illegible] جلد [illegible]

[illegible] قیمت [illegible] سفید کاغذ [illegible]

[illegible] کاغذ [illegible]